

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة التين

التي

مطلعها في كتابي يوم يبعثون

فهرست فوائده حصول شفاء و لطیف تر ترجمه قول اجماعی که مشتمل بر بیازده فصل است				
سفر	فوائد حصول	مغزو	فوائد حصول	مغزو
۸	فوائد فصل اول	۵۰	مراقبه بخسوف رخ تعالی	۵۲ اشغال نقش بندیه
۹	استدلال بیت	۵۱	طریق معیت	۴ شغل نفی و اثبات
۱۲	فوائد فصل دوم	۵۰	مراقبه تشرانیه	۵۶ طریقه اثبات مجرذ
۱۱	سُنیت بیت	۵۰	مراقبه فنا	۵۷ حقیقت مراقبه بوجه شمول
۱۳	مکمل بیت	۵۲	کشف وقایع آئینده	۵۸ طریقه مراقبه بسیطه
۱۴	شرائط مرشد	۵۳	طریقه کشف ارواح	۶۱ کلمات نقش بندیه
۱۹	شرائط مرید	۵۰	برای حصول امور مشکله	۶۲ بیان هوش در دم
۲۰	اقسام بیعت سوفیه	۵۵	برای انشراح خاطر و رفع بلا یا	۶۳ بیان نظرسر بر قدم
۲۱	حکم تکرار بیعت	۵۰	برای شفاف ای مضمون غیر	۶۴ بیان خسوف در وطن
۲۵	فوائد فصل سوم	۵۰	فوائد فصل پنجم	۶۵ بیان خلوت در انجمن
۲۶	طریقه تربیت و تسلیم مرید	۵۷	اذکر جلی و خفی	۶۶ بیان یاد کرد
۲۷	تفصیل گناه کبیره	۵۹	پاس انفاس	۶۷ بیان بازگشت
۳۲	تفصیل شعب ایامیه	۵۰	ربط قلب بشیخ	۶۷ بیان نگاهداشت
۳۴	فوائد فصل چهارم	۵۰	مراقبه اچشتیه	۶۸ بیان یادداشت
۳۵	اشغال قادریه	۵۱	شرائط پله نشینی	۶۸ بیان وقوف زمانی
۳۶	طریقه ذکر نفی و اثبات	۵۲	کشف قبور و استغاضه بدان	۶۸ بیان وقوف عددی
۳۸	دور و قاریه	۵۳	صلوة معکوس	۶۸ بیان وقوف قلبی
۳۹	ذکر باس نفاس	۵۰	صلوة کن فیکون	۶۹ تصرفات نقش بندیه
۴۰	طریقه مراقبه	۵۴	فوائد فصل ششم	۷۰ طریقه تأثیر طالب

صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول
۸۸	بیان حقیقت همت	۸۸	بیدار شدن از شب	۱۰۱	نشانی برای زخمی شدن از شمشیر
۸۹	بیان سلب مرض	۸۹	عمل حفظ اطفال	۱۰۲	برای سحر و جادو و دفع بلیس السحاح
۹۰	طریقه توبه بخشی	۹۰	برای امان از هر آفت	۱۰۳	برای گم شده
۹۱	طریقه تصرف قلوب	۹۱	برای خونی حاکم	۱۰۴	برای شناختن دزد
۹۲	طریقه اطفال نسبت ابله	۹۲	آیات شفا برای مریض	۱۰۵	برای برده گریخته
۹۳	طریقه اشرفه خواطر	۹۳	سعی سه آیت برای دفع سحر	۱۰۶	برای حاجت روائی
۹۴	طریقه کشف و قانع آینه	۹۴	و محافظت از دزدان و درندگان	۱۰۷	طریقه استخاره
۹۵	طریقه دفع بلا	۹۵	برای حفظ چپک	۱۰۸	افسون تب
۹۶	اشغال طریقه مجددیه	۹۶	ناحای اصحاب گفت برا	۱۰۹	برای دفع خازیر میزندگی کشته بالا
۹۷	فوائد فصل هشتم	۹۷	امان از غرق آتش و دزد	۱۱۰	برای دفع سحر باده
۹۸	بیان حقیقت نسبت	۹۸	برای حاجت روائی	۱۱۱	برای دفع ضعف بصر
۹۹	بیان قوای نسبت از زمان	۹۹	نماز برای قضای حاجات	۱۱۲	برای دفع صرع
۱۰۰	رسالت تا این ساعت	۱۰۰	اعمال آسیب زده	۱۱۳	فوائد فصل نهم
۱۰۱	فوائد فصل نهم	۱۰۱	عمل دفع جن از خانه	۱۱۴	در آداب عالم صفائی که در علم
۱۰۲	اعمال حجر بن خاندانی حضرت	۱۰۲	برای عقیقه	۱۱۵	طهارت و باطنی کامل باشد
۱۰۳	برای کشایش طهارت باطنی	۱۰۳	برای استیاض جنین	۱۱۶	فوائد فصل دهم
۱۰۴	برای درد دندان سرد و ملح	۱۰۴	برای درد زده	۱۱۷	در آداب تکیه و وعظ گوئی
۱۰۵	برای دفع جادو و غایتی	۱۰۵	برای نیکو فرزند زیزه نژاد	۱۱۸	فوائد فصل یازدهم
۱۰۶	برای گزیدن سنگ دیوانه	۱۰۶	برای زنی که فرزندش نژاد	۱۱۹	در ذکر سلاسل طریقت میمنت
۱۰۷	برای دفع و فاقه	۱۰۷	عمل چشم زخم و اثن	۱۲۰	سند سلاسل قادریه
۱۰۸		۱۰۸		۱۲۱	سند سلاسل چشتیه

وہاں سے لے کر آج تک ہر لمحہ میں رہا ہوں۔

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]



[illegible]





فکنا ناعت والی کی طرف تھک رہا ہے یہ چند قصیدیں مشتعل بہن قواعد طریقت پر یعنی کلیات و روشنی پر اور اوپر چڑھ  
 طاقت سے قریب اور مناسب ہر یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہم نے اپنے نقشبندی اور قادری اور  
 چشتی پیروں حاصل کیا ہے اسی خواہہ تعالیٰ اونسے آوران فصول کا قول جمیل فی باب اسبیل میں نام رکھا اور  
 اسے مکمل کافی ہوا نیز کراساز ہر او زمین بجا و گناہ سے اور میں طاقت عبادت پر مگر اس کی مدد جو بلند قدر بہر طریقی

## فصل پہلی

افسوس میں بیٹھوں جو ابیت کا نہ کو رہا اگر چہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی  
اور اب ایک مقصد میں مختصر ہو اور یہ امر محل غرض کو مضر نہیں قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الدِّينَ بَيْنَا وَبَيْنَكُمْ  
إِنَّمَا بُنِيَ عَلَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ فَرَسٌ نَكْتُ فَإِنَّمَا يُنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ  
وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُتْرِكْهُ أَجْرًا عَظِيمًا حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر ہو لو  
بیعت کرتے ہیں تجھے ایسی خبر دے کہ وہ اس سے بیعت کرتے ہیں اس کا ہاتھ اونکے ہاتھوں پر ہے سو جو  
عہد شکنی کرنا ہو تو اپنی ذات کی ضررت پر عہد توڑتا ہو اور جس نے نبی اکیا او سکویں اس سے عہد کیا  
سو عنقریب اس کو اجر عظیم عنایت کریگا وَأَسْتَغْفِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَكَ تَارَةً عَلَى الْخَيْلِ وَتَارَةً عَلَى الْأَقَامَةِ أَرْكَانِ  
الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثَّغَاتِ وَالْقَرَافِ فِي مَعْرِكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَشُّكِ بِالْسُنَّةِ  
وَاجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْمُرُوضِ عَلَى الطَّلَاعَاتِ كُلِّهَا حَتَّى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ  
نُسُوذٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى أَنَّ لَا يَخُونُ وَأَوَامِدِثُ شَهْبُورَةٍ مِنْهُمْ قَوْلُ نَبِيِّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم  
صلوة حج زکوۃ پر اور گاہے ثبات در قرار پر ہرگز کہ ان میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تسکین  
اور بدعت سے بچنے پر اور عبادت کے حریم اور شان میں ہونے چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا کہ رسول کریم

کے وہی ادا کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصار یوں کی خورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر و روی بن مساجہ اناہ باہم  
 ناسا من فقرائہ المہاجرین علی ان لا یسئلوا التکاس شیئا فان احداہم یسقط  
 سوطہ فیکزل عن فرسہ فیاخذہ ولا یسئل احدا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ  
 آنحضرتؐ نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسیر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سوا وہ زمین سے  
 کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھا لیتا تھا اور کسی سے  
 کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا وصی لا شاک فیہ ولا شہبہ اناہ اذا انبت عن  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل علی سبیل العبادۃ والاہتمام بشارہ  
 فَاَنَّهُ لَا یَنْزِلُ عَنْ کَوْنِہِ سُنَّةً فی الدِّینِ اور حسین کچھ شک و شبہ نہیں یہ یہ کہ جب ثابت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی  
 کمتر تو نہیں **ف** اور جو کہ بیعت لینا اسور مذکورہ کا بطریق عبادت بحال اہتمام تھا تو بیعت کے  
 سنون ہونے میں اب کچھ شک و شبہ نہیں بقی اناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 خلیفۃ اللہ فی ارضہ وعالمایما انزلہ اللہ تعالیٰ من القرآن والحکمۃ معلما  
 للکتاب والسنۃ ومزکیا للامۃ فما فعلہ علیہمہم الخ لا فہ کان سبیل الخ لا فہ  
 وما فعلہ علیہمہم معلما للکتاب والحکمۃ ومزکیا للامۃ کان سُنَّةً  
 للعلماء الراشعین باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اسکی زمین میں  
 اور عالم تھے اوبسے جو اللہ تعالیٰ نے اوپر قرآن اور حکمت کو اتارا اور علم تھے قرآن اور حدیث کے اور  
 است کے مال کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرت بنے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفائے واسطے سنت ہو گیا  
 اور جو فعل کہ بخت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علمائے راہنہ کے واسطے سنت ہوا  
**ف** علمائے راہنہ سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فلینت عن البیعت



سب سے پہلے میں

[illegible]

جانبی مولانا محمد قلی خان

مِنْهَا بَيْعَةُ الْحِمْيَرِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْإِسْلَامِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْبَحْرَيْنِ وَبَيْعَةُ  
 بَيْعَةُ الْبَحْرَيْنِ وَبَيْعَةُ الْبَحْرَيْنِ وَبَيْعَةُ الْبَحْرَيْنِ وَبَيْعَةُ الْبَحْرَيْنِ  
 یعنی بیت خلافت کی اور بعض بیت اسلام لانے کی اور بعض بیت تقویٰ کی رشتی بکریست کی اور  
 بعضی بیت حیرت اور عباد کی اور بعضی بیت جہاد میں مضبوط رہنے کی وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْإِسْلَامِ  
 مَتْرُوكَةً فِي زَمَنِ الْخُلَفَاءِ الْأَمَوِيِّينَ وَالرَّاشِدِينَ مِنْهُمْ فَلَمَّا كَانَ دُخُولُ النَّكَّاسِ فِي  
 الْإِسْلَامِ فِي أَيَّامِهِمْ كَانَ غَلِيْبًا بِالْقَهْرِ وَالشَّيْفِ لَا بِالْعَلَفِ وَرَاطِحًا بِالْبُرْهَانِ  
 وَلَا طَاقًا عَاوِرَ غَبَةٍ وَأَمَّا فِي غَيْرِهِمْ فَلَا تَهْمُ كَأَوَّلِ الْأَكْثَرِ طَلَمَةً فَسَقَةً لَا يَكْتُمُونَ  
 بِأَقَامَةِ الشُّنَيْنِ أَوْ سُلَامِ بُونِ كِي بَيْعَتِ خُلَفَاكَ زَطِ زَمِيْنِ سُرُوكِ تَحِي خُلَفَاكَ رَاشِدِيْنِ كِ  
 وقت میں بیت اسلام تو اس واسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں اونکا ایم میں اکثر سبب  
 شوکت اور تلوار کے تھا نہ سبب تالیف قلوب اور اظہار میل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور  
 رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفائے وقت میں چنانچہ خلق کمروانیہ اور عباسیہ کے وقت  
 اس واسطے بیت اسلام متروک تھی کہ انہیں اکثر ظالم اور فاسق تھے قامت سنن دین میں کوشش بلج کر تے  
 وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ النَّبِيِّ كَانَ مَتْرُوكَةً وَأَمَّا فِي زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ  
 فَلِكَثْرَةِ النَّحَابَةِ الَّذِينَ اسْتَنَارُوا بِمُحَبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأَذُّبِهِ  
 حَضَرَتْهُ كَمَا وَهَبُوا لَهَا جُودًا إِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَأَمَّا فِي زَمَانِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنْ افْتِرَاقِ  
 الْحِكْمَةِ وَأَنْ يُضَلَّ بِهِمْ مَبَايِعَةُ الْخِلَافَةِ فَهَيَّجَ الْغَلَنُ وَكَانَتْ الصُّلُوقُ فِيهِ يَبِي مَعْنِي  
 يُقِيمُونَ الْحَقِيقَةَ سَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ كَسَانَا دَرَسَ هَذَا النَّسَمُ فِي الْخُلَفَاءِ أَنْتَهَرَ الصُّلُوقُ فِيهِ  
 الْقِرْصَةُ وَتَمَسَّكُوا بِسُنَّةِ الْبَيْعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوْ رَاسِي طَرِيقِ تَقْوَى كِي رَشِي تَحَابُّ كِي بَيْعَتِ زَمَانِ  
 خلفائے متروک ہو گئی تھی خلفائے راشدین کے زمانے میں تو سبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو زورانی ہو چکے تھے

بسبب بیعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متاثر ہو گئے تھے آپ کے حضور میں تو ان کو کچھ حاجت تھی  
 خاندانِ نبوت کی تصفیہ و بظن کے واسطے اور ملنا کے سوا اور شرط نے میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے  
 اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اٹھے بیعت  
 متروک تھی اور اس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد از جب  
 یہ رسم بیعت کی ہوئی اور مسلمانین میں یہ رسم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت  
 بیعت پر چنگل مارا اور اللہ علم فرما لانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرت  
 صوفیہ بعد ازاں اس رسم بیعت کے معیت کے جاری کرنے سے مصداق احادیثِ شریعہ کے ہوئے  
 کہ جو سنت مرد کو جلائے تو ان کو اسکا اجر ملیگا اور ان لوگوں کا بھی اجر اسکو ملیگا جو اس سنت پر چلیں

### فصل دسویں

اس فصل میں سنت بیعت اور اسکی غایت اور منفعت اور اسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہوگا  
 وَلَعَلَّكَ تَنْوِيلُ أَخْبَرَنِي عَنِ الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ أَمْ سُنَّةٌ نَهَى مَا أَكْثَرُ فِي شَرْحِهَا  
 ثُمَّ مَا شَرَطَ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرَطَ الْمُبَايَعُ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايَعِ وَمَا لَكُمْ  
 ثُمَّ خَلَّ جُوزُكَ أَرِ الْبَيْعَةَ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ مَا الْفِطْرُ الْمَأْتُو  
 عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَوْ شَائِدُكَ أَوْ خِطْبُكَ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ كَمَا كُنْتَ بَعِثَ كَاحْكُمَ بَيْنَهُ كَمَا هُوَ وَاجِبٌ فِي سُنَّتِ  
 بِحُجَّتِ كَيْ شَرَفِخَ أَوْ لَيْسَ مِنْ حُكْمِ كَيْ هِيَ بِحُجَّتِ لِيْنِ وَالْكَ شَرَطُ كَيْ هِيَ بِحُجَّتِ كَيْ لَيْسَ  
 شَرَطُ كَيْ هِيَ بِحُجَّتِ كَيْ لَيْسَ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ مَا الْفِطْرُ الْمَأْتُو  
 لَمْ يَكُنْ رَاجِعًا بَعِثَ كَيْ لَيْسَ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ مَا الْفِطْرُ الْمَأْتُو  
 بَعِثَ كَيْ لَيْسَ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ مَا الْفِطْرُ الْمَأْتُو  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سنت بیعت اور اس کے شرائط و خبریں

[illegible]

بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ الْمَدَارِكِ أَوْ الْجَمَلِ الْإِبْرَاقِ أَوْ غَيْرِهَا  
وَسَقَتْهُ عَلَى عَالِمٍ وَعَرَفَتْ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيبِ وَأَسْبَابَ الزُّوْلِ وَالْإِعْرَابِ  
وَالْقَصَصَ وَمَا يَحْتَمِلُ بِذَلِكَ أَوْ سَوَالِ تَسِيرَةٍ كَاجَابِ يَهِي كَمَا سَمِعْتُمْ لِيْنِ وَالْمِنْ يَهِي سِرْ أَوْ شَرْ  
مِنْ جِبْ أَمُورِ شَرْطِ هِنْ شَرْطِ أَوَّلِ عِلْمِ قُرْآنِ أَوْ حَدِيثِ كَا أَوْ مِيرِي يَهِي مَادْنِيْنِ كَهِي سَمْعِي سَمْعِي كَا  
شَرْطِ هِي بَلْ كَفَرْنَ مِيْنِ أَمَّا عِلْمُ هُوَا كَا فَيَهِي كَهِي تَفْسِيرِ مَادْرَكِ يَاجْلَالِيْنِ كُوَا سَوَا أَوْ كَهِي مَانْدِ تَفْسِيرِ وَسِيْطِ  
يَا وَجِيْرَ وَاحِدِيْنِ كَهِي مَخْوَ نَا كَهِي كَهِي أَوْ كَهِي عَالَمِ هِي أَوْ كَهِي تَحْقِيْقِ كَرِيَا هُوَا أَوْ كَهِي مَعَانِيْ أَوْ تَرْجُمَةِ لَانْتِ  
مَشْكَاهِي كُوَا وَرِشَانِ زَوْلِ أَوْ اِعْرَابِ قُرْآنِيْ أَوْ قَصَصِ أَوْ جَوَابِ كَهِي قَرِيبِ هِي أَوْ كَهِي جَانِ كَهِي هُوَا  
يَهِي دُوْ حَتْلَفِ جِيْزُونِ مِيْنِ تَبِيْئِيْنِ يَهِي أَوْ مَعْرِفَتِ نَاخِ أَوْ مَسْخُوحِ أَوْ مَعْرِفَتِ أَحْكَامِ مَسْتَبْطَةِ قُرْآنِيْ  
وَمِنْ الشُّكْلِ أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصْلَحَةِ بِمَعْرِفَتِ مَعَانِيَهُ  
وَمَنْ شَرَحَ غَرِيبَهُ وَاعْرَابَ مُشْكِلِهِ وَتَأَوَّلَ مُعْضِلَهُ عَلَى رَأْيِي الْفُقَهَاءِ أَوْ حَدِيثِ كَاهِي  
أَمَّا كَا فَيَهِي كَهِي تَحْقِيْقِ كَرِيَا هُوَا مَانْدِ كِتَابِ صَايَحِ يَامَشَارِقِيْ كَهِي أَوْ كَهِي مَعَانِيْ دَرِيَا فِتْ كَرِيَا  
أَوْ أَوْ كَهِي شَرْحِ غَرِيبِ بَعْضِي الْغَلَاتِ مَشْكَاهِي كَا تَرْجُمَةِ أَوْ اِعْرَابِ شَكْلِ أَوْ تَأَوَّلِ مَضْلِ كِي بِنَا بَرِيْرَ فَنَهَا سَمْعِيْ  
مَعْلُومِ كَرِيَا هُوَا مَشْكَاهِي أَوْ مَضْلِ مِيْنِ فَرْقِ يَهِي كَهِي مَشْكَاهِي أَوْ سَوَالِ لَفْظِ كُوَا كَهِي مِيْنِ جَوَابِ اِعْرَابِ  
أَوْ تَرْكِيبِ نَحْوِيْ كَهِي مَعْصَبِ هُوَا أَوْ مَضْلِ وَهِي كَهِي مَعْنِيْ مُشْتَبِهِيْنِ أَوْ أَوْ كَهِي مَعْنِيْ كِي تَعْيِيْنِ نَهِيْ سَمْعِيْ  
يَا دُوسَرِيْ حَدِيثِ أَوْ كَهِي مَعَارِضِ أَوْ خِلَافِ هُوَا فَرَمَا يَاهِي مَصْنُفِ يَهِي مَوْلَا نَا شَا دَعْبِدَ الْفَرَزْدِيْ دِلُوْجِيْ رَحْمَتِ  
كَهِي اِسِيْ طَرَحِ مِيْنِ مَصْنُفِ قِسْمِ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ سَمْعِيْ  
مَعَارِضِيْنِ اِتْبَاعِ نَدَاهِيْ فِتْ كَاهِي اِسِيْ طَرَحِ كِي كَهِي چَارُونِ اِمَامُونِ كِي خِلَافَتِ مِيْنِ جَمْعِ اِلْتِصَافِ  
كُوَا دُوسَرِيْ تَرْكِ اِجْمَاعِ كِيَا وَكَاهِي كَهِي مَحْفُوظِ الْقُرْآنِ وَكَاهِي الْفَتْحِ عَنْ حَالِ كَاهِي كَاهِي كَاهِي  
أَنَّ التَّابِعِينَ وَاتَّبَاعَهُمْ كَاهِي اِيَّا خُذُوا وَنَا بِالْمَقْطَعِ وَالْمُرْسَلِ اِمَّا الْمَقْصُودُ وَوَسْوَلِ

بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ الْمَدَارِكِ أَوْ الْجَمَلِ الْإِبْرَاقِ أَوْ غَيْرِهَا



الْفَتْوَى شَيْخُ الْإِسْلَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا کشف نہیں  
علم قرآن میں اختلافات و تفرقات کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال سامعہ کے تجسس کا کیا تو نہیں  
کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے قسم و توجہ و حصول میں ہر ساتھ جو پیش جانے  
حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سوائے بات تو کتب متبرکہ حدیث میں نقص و اوت پر مشتمل اگرچہ  
تحقیق میں حدیث میں بدون علم رجال کے ماضی نہیں **ف** منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی سند کے  
تبع میں سے ایک یا زیادہ ایک سے روایت کے اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں یا وہی مذکور ہو چنانچہ تابعی حدیث  
بدون ذکر رجال کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و بالآخر تھا اور وسائل سند  
قلیل ہوتی تھی تو انقطاع اور ایصال سے بھی حاصل ہونا ظن ہو چنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین  
اور تبع تابعین کے کہ ان کو یہ دولت قریبہ خدا و ادا کمان حاصل خلاصہ یہ جو کہ پیری میری کے واسطے اتنا علم ہی  
قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہو گا  
بِعِلْمِ الْإِسْلَامِ وَالْحُكْمِ وَبِزُرِّيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْإِنْفِادِ اوی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور  
اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاویٰ کے یاد رکھنے کا ممکن نہیں **ف** مولانا عبد الغفریہ قدس سرہ  
نے حاشیہ میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کجیات مراد نہیں بلکہ صورت و مفروضہ مراد ہیں جنکی طرف کثرت  
ہوتی ہے شرح ہم ہوتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجوہ اور کثیر الحاجت ہیں اور کا حفظ و حفظ  
وَالسَّامِعُ طَنَا الْعِلْمَ لِيَكُنَّ الْفَرْصَةُ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْوَهُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَكِيَّةً عَنِ السُّكُوتِ  
وَأَرْشَادُهُ كَرَامَةُ الْفَتْوَى السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ وَارْزَالُ الرِّدَائِلِ وَالْكَسَابُ الْحَاجِلِ  
فَعَرَفْتُمُنِي الْمُسْتَشِيرَ بِهِ فِي كُلِّ ذَلَالَةٍ فَتَعَلَّمْتُ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يُصْنَعُ رُفْعُهُ هَذَا  
اور عالم ہونا مرشد کا تو ہنہ فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہو مشر و عارف کا  
اور دیکھنا اور سکھانا و شریعت سے اور اسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدحوہی کا اور

سینٹ پیٹریک اور اس کے شرارتوں وغیرہ میں

تیسری قسم

یہ کتاب غایت حمیدہ کا پیکر ہے کہ کاغذ پر لکھا گیا اور نہ کہ رو سے جو بعض عالم اور واقفان امور نے ان کو کاغذ پر سے لکھ کر تشریح کیا ہے۔ اس کی اساس بالکمال کو کر کے  
فکر ہے۔ مثال کے واسطے کہ یہ خط ساریا تو کہ پوری ساری میں عین علم کا سب سے بڑا حصہ ہے اور نہ میں بلکہ علم درویشی اور  
مضرب اس واسطے کہ شریعت کے اور ہر اور طریقہ کے لیے اور حال کے موصوفیان قدیم کے کتب اور غلو ظلمات میں  
مشق قوت القلوب اور عرف اور اسرار العلوم اور کیا اسرار اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین  
تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف صریح ہے کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہ بھی وجہ  
کی شامت ہے کہ جن مرشدوں کا نام صبح شام مثل قرآن اور ورد کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی  
غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں وَقَدْ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الشَّيْخِ عَلَیْ أَنْ لَا يَكْفِيكَ كَلِمَةُ عَلِيٍّ عَلَى النَّاسِ  
الْأَمْرُ مِنْ كَلِمَةِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَتَى الْقُرْآنُ أَوْ تَفَقُّهُ شَيْخٌ كَقَوْلِ السَّيِّدِ وَعَظْمُ فِكْرٍ لَوْ كُنْ كَوْنُ  
مگر وہ شخص جس نے کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جس نے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا  
اَنْ يَكُوْنُ رَجُلٌ مِّنْ صَحْبِ الْعُلَمَاءِ اَلَا تَقِيْعًا دَهْرًا اَطْلَى يَلَا وَتَا دَبَّ عَلَيْهِمْ وَكَانَ  
سُنَّحًا عَنِ الْحَاكِلِ وَالْحَرَامِ وَقَدْ اَعْتَدَ كِتَابُ اللَّهِ وَسُبْحَانَ رَسُوْلِهِ فَعَسَى اَنْ يَكُوْنُ  
ذَلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كچھ نہیں بنی بارخدا یا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جس نے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو  
اور اس سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا شخص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے  
نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سن کر ڈرجا بنا لیا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے  
موافق کر لیا ہو تو امید ہے کہ اس قدر معاومات بھی ہو سکتی کہ اسے در صورت عدم علم و اللہ علم  
وَالشَّهْرُ الثَّانِي الْعَدَاةُ وَالشَّقَاوِي فَيَجِبُ اَنْ يَكُوْنُ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكِبَارِ وَغَيْرِ مَجْتَنِبِ  
عَلَى الْبَشَرِ اَوْ رُبَّ بَيْتٍ لِّنَ وَالْكَنِ دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ کبیر و گناہوں کے  
سبب رکھنا ہو اور صغیر و گناہوں پر اڑنے جانا ہو مولانا عبدالعزیز رحمہ فرما رہا ہے کہ تقویٰ

۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

مجامع السنۃ الی  
کے انتہی اور بہت  
سے اذوال زیگانین  
کے مثل انھیں کے  
مقتولین یا غنائم  
کے "ضمیمہ تفصیل  
اور سینہ چوچلیہ  
اور سینہ چوچلیہ



اور چونکہ زندہ امر معنی جو زندہ ہو اسکی تعیین علامات ظاہر سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی  
 بھی اتنی نہیں اہل اسلام کی ضابطہ پر ہو کر تعیین اسکی علامات ظاہر ہو کر نہ ہو کر سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشعر ہونا  
 مرشدین بطریق اولیٰ ہوگا والشروط الخافضہ ان یتکون صحب المساکین و تاذب بحدہم  
 طویلہ و اخذتہم التور الباطن و السکینۃ و هذا لان سئلہ اللہ جرت بان  
 الرسل لا یصلحوا الا اذا راعی المصلحین کما ان الرجل لا یستعمل الا بصحبۃ العلماء  
 و علی هذا القیاس غیر ذلک من الصناعات اور پانچویں شرط یہ ہو کہ بیعت لینے والا مرشدوں  
 کامل کی صحبت میں یا ہوا اور اسنے ادب یکساں ہونا نہ دراز اور اسنے باطن کا نور اور اطمینان حاصل  
 کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین ہوا اسے مشروط ہوئی کہ عادات الہی یوں جاری ہوئی ہو کہ مراد نہیں ملتی  
 جب تک مراد پانے والوں کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علم کی صحبت سے اور اسی آویس  
 پر ہیں اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی و  
 مولانا نے ارشاد کیا کہ جہاں سنت اللہ کا مجید یہ ہو کہ انسان اس پنج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو  
 حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے اہل اسے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بکمال اور حیوانات کے کہ ان کے کمالات  
 پیدا نہیں ہوتے اور کسی نہایت کمتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدا نہیں کمال ہوا اور انسان کو بدون سیکھے  
 نہیں آتا و لا یشرط فی ذلک ظہور الکامات والخوارق ولا ترک الکلیات  
 لان الاول شرطہ المجاہدات لا شرط الکمال والثانی مخالفت الشرع ولا تنافی  
 بما فکھ المتخلوون فی احوالہم ائمتنا الماتون البقاء علی القلیل والوع من الشیخ  
 اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت لینے میں ظہور کمالات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ دینی کا اسے  
 کہ ظہور کمالات اور خوارق عادات شریعہ کی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشہ کا  
 نہ شرط شرع ہے مگر ہوا اور ہو کہ کچھ ایسا اس سے جو درویش غلوبال احوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال





أَحَدُ سَبْعَةِ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِي وَالْثَّانِي بَيْعَةُ التَّبَعِ لِي فِي سِلْسِلَةِ الشُّكُوكِ  
 بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اسْتِنَادِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ قِيَمَاتِ بَرَكَةٍ وَالْثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاكُودِ الْعَزِيمَةِ  
 عَلَى التَّحْنُوتِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَتَرْكُ مَا مَنَعَهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَقْلِيلُ الْقَلْبِ بِاللَّهِ تَعَالَى  
 وَهُوَ الْأَوَّلُ فِي رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ فِي جَوَابِ يُونِ بَانَ كَمَا بَحِثْتُ كَمَا صَرَّحَ بِهِ يُونِ بَانَ وَهُوَ كُنِيَ  
 طَرِيقُ بَرِي بِهَذَا طَرِيقُ بَيْعَتِ تَوْبَةٍ هِيَ مَعَاصِي سَمِعْتُ أَوْ دُوسَرِ طَرِيقُ بَيْعَتِ تَبَرُّكِ هِيَ يَتَنَبَّهُ بِقَصْدِ بَرَكَتِ  
 مَعَاصِي كَسَلَسَلَةِ يَدِ الْخَلِيفَةِ وَنَا بَهْمُ لَسَلَسَلَةِ اسْنَادِ حَدِيثِ بَرِي كَمَا سَمِعْتُ الْبَيْعَةَ بَرَكَتِ هِيَ أَوْ تَقْرِيرُ  
 طَرِيقُ بَيْعَتِ تَاكُودِ عَزِيمَتِ هِيَ يَتَنَبَّهُ عَزِيمَتِ كَمَا وَاسَطُ خُلُوصِ أَمْرِ الْكَلْبِ أَوْ تَرْكِ مَنَاسِي كَسَلَسَلَةِ  
 أَوْ تَقْلِيلِ قَلْبِ الْإِسْجَلِ شَاوَسَ أَوْ يَتَنَبَّهُ طَرِيقُ بَرِي هِيَ وَأَمَّا الْأَوَّلَانِ فَالْوَقْفَاءُ بِالْبَيْعَةِ  
 فِيهِمَا تَوَكُّدُ الْكِبَارَةِ وَتَعَدُّمُ الْإِحْضَارِ عَلَى الْقَفْظِ وَالْمَشْكُوتِ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ  
 مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالْثَّانِي الرِّوَايَةُ وَالْمُتَكَثِّرُ بِالْإِحْلَالِ فِي مَآذِكُنَا أَوْ يَسْلَمُ دُولُونَ  
 قِسْمُ كَسَلَسَلَةِ يُونِ بَانَ بَيْعَتِ كَابُورِ كَرْنَا عِبَارَتِ هِيَ تَرْكُ كِبَارَتِهِ أَوْ تَرْكُ أَجْبَانَا صَغِيرَةٍ أَوْ طَاعَاتِ مَذْكُورَةٍ  
 جَنْكَلِ بَارِنَا زَقْسَمِ وَاجِبَاتِ أَوْ تَرْكُ مَسْتَوْنِ كَسَلَسَلَةِ عِبَارَتِ هِيَ خُلُوصِ قَلْبِ يُونِ بَانَ سَمِعْتُ جَنْكَلِ  
 يَتَنَبَّهُ مَذْكُورِ كَيْفَ يَتَنَبَّهُ كِبَارَتِهِ أَوْ أَسْرَارِ بَرِي الصَّغِيرَةِ أَوْ طَاعَاتِ بَرِي سَمِعْتُ نَوْنَا بَيْعَتِ شَكْنِي هِيَ  
 وَأَمَّا الثَّلَاثُ فَالْوَقْفَاءُ بِالْبَقَاءِ عَلَى هَذِهِ الْحُجْرَةِ وَالْحُجْرَةُ حَتَّى يَكُونُ مَتَّوَسِّرًا  
 مُؤْمِلًا الشُّكُوكِ وَيَتَنَبَّهُ ذَلِكَ دَيْدَنًا تَالَهُ وَخُلُقًا وَجِيلَةً يَتَنَبَّهُ ذَلِكَ قَدْ يَرُوحُ فِي  
 مَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ الذَّلَّاتِ وَالْأَشْيَعَالِ سَبْعِينَ مَا يَتَنَبَّهُ جَزَائِي خُلُوصِ الشُّكُوكِ  
 كَالْمَذْكُورِينَ وَالْقَضَاءُ وَالْمُتَكَثِّرُ بِالْإِحْلَالِ فِي ذَلِكَ أَوْ تَقْرِيرُ طَرِيقِ يُونِ بَانَ كَرْنَا  
 بَيْعَتِ كَسَلَسَلَةِ بَرِي هِيَ مَنَامُ ثَابِتِ يَتَنَبَّهُ سَمِعْتُ اسْمِ حَرَّتِ أَوْ رَجَائِضِ بَرِي بَانَ بَرَكَتِ كَسَلَسَلَةِ  
 أَطْمِينَانِ كَسَلَسَلَةِ نَوْرِهِ أَوْ سَكِي عَادَتِ أَوْ رَجَائِضِ جَبَلِي هُوَ جَوَابُ بَرِي بَانَ بَرَكَتِ قَوَاسِطِ حَالَتِ كَسَلَسَلَةِ

تَاكُودِ عَزِيمَتِ

سَلَسَلَةُ

جَنْكَلِ

يَتَنَبَّهُ

گاہ ہے اور سکوا عبارت دی جاتی ہے اور سوین جبکہ شرع نے مہل کیا ہوا قسم لذات کے اور مشغول  
 ہونے کے بعضے ان کا ہون میں جنہیں طہل مدت کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسے درس کرنا علوم و ہنر  
 اور قضا اور بیت شکنی عبارت ہر اس کی ظل اندازی سے قبل زور نیست دل کے وَاَمَّا الْمَسْكُوتُ  
 السَّادِسَةُ فَاعْلَمُوا أَنَّ تَكُنَّ أَرَبِيعَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ  
 وَكَذَلِكَ عَنْ الصُّوفِيَّةِ أَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ يَطْهَرُ مِنْ خَلَلٍ فِي مَرْبَاعَةٍ  
 فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ غَيْبِهِ الْمَنْقُطَةُ وَأَمَّا بِإِدْعَاةٍ فَإِنَّهُ يَشْهَدُ  
 الْمُسْلِمُ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوبَ الشُّيُوخِ عَنْ تَعَمُّدِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
 اور چھ سوال کے جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسی طرح  
 حضرات صوفیہ سے لیکن پیروں سے بیت کرنا سوا اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اور اس پر میں جس سے  
 بیعت کر چکا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اس کی موت کے بعد یا اس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ  
 اس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں ہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشاہیر ہو کھیل کے  
 اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو اس کی تعلیم اور تہذیب سے بھرتا ہے  
 وَاَمَّا الْعِلْمُ بِمَوْتِهِ أَوْ غَيْبِهِ فَإِنَّهُ يَشْهَدُ أَوْ يَسْمَعُ أَوْ يَرَى أَوْ يَحْسِسُ أَوْ يَحْشُرُ أَوْ يَحْشُرُ  
 السَّابِعَةُ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْفِطْرَةَ الْمَأْكُوتَةَ عَنِ الشَّكْلِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنَّ يَحْطُبُ الشَّيْخُ  
 الْخُطْبَةَ الْمَسْكُونَةَ أَوْ سَاتَوَيْنِ سَوَالِ كَاجَابِ مَعْلُومِ كَرَفِطٍ مَنَقُولِ سَلَفِ سَبْعَةِ كَزَوِيكَ  
 یہ ہے کہ مرشد خطبہ سنون پڑھے وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَعْفِفُ وَنَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَكُونُ اللَّهُ فَلَا مُصْلَحَ لَهُ  
 وَمَنْ يَقْتُلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَحَبِّبِهِ وَيَا أَرَاكَ وَسَلَّمَ أَوْ خُطْبَةُ سَنُونِ يَهْدِي إِلَى الْحَمْدِ

آخر تک ترمیم اور سکایہ جو سب تعریف الہ کو ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت  
 اس سے چاہتے ہیں اور بناد مانگتے ہیں اس کی اپنے نفسوں کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں  
 سے جسکو اللہ نے برایت کی، اسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسکو اللہ نے ہدایت کیا اسکو کوئی راہ  
 بنانے والا نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور اسکی کہ محمد  
 بندہ ہو اللہ کا اور اسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اور اسکی آل اور اس کے اصحاب پر اور برکت  
 کرے اور سلامتی سنایت فرماوے **قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْنِيْ فَاَتَّبِعْكُمْ يَحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ عَظِيْمَةٌ**  
**وَيَمْلِكْ جَاہُ مَن عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَا رَاَدَ اللّٰهُ وَاَمَّا تِ بِرِ سُوْلٍ اللّٰهُ وَبِمَا جَاءَ مَن عِنْدَ رَسُوْلٍ**  
**اللّٰهِ عَلٰی مَا رَاَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَتَذٰرَاتُ مِّنْ جَمِیْعِ اَهْلِ دِيَانَ وَجَمِیْعِ**  
**الصِّبْيَانِ وَاَسَمْتُ الْاَنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا**  
**عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ** پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد میر کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہ  
 ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اسکی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ پر اور جو  
 رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور میر ابو امین مسیح بیٹوں سے سوا  
 اسلام کے اور میر ابو اسب گناہوں سے اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں  
 کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکا بندہ ہی  
 اور اسکا رسول **قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ بِوَاسِطَةِ خُلَفَاۓہِ**  
**عَلٰی اَخْبَاسِ شَہَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ**  
**اٰتٰی الزَّكٰوۃَ وَصَوَّمْ رَمَضَانَ وَحُجَّ الْبَيْتَ اِنْ اَسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِيْلًا** پھر مرشد کے  
 مرید سے کہ کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے خلفاء کے واسطے سے پانچ امر پر  
 اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ اور مقرر محمد رسول اللہ کا اسکا بندہ اور نماز کے قائم



استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ شیخ سے ایمان مراد لیجیے اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے  
 چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا وسبیلہا الذل کرنا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تنہا میں داخل ہو کر  
 اس واسطے کہ تنہا عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ عطف کہ مغایرت  
 میں المستوف والمعتوف علیہ کا مقتضی ہو اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل نہ کو یعنی تنہا  
 میں داخل ہی پس تعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پھر اس کے بعد مجاہدہ اور  
 ریاضت ہی ذکر اور فکر میں تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واسطہ اعلم تقریر ہو  
 لِنَفْسِهِ وَلِلْمَلِئِیْذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ فَيَقُوْلُ بِاَرَادَةِ اللّٰهِ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعًا وَاَرَادَ اَنْ  
 پھر مرشد دعا کے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یوں کہہ کہ  
 اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پونہ پائے ہو کو اور تم کو ولا یأس اَنْ  
 یَّکْفِیْہُ فَيَقُوْلُ فَاِذَا خَرْتُ الصَّرِیْقَةَ النَّقْشَبَنْدِیَّةَ اَوِ الْقَادِرِیَّةَ اَوِ الْچِشْتِیَّةَ  
 الْمَسْوَیَّةَ اِلَى الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمْ خَوَاجَہِ نَقْشَبَنْدِیَّ اَوِ الشَّیْخِ حَمِی الدِّیْنِ  
 عَبْدِ الْقَادِرِ الْجَلِیْلِ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْن الدِّیْنِ السَّجَزِیِّ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا فَوْجَہَا وَاجْتَمَعَ  
 فِیْ ذَمْرٍ اَوْ لَیَّاہَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اس میں کچھ مضامین نہیں کہ مرید کو یوں تلقین  
 کرے ہو کہ کہ تو کہہ کہ میں نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند  
 یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ حمی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا  
 جو منسوب ہے شیخ معین الدین سجری یعنی ہستانی کی طرف خداوند را بہ کنونج اس طریقے کی عنایت کر او  
 ہم کو اس طریقے کے دوستوں کے گروہ میں مجبور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سُبْحٰنَ سُبْحٰنَ  
 اَوَّلِ الدِّیْنِ رَاٰیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِیْ مَبِیْثَیْہِ فَبَاٰیعْتُہُ فَاَخَذَ  
 عَلَیَّہِ الصَّدُوْعَ وَالسَّلَامَ بِیَدَیْہِ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَنَا اَصْلَحُ فَعِنْدَ الْبَیْعَةِ عَلَیْہِ الصَّلَافَ

فصل دہم  
 فی بیان  
 اہل ایمان  
 کے لئے  
 مذکور  
 ہے کہ  
 وہ تنہا  
 میں داخل  
 ہو کر  
 اس واسطے  
 کہ  
 قاعدہ  
 عطف  
 کہ  
 مغایرت  
 میں  
 المستوف  
 والمعتوف  
 علیہ  
 کا  
 مقتضی  
 ہو  
 اور  
 اسی  
 طرح  
 جہاد  
 بھی  
 مراد  
 نہیں  
 ہو  
 سکتا  
 بدلیل  
 نہ  
 کو  
 یعنی  
 تنہا  
 میں  
 داخل  
 ہی  
 پس  
 تعین  
 ہو  
 گیا  
 کہ  
 وسیلے  
 سے  
 مراد  
 ارادت  
 اور  
 بیعت  
 مرشد  
 کی  
 ہی  
 پھر  
 اس  
 کے  
 بعد  
 مجاہدہ  
 اور  
 ریاضت  
 ہی  
 ذکر  
 اور  
 فکر  
 میں  
 تا  
 فلاح  
 حاصل  
 ہو  
 کہ  
 عبارت  
 ہی  
 وصول  
 ذات  
 پاک  
 سے  
 واسطہ  
 اعلم  
 تقریر  
 ہو  
 لِنَفْسِہِ  
 وَلِلْمَلِئِیْذِ  
 وَلِلْحَاضِرِیْنَ  
 فَيَقُوْلُ  
 بِاَرَادَةِ  
 اللّٰهِ  
 لَنَا  
 وَلَكُمْ  
 وَنَفَعًا  
 وَاَرَادَ  
 اَنْ  
 پھر  
 مرشد  
 دعا  
 کے  
 اپنی  
 ذات  
 کے  
 واسطے  
 اور  
 مرید  
 کے  
 واسطے  
 اور  
 حاضرین  
 کے  
 واسطے  
 سو  
 یوں  
 کہہ  
 کہ  
 اللہ  
 تعالیٰ  
 برکت  
 کرے  
 ہمارے  
 اور  
 تمہارے  
 واسطے  
 اور  
 نفع  
 پونہ  
 پائے  
 ہو  
 کو  
 اور  
 تم  
 کو  
 ولا  
 یأس  
 اَنْ  
 یَّکْفِیْہُ  
 فَيَقُوْلُ  
 فَاِذَا  
 خَرْتُ  
 الصَّرِیْقَةَ  
 النَّقْشَبَنْدِیَّةَ  
 اَوِ  
 الْقَادِرِیَّةَ  
 اَوِ  
 الْچِشْتِیَّةَ  
 الْمَسْوَیَّةَ  
 اِلَى  
 الشَّیْخِ  
 الْاَعْظَمِ  
 وَالْقُطْبِ  
 الْاَفْخَمْ  
 خَوَاجَہِ  
 نَقْشَبَنْدِیَّ  
 اَوِ  
 الشَّیْخِ  
 حَمِی  
 الدِّیْنِ  
 عَبْدِ  
 الْقَادِرِ  
 الْجَلِیْلِ  
 اَوِ  
 الشَّیْخِ  
 مُعِیْن  
 الدِّیْنِ  
 السَّجَزِیِّ  
 اَللّٰھُمَّ  
 اَرِنَا  
 فَوْجَہَا  
 وَاجْتَمَعَ  
 فِیْ  
 ذَمْرٍ  
 اَوْ  
 لَیَّاہَا  
 بِرَحْمَتِکَ  
 يَا  
 اَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِیْنَ  
 اور  
 اس  
 میں  
 کچھ  
 مضامین  
 نہیں  
 کہ  
 مرید  
 کو  
 یوں  
 تلقین  
 کرے  
 ہو  
 کہ  
 کہ  
 تو  
 کہہ  
 کہ  
 میں  
 نے  
 اختیار  
 کیا  
 طریقہ  
 نقشبندیہ  
 جو  
 منسوب  
 ہے  
 طرف  
 شیخ  
 اعظم  
 اور  
 قطب  
 افخم  
 خواجہ  
 نقشبند  
 یا  
 طریقہ  
 قادریہ  
 اختیار  
 کیا  
 جو  
 منسوب  
 ہے  
 شیخ  
 حمی  
 الدین  
 عبد  
 القادر  
 جیلانی  
 کی  
 طرف  
 یا  
 طریقہ  
 چشتیہ  
 اختیار  
 کیا  
 جو  
 منسوب  
 ہے  
 شیخ  
 معین  
 الدین  
 سجری  
 یعنی  
 ہستانی  
 کی  
 طرف  
 خداوند  
 را  
 بہ  
 کنونج  
 اس  
 طریقے  
 کی  
 عنایت  
 کر  
 او  
 ہم  
 کو  
 اس  
 طریقے  
 کے  
 دوستوں  
 کے  
 گروہ  
 میں  
 مجبور  
 کر  
 اپنی  
 رحمت  
 سے  
 یا  
 ارحم  
 الراحمین  
 سُبْحٰنَ  
 سُبْحٰنَ  
 اَوَّلِ  
 الدِّیْنِ  
 رَاٰیْتُ  
 رَسُوْلَ  
 اللّٰهِ  
 صَلَّی  
 اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمْ  
 فِیْ  
 مَبِیْثَیْہِ  
 فَبَاٰیعْتُہُ  
 فَاَخَذَ  
 عَلَیَّہِ  
 الصَّدُوْعَ  
 وَالسَّلَامَ  
 بِیَدَیْہِ  
 بَیْنَ  
 یَدَیْہِ  
 فَاَنَا  
 اَصْلَحُ  
 فَعِنْدَ  
 الْبَیْعَةِ  
 عَلَیْہِ  
 الصَّلَافَ



سنا میں اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت فرماتا ہے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا دامن انا تحبہ چھیدا دے پھر بیعت لینے والا اوپر لیا دامن انا تحبہ رکھتا ہی اس طرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَنَا بِمِجْعَةٍ التَّسَاءُفِ فَيَا اَنْ يَّاخُذَ الشَّيْخَ طَرَفَ ثَوْبٍ وَآلَتِي تَبَايَعُ طَرَفَهُ الْاُخْرَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَوْ عُرُوہ کی بیعت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوس کا پکڑے والی بیعت فرماتا ہے فرمایا کہ بیعت بانی بھی عورتوں سے بھائی ہو بدوں کپڑے پکڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے

### فصل تیسری

اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لہٰذا تربیت السالکین درجات مؤنبۃ کا اَوَّل مَا يَجِبُ اَنْ يَتَغَيَّرَ فِيهِ الْبَحِيْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ اَمْرٌ فِي سُلُوْكِ طَرِيقِ اللّٰهِ فَمَرْوَةُ اَوَّلًا يَتَحَيَّجُ الْعَقَائِدَ عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اَثْبَاتٍ وَرَجَبٍ وَاحِدٍ اَلَا اَمْ هُوَ مُتَّصِفٌ بِجَمِيعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَوَةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهِ نَفْسَهُ وَثَبَّتَ بِهِ الثَّقَلُ عَنِ التَّحْيِيْرِ الْمُنَادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةُ وَالتَّلَاقِيْنَ سَالِكُوْنَ كِي تَرْبِيَّتِ كِي وَاسْطَ دَرَجَاتِ مَعْنَى التَّرْتِيْبِ سَوَ اَوَّلِ جِسْمِ سَلَوَانِ وَاجِبِ هُوَ وَهِيَ عَقِيدَةُ هُوَ تَوْجِبُ كَوْنِي شَخْصٍ اَوْ خَدِ لَكِي جَلْنِي مَعْنَى رَغِبَ هُوَ تَوْجِبُ كَمِ كَر اَوْ سَوَ اَوَّلِ عَقَائِدُ كِي جَمْعُ كَرْنِي كَامُوا فَي عَقَائِدُ سَلَفِ صَالِحِ كِي عِنِّي ثَابِتُ كَرْنَا وَاجِبُ الْوُجُوْدِ كَوَاجِبُ كَوْنِي مَسْجُوْدٍ وَرَجَبِيْنَ سَوَ اَوَّلِ كِي مَوْصُوْفِ هُوَ وَجَمِيعِ صِفَاتِ كَمَالِ سَبْ حَيَاتِ مَعْنَى اَوْ عِلْمِ اَوْ قُدْرَتِ اَوْ اِرَادَتِيْنَ اَوْ سَوَ اَوَّلِ كِي اَوْ صِفَاتِ مَعْنَى كِي حَقِّ تَعَالٰی نِي اِنْسِي ذَاتِ پَاكِي كَوِ صُوْفِ كِي هُوَ سَاوِ كِي اَوْ تَقَالِ سَوَ اَوَّلِ كِي تَوْجِبُ

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور معاہدہ اور تابعین سے مستندہ من جمیع سمات النقص  
والذل وال من الحسمیۃ والشیئ والرحضیۃ والاحجۃ والا لو ان واکہ اشکال ایسا  
واحد ہو جاوے کہ نقصان اور زوال کی سب نشانیوں سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکان اور عرش  
ہونے اور جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے مزہ ہو واکہ کا وکرہ  
من الاستواء علی العرش والحق والاثبات الیحدین فتؤمن بہ علی الجملة ثم یکل  
تقصیۃ الی اللہ تعالیٰ وتعلم البتۃ انہ لیس کمثل انصافنا بالتحیز وغیرہ بل  
لیس کمثله شیء وهو السعیم البصیر وتعلم انہ شیء ناکث للہ تعالیٰ کما اثبت  
فی تحکیم کتابہ اور وہ جو وارد پہلے ہی استواء علی العرش اور حق اور اثبات یدین کا سوا سپریم  
ایمان رکھتے ہیں بل ایچ کوئی تفصیل کو خدا علم پر قبول کرے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہو  
استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم یقین جانتے ہیں کہ اس کے استواء وغیرہ میں ہمارا سا انصاف  
بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہو اور جانتے ہیں ہم کہ استواء علی العرش  
ایک چیز ثابت ہو اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اسے اپنی کتاب حکم میں اسکو ثابت کیا ہو  
مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ ہیں یعنی استواء وغیرہ میں قد ماسکت سے یہی نقول ہو کہ اسچل بیان لا  
اور تاویل کیجیے اور تفصیل اسکی علم آئی پر سپر کیجیے امام مالک جسے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہو  
لہو کیفیت اسکی مجہول ہو اور اسمیں سوال کرنا بدعت ہو اور یہی راہ اسلم ہو کہ مباد تاویل میں غیر حق کو حق  
قولہ دینا ہو کہ تہ اثبات بوقتہ الانبیاء علیہم السلام مسموماً وبقیۃ سیدنا ومولانا  
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً وجوب اتباعہ فی کل ما امر وکی تصدیقہم  
فی کل ما اخبر من صفات اللہ ومن السعادات الجسمانی والجنۃ والتار والحدیۃ والحدیۃ  
والنویۃ والقیامۃ وعدایہ القبر وغیر ذلک مما ثبت بہ الثقل وحقہ الی الایۃ

یہی نشانہ امام  
قدس سرہ  
ہو جسکی  
لازم آج  
اسکی  
نہیں لازم  
سکانت وغیرہ  
صفات متشابہ

پھر بعد تو حید کے انبات نبوت انبیاء علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ السلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جس میں کہ آپت امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار میں یعنی مخلوق صفات ربانی اور مہاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوا کے انکے اور امور میں چنانچہ عرض کوثر اور حراط اور میزان خشکی نقل حضرت سے ثابت ہوا اور روایت اسکی صحیح ہے **تُعَذِّبُ اللَّهُ النَّظَرَ فِي اجْتِنَابِ الْكِبَارِ وَالْتِدَامِ مِنَ الصَّغَارِ** پھر تصحیح شامہ کے نظر لاحق ہو گیا کہ اجتناب اور معاف کر شرمندہ ہونے میں **وَالْحَقُّ أَنَّ الْكِبَارَ كُلَّ ذَنْبٍ أُوعِدَ عَلَيْهِ بِالْمَارِ وَالْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ أَوِ الشَّكَاةِ الصَّحِيحَةِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ مُنْجِي مَرْكَبُهُ كَرَفَ الْكَوْلِهِ مِنْ تَرَكِّهِ الصَّلَاةَ مُنْعِيْدًا فَكَفَرُوا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الشُّرَكَاءِ الصَّلَاةُ فَمِنْ تَرَكِّهَا فَكَفَرُوا** اور شرع علی مَرَكَبِهِ حَدُّ الْإِنْتِزَاعِ وَالشَّرِيقَةِ وَطَعْلُ الشَّرِيقِ وَشَرِبَ الْخَمْرِ أَوْ كَانَ مَسَاوِيًّا أَوْ أَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هَذِهِ الْمَسْكُوتَاتِ فِي حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ کہ کبیر و وہ گناہ جو جسم و عید ہو و وزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اسکے مرکب کو کافر کہنا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے نماز کو عمدہ ترک کیا وہ کافر ہو اور دوسری حدیث میں ہو کہ فرق مابین مسلمین اور مابین شرکین کے نماز ہی سوچنے او کو چھوڑا وہ کافر ہو یا کبیرہ وہ ہو جسکے مرکب پر شرع میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور جوری اور راہ زنی اور شراب کھینا یا وہ گناہ بڑے یا زیادہ ہو بُرائی میں کہا نہ مذکورہ سے صریح عقل کے حکم میں فیہ نجات **إِنْ شَرَّكَ اللَّهُ تَعَالَى عِبَادَةً وَاسْتَعَانَةً فِي الْبِرِّ وَالْإِشْفَاءِ وَغَيْرِ هَؤُلَاءِ إِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمْ مَا لَا شَرَاةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** سو بخدا کہا کہ اگر کبار اگر شرک بالہو یعنی خدا کے ساتھ ساجھا گانا عبادت میں اور استعانت میں یعنی

سجده  
پیشانی پر رکھنا

غیر خدائے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی تو یہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں ایا کہ عبد و ایا کہ نستعین **ف** مولانا نے ماسیہ اس کتاب میں فرمایا کہ وہ مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زبانی میں شائع ہو بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کتابت پر شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص مین اونکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایا کہ نستعین و ایا کہ نستعین مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانت کی تو یہ کا اشارہ ہے جو کسی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور جس کی یعنی خاص کرتیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کچھ سے ہم مدد چاہتے ہیں پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سو خدا کے اور ان کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر ہو تو اول ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جائے کیونکہ اگر کسی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حال آنکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا عظیم و قدیر و رحیم ہیں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعض گور پرست کہتے ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو اولیائے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دوزا و زبور کے اور غیب اور شہادت اونکے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ ہمارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کے فی الی قدرت رکھتے ہیں سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کے ججھون کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں

تفسیر عربیہ  
طریقہ اربعیت

دوسرا درجہ  
دین اعمال  
اور دنیاوی کام

حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہمیں صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچا دے آمین و میں نے  
تفسیر القرآن حکامین اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہی کاہن کا ف کاہن عرب میں بچہ لوگ تھے  
کہ جنہوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے  
مانند جو جزم اور مال اور جہاز اور شائدین کی تصدیق کرنا اس واسطے کہ علم غیب مخصوص ان ہی پر  
ہو اسکا دعویٰ کرے وہ بابل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہو و میں نے اسباب الرسول  
والقرآن والسنن کذا و انکار ہا و الا سیہذا و اعیہا و کذا انکار ضروریات الدین  
اور منجملہ کبار کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات کے  
اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا نے فرمایا ضروریات دین یہ امور ہیں قرآن مجید  
اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں و میں نے ترک الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج  
اور منجملہ کبار نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہی و میں نے قتل النفس بغیر حق و میں نے قتل  
الاولاد و قتل الانسان بنفسه اور منجملہ کبار ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا  
قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہو و میں نے الننا و المواطاة و شرب المسکر  
والشرقة و قطع الطريق و الغصب و الخول و شہادۃ الزور و الیمین الخ و میں نے  
وقدت المحصنة و اخل مال الیتیم و عقوق الوالدین و قطع الرحم و تطہیف  
الکیل و الوذن و الربوا و الفیاد من النحف و الکذب علی النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم و الرشوة فی الحکم و کجایم و البیاد و القیادۃ بین الرجال النساء و السبائہ  
عند السلطان لیقتل او ینجب و ترک الحجۃ من دار الکھن و موالات الکفار  
والقمار و الشح فکل ذلک من الکبائر اور منجملہ کبار نماز زنا ہی اور اعلام آور نشہ والی چیزیں  
اور چوری اور رہبری اور غصب اور غنیمت کا مال چورانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی

اور پانچ سو گنا عیب لکھنا اور تیرہ سال لکھنا اور والدین کی نافرمانی کرنی اور کسی حدیث نہ کرنا اور  
 برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف  
 سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بانڈھنا اور مساملات فیصلہ کرنے میں شہوت  
 اور محارم سے کھانچ کرنا اور مردوں اور خورقوں کے درمیان میں کشتیاں بن کرنا اور حاکم سے جھل خوری کرنا  
 تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے  
 دوستی کرنا اور ان کے خیر خواہ ہونا اور جو اکیلے اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں  
 مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کہ کبائر  
 سات سو کے ہیں اور النسب یہ ہے کہ کبائر کو غبطہ اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ و مفسدہ پر تو اگر  
 اقل مفسدہ سے کم ہو تو صغیر ہو اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن سلام ہی اور شیخ ابوالباب  
 علی نے فرمایا کہ مینے کبائر کی امدادیت کو جمع کیا تو مینے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل میں شریک اور  
 گناہ یہ جرم ہائے کی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قرض اسے بخوت ہونا اور چار گناہ زبان میں  
 جھوٹی گواہی دینا اور پانچ سو گناہ اسنوں کو زنا کا عیب لکھنا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ  
 بیٹ میں شراب پینا اور تیرہ سال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور  
 دو گناہ ماتھے میں ماتحت قتل اور چوری اور ایک گناہ ہانوں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا  
 اور ایک گناہ تمام بہن سے بیٹی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہکوان گناہوں سے  
 بچاؤ سے آمین وَالْمُتَّخِذِينَ كُلِّ مَتَٰكِلٍ عَنْهُ الشُّرَکَآءُ مَشْرُوعًا أَوْ رَفْعَ طَرِيقًا  
 مَا مَوْثِقٌ فِي الدِّينِ اور گناہ صغیر وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ  
 امر مشروع کے مخالف یا دفع ہو زمین کے طریقہ نامورہ کا شرع بعد ذلک الظکر فی اذکار کلام  
 مِنَ الطَّائِفَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيَقْتُلُهَا عَلَى مَا مَوْثِقٌ فِي الدِّينِ

اور پانچ سو گناہ عیب لکھنا اور تیرہ سال لکھنا اور والدین کی نافرمانی کرنی اور کسی حدیث نہ کرنا اور  
 برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف  
 سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بانڈھنا اور مساملات فیصلہ کرنے میں شہوت  
 اور محارم سے کھانچ کرنا اور مردوں اور خورقوں کے درمیان میں کشتیاں بن کرنا اور حاکم سے جھل خوری کرنا  
 تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے  
 دوستی کرنا اور ان کے خیر خواہ ہونا اور جو اکیلے اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں  
 مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کہ کبائر  
 سات سو کے ہیں اور النسب یہ ہے کہ کبائر کو غبطہ اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ و مفسدہ پر تو اگر  
 اقل مفسدہ سے کم ہو تو صغیر ہو اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن سلام ہی اور شیخ ابوالباب  
 علی نے فرمایا کہ مینے کبائر کی امدادیت کو جمع کیا تو مینے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل میں شریک اور  
 گناہ یہ جرم ہائے کی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قرض اسے بخوت ہونا اور چار گناہ زبان میں  
 جھوٹی گواہی دینا اور پانچ سو گناہ اسنوں کو زنا کا عیب لکھنا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ  
 بیٹ میں شراب پینا اور تیرہ سال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور  
 دو گناہ ماتھے میں ماتحت قتل اور چوری اور ایک گناہ ہانوں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا  
 اور ایک گناہ تمام بہن سے بیٹی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہکوان گناہوں سے  
 بچاؤ سے آمین وَالْمُتَّخِذِينَ كُلِّ مَتَٰكِلٍ عَنْهُ الشُّرَکَآءُ مَشْرُوعًا أَوْ رَفْعَ طَرِيقًا  
 مَا مَوْثِقٌ فِي الدِّينِ اور گناہ صغیر وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ  
 امر مشروع کے مخالف یا دفع ہو زمین کے طریقہ نامورہ کا شرع بعد ذلک الظکر فی اذکار کلام  
 مِنَ الطَّائِفَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيَقْتُلُهَا عَلَى مَا مَوْثِقٌ فِي الدِّينِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِغَائِيهِ الْبَاطِنِ وَالْكَادِبِ وَالْمُنْكَاتِ وَالْكَاذِبِ كَارِجِ رِغَائِيهِ الْبَاطِنِ  
اور نہ اسے جعفر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوة اور صوم اور  
زکوٰۃ اور حج کے توان امور کو جو بشارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایتِ ابھاض  
اور آدابِ وہبیت اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابھاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں  
جو ارکانِ غیرہ کو شامل ہوں از قسم امور تاکہ سوا ان میں سے بعض فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب  
اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت ہو کہ بعد **ذَلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْكَافِلِ**  
**وَالشُّرْبِ وَالْيَمَانِ وَالْكَلَامِ وَالنَّصِيحَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَسْرُوعِ مِنَ**  
**الْكَلَامِ وَالسَّلَكِ وَالْوَلَدِ وَالْمَعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهَبَةِ وَالْإِبْرَةِ فَيُصَحِّحُهَا**  
**عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْتِجَاجٍ** پھر ارکان اسلام کی افات کے بعد نظر  
کرنا چاہیے ضروریاتِ معاش میں منجملہ اکل شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ذلک کے اور  
نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوقِ نکاح اور حقوقِ مالیہ اور حقوقِ اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات  
میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے توانو کو صحیح اور ٹھیک کرے بروہ سنت بہ و کن ستی اور بیکہ مجروری  
**ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورِ بِهَا فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ**  
**وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْدِيْبِ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحَقْدِ**  
**وَالْمَوَاطَنَةِ عَلَى التَّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْأَخْرَافِ وَالْبَوَاطِنِ عَلَى تَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ وَخَلْقِ**  
**الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهَذِهِ الْأَدَابِ حَانَ أَنْ تَشْتَغَلَ بِالْإِسْتِغْنَالِ**  
**الْبَاطِنَةِ وَتَنْجَلِدَ فِي تَعْلِيلِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرَ إِلَيْهِ بِبَصَرِ**  
**الْقَلْبِ وَاتِّمَارِ كُنْهَاتِ بَيَانِ عِدَّةِ الْأُمُورِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتَغْنَاءً رَأْيًا وَاعْتِمَادًا**  
**عَلَى فَحْوَالِيبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَّبِعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفَقْهِ وَالْكِتَابِ الْمُسَوِّطَةِ**



فِي السُّلُوكِ مِثْلَ رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُحْتَصِرِ فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْمُصَدِّقَةِ  
 وَمِنْ أَمْرِ يَكْتَسِبُهُ مَنْ تَتَّبَعَهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَعْنَى ضَرْبِ مَشَاشٍ  
 وَغَيْرِهَا فَتَنْظُرُ كَرَامًا بِهِيَ اَوْنُ اَوْ كَارِئِينَ جَوَاقِاتٍ مَخْصُوصَةٍ بِمَعْنَى صَبَاحٍ اَوْ شَامٍ اَوْ رَوْقِ خَوَابٍ غَيْرِ ذَلِكَ  
 مِثْلُ مَا مَوْزُونٍ بِمَعْنَى تَنْظُرُ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 اَوْ رَوْاقِطٍ اَوْ دَوَامٍ كَرَامًا بِهِيَ تِلَاوَتِ قُرْآنٍ اَوْ اَخْرَجَتْ كِيَادِ اَوْ رَوْاقِطٍ اَوْ دَوَامٍ كَرَامًا بِهِيَ  
 حَلَقُونَ بِرَاقِطٍ اَوْ سَابِجٍ بِمَعْنَى تَنْظُرُ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 بَاطِنِي كَيْ اَسْتَفْهَالٍ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 اَوْ سِي كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 حَبَانٍ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 كِتَابٍ مَوْسُطٍ سَلُوكٍ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 اَوْ تَجَسُّسٍ اَوْ جِسْمٍ كَوْنٍ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 قَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 اِيْمَانٍ سَعِيٍّ اَوْ رَوْقِ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 اِيْمَانٍ اَوْ رَوْقِ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 اَوْ رَوْقِ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ مِثْلُ اَصْلَاقٍ  
 مَحَبَّتِ رُكْنِيٍّ اَوْ غَيْرِ حَقٍّ سَعِيٍّ اَوْ رَوْقِ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ  
 صَالِيٍّ اَوْ غَيْرِ حَقٍّ سَعِيٍّ اَوْ رَوْقِ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ  
 دَاخِلٍ اَوْ اَخْرَجَتْ كِيَادِ اَوْ رَوْقِ كَرَامًا بِهِيَ اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ

تَنْظُرُ كَرَامًا بِهِيَ  
 اَوْ اَسْتَلَى اَصْلَاقٍ

اور فناء اخلاص ہی میں داخل ہو اور جسے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قہصلے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم غریب اور گھنہ دل و پندار کا ترک کرنا اور حسد و کینہ کا ترک کرنا اور غصہ و کینہ کا ترک کرنا اور حقیقت تواضع میں داخل ہو اور توحید ربانی کا مطلق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پرست رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر تہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں اور متوسط تہ سو آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبہ میں داخل ہو اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور دعا کرنا اور رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہو اور لغو سے دور رہنا اور بستی اور سکی طہارت کرنا اور پیریز کرنا نجاستوں سے تعلیم ہی میں داخل ہو اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض کوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھانا اور ضیافت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہو اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور احتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کرنا اور فرار بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جان اپنا دین قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہو اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر جہر ربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمانوں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال اور اصلاح میں الناس میں داخل ہو اور امر نیک پر بد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نیکی کی احانت میں داخل ہو اور حدود کو جاری رکھنا

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

اور یہ کہ جو کلمہ اور مراد یعنی سرحد را اسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہو اور امانت کا ادا کرنا  
 اور یہ کہ کیا دنیا اسے امانت میں داخل ہو اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پروسی کے ساتھ  
 احسان کرنا اور معاملہ چھوڑ کر کتنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ  
 میں داخل ہونا اور کس طرح برائے مال سے ارمال کا صرف کرنا اپنے قرض پر اور ترک تہذیب اور اسراف یعنی خلاف شیخ  
 بن ہود و مال کو بریاد کرنا و انفاق المال فی حق میں داخل ہو اور اسلام کا جواب دینا اور جیسے کہ مال کو دینا خیر  
 دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا اور نہ بوجھانا اور کوہستہ بریز کرنا اور تکلیف کی چیز کو اسے ہٹا دینا  
 کہ تاہر شیخ جمال الدین سیوطی اس طرح غلبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایہ التسلو میں فرمائی ہے والدین اسلم

فصل چوتھی

فی اشغال النساء الخیر کدینیہ و ہم اصحاب امام الطریقۃ الشیخ ابی محمد محمد بن ابی  
 عبد القادر گنجی کریم رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین یہ فصل شائع حیدرآباد یعنی قادریہ کے  
 اشغال میں بر قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محمد بن عبد القادر حیدرآبادی کے مرید ہیں خدا راضی ہے  
 اسے اور ان کے سب تابعین و مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب  
 حضرت محمد بن غوث الاعظم کی تصنیف ہیں اور محاسن سن او کا محفوظ ہو اور اصل طریقہ قادریہ اور میں  
 موجود ہو فاول ما یکتونہ الجہاد فی اللہ تعالیٰ والکراۃ بحد الجہاد و کدہ و غیرہ  
 فکرمنا فادبہ و بین ما تمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال ان یوم  
 علی انفسکم فانتکھم لا تلحون احدہم ولا غائب الحدیث موہل اشغل سبکو شایخ قادریہ  
 تفسیر کرتے ہیں کہ الہدی جہر سے یعنی بلندی آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہوا فراموش ہو  
 تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ ہی اس کے جواز میں اور او میں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا  
 اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکار سکتے ہو الی

اور یہ کہ جو کلمہ اور مراد یعنی سرحد را اسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہو اور امانت کا ادا کرنا  
 اور یہ کہ کیا دنیا اسے امانت میں داخل ہو اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پروسی کے ساتھ  
 احسان کرنا اور معاملہ چھوڑ کر کتنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ  
 میں داخل ہونا اور کس طرح برائے مال سے ارمال کا صرف کرنا اپنے قرض پر اور ترک تہذیب اور اسراف یعنی خلاف شیخ  
 بن ہود و مال کو بریاد کرنا و انفاق المال فی حق میں داخل ہو اور اسلام کا جواب دینا اور جیسے کہ مال کو دینا خیر  
 دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا اور نہ بوجھانا اور کوہستہ بریز کرنا اور تکلیف کی چیز کو اسے ہٹا دینا  
 کہ تاہر شیخ جمال الدین سیوطی اس طرح غلبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایہ التسلو میں فرمائی ہے والدین اسلم

اور یہ کہ جو کلمہ اور مراد یعنی سرحد را اسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہو اور امانت کا ادا کرنا  
 اور یہ کہ کیا دنیا اسے امانت میں داخل ہو اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پروسی کے ساتھ  
 احسان کرنا اور معاملہ چھوڑ کر کتنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ  
 میں داخل ہونا اور کس طرح برائے مال سے ارمال کا صرف کرنا اپنے قرض پر اور ترک تہذیب اور اسراف یعنی خلاف شیخ  
 بن ہود و مال کو بریاد کرنا و انفاق المال فی حق میں داخل ہو اور اسلام کا جواب دینا اور جیسے کہ مال کو دینا خیر  
 دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا اور نہ بوجھانا اور کوہستہ بریز کرنا اور تکلیف کی چیز کو اسے ہٹا دینا  
 کہ تاہر شیخ جمال الدین سیوطی اس طرح غلبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایہ التسلو میں فرمائی ہے والدین اسلم

آخر الحدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ابو موسیٰ اشعری کہ تم سمیع اور نبیر کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جبکو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہو اور تم کی گردن سے اتنی پیمائشیل ہو کہ تم قریب سے والا حق تعالیٰ سے اور یہ سے بھی قریب تر ہو شمسہ اتالی نے تاکید ہے قریب سے بے بہانہ اس کے کہ فی الحاشیۃ الغریبۃ قینۃ اسم الذات اذنا کے ساتھ ساتھ ہے  
وَصِفَتْهُ اَنْ يَقُولَ بِاللَّهِ وَالشَّيْءِ وَالْحَدِّ وَالْجَهْرِ يَقْوَى الْقَلْبُ وَالْحَقُّ جَمِيعًا ثُمَّ يَلْبَسُ حُلِيَّ يَحْيَى ذَاكَ نَفْسُهُ ثُمَّ يَقْعَلُ كَذَا وَهَكَذَا سَوِيْدُ ذَكَرَ جُزْءٍ كَاسْمِ ذَاتٍ هُوَ خَوَاهُ اَيْ كَفَرِيَّةٍ هُوَ  
اور طریقہ یکسری کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق و نون کی قوت کے ساتھ کہ پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجائے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَصِفَتْهُ اَنْ يَجْلِسَ جِلْسَةً الصَّلَاةِ وَيَضْرِبَ الْجَلْدَ مَرَّةً فِي الرَّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَبَيْنَ رِجْلَيْهِ بِالْأَفْضَلِ وَيَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ الْقَلْبُ بِكَاسِيَتِهِمَا الْقَلْبُ يَقْوَى وَيَشَدُّ كَيْتَأْتُرَ الْقَلْبُ وَيُتَجَمَّعُ الْحَقُّ خَوَاهُ ذَكَرَ  
دوسری ہوا سکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار دہننے زانو میں اور دوسری بار دل میں ضرب کرے اور او سکو بار بار بلا ضل کرے اور سنا سب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہوتا دل پر اثر ہو اور خاطر کیسہ ہو جائے پریشان خاطر ہی اور ہوا اس منقطع ہو وَاَمَّا  
بِشَكْلِ حَرْفِ بَا تٍ وَصِفَتْهُ اَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ حَرْفَ تٍ فِي الرَّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرَّكْبَةِ الْيُسْرَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلَكِنْ الشَّالِثَ أَشَدُّ وَأَجْهَرُ  
خواہ ذکر سے ضربی ہو اور او سکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے تو ایک بار دہننے زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چوبیس کی تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا كَالِ لَاحِ  
حَرْفِ بَا تٍ وَصِفَتْهُ اَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ حَرْفَ تٍ فِي الرَّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً

فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرَى وَمَرَّكَ فِي الْقَلْبِ وَمَوَاقِعَ أَمَامَهُ وَلَكِنَّ الرَّاغِبَ أَشَدَّ وَأَجْمَرَ  
 خواہ ذکر چار ضربی ہو اور سکا طریقہ یہ ہو کہ چار زاویہ بیٹھے اور ایک بار اپنے زانو میں آورد و دوسری بار  
 بائیں زانو میں آورد تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہے کہ چوتھی ضرب  
 سخت راو بلند تر ہو و صفۃ التَّقِي وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتُهُ  
 أَنْ يَجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ لِقَابِلِهِ وَيُخَصَّ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 يُخَيَّرُ جَمَاعًا مِنْ سِرِّيَّتِهِ ثُمَّ يُبَدِّلُ مَا حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمَنَكِبِ الْإِيْمَنَ يَقُولُ إِلَهَ كَائِدٌ  
 يُخَيَّرُ جَمَاعًا مِنْ أَمَلِ الدِّمَاغِ ثُمَّ يُضَرِّبُ بِاللَّهِ بِاللَّهِ وَالْقُوَّةَ وَيَلَا حِظَّ لَفِي  
 الْعَبُودِيَّةِ وَالْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَأْيَاهَا كَالْمَنَاقِبِ وَوَعَا  
 اور سجدہ ذکر چہری کے نفی اور اثبات ہو اور وہ لا الہ الا اللہ کا کلمہ ہو اور طریقہ اس کا یہ ہو کہ بطور نماز  
 رو بہ قبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لا کہے گویا اپنی زبان سے اوسکو نکالتا ہو پھر اوسکو کھینچے  
 یہاں تک کہ اپنے منہ سے تباہ ہو پھر اللہ کہے گویا اوسکو دماغ کی جگہ سے نکالتا ہو پھر اللہ کو دل  
 شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور  
 اثبات اسکا ذکر مقدس میں مہیاں کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور یا اعتبار مراتب  
 ذکر میں کے مختلف ہیں یعنی ابتدا ہی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی  
 نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَعْقِلُ مَا الْحِكْمَةُ فِي أَشْرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالشَّشْرِ بِدَاتٍ وَمَرَاتِبًا  
 أَمَّا كَيْفَ هَذَا فَوَيْلٌ لِلْإِنْسَانِ عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْيَمِينِ وَالْإِصْفَاعِ إِلَى الْيَمِينِ  
 وَأَنْ تَدْرُسَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيثَ وَالْخَطَرَاتِ فَوَضَعُوا هَذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ  
 إِلَى غَيْرِ نَفْسِهِ وَكَيْفَ عَنْ خَطَرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِيَتَدَلَّ رَجْعُ مَنْهُ إِلَى قَضَرِ التَّوَجُّهِ  
 عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَوْ شَايِدَ تَوَكَّلْ أَوْ سَأَلَ كَيْفَ يَكُونُ ضَرْبَاتِ أَوْ تَشْدِيدَاتِ كَيْفَ طَرَفِ مَعِينِ أَوْ

یہی ذکر نفی و اثبات







شاہجہان نامہ

آسمان تک پہنچے اور جو بھی بارش تک و میرا لکھی و الامیات و صفیۃ امثال کرام  
 فی السجود و امثال بان یكون مستقیماً مطلقاً علی انفسہ فاذا خسر النفس  
 بطبیعتہ من غیر قصدہ و ارادۃ قال مع خسر وجهہ لا الہ بلسان القلب و  
 اذا دخل قال مع دخولہ لا الہ الا اللہ قال الا کاہن و هذا یاس انفس و لا کاہن  
 عظیم فی نفی الخواطر و زوال حدیث النفس اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہو  
 اور طریقہ و سکایا اوس طرح ہو جو ذکر میں بند کو رہ چکا یا اس طرح ہو کہ ذکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے  
 اپنے دھون پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلتے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تواسکے باہر  
 ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الہ پھر جب سانس اندر کو جائے خود بخود تواسکے جانے کے  
 ساتھی لا الہ کہے طریقت کے بزرگوں نے کہا ہے کہ اس فکر کا نام پاس انفس ہے اور اسکا طائر اثر ہے  
 نفی خطرات اور موساس کے دور ہو جانے میں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر  
 اگر تو پاس داری پاس انفس بسطک ساندت ازین پاس شعر تا بجا روبرو لاری راہ  
 نرسی در مقام الا اللہ رباعی در ذات مقدس کسی را نیست و زمین جلال چاکس اگر نیست  
 سرایہ بہر وان کہ زہش طلبند جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست فاذا اظہر آؤ مذکی الخفی  
 و شہید فی الطالب نورہ اؤ یالہ اقبہ و المراد میں ہذا الا و الشکوہ  
 و علیہ الخب و انصاف عنان عزیمتہ الی الفکر و ایتار اللہ عزوجل و اجتماع  
 الہیۃ علی طلبہ و وجد ان الحلاوۃ فی الشکوہ و النفس عین الکلام  
 و الا شغف الی امیر الدنیا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب میں اسکا نور معلوم ہو  
 تواسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہو اور غالب ہو محبت  
 الہی کا اور عزیمت کی بالکامیاب پھر نا فکر کی جانب اور تہریم اللہ عزوجل کی اور محبت کا جم جانا اور کمال

اور حلاوت پانا چاہتے ہیں اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا اور اللہ تعالیٰ  
 فی عبادتہم علیٰ احوال کثیرۃ یجمعہا امر وہو ان یتکلفوا بایۃ او کلمۃ فی اللہ  
 او یخجلوا فی الجنان ویفہم معناہا فہم اجید الامور یتصو کہ کیف ہذا المصنوع  
 وما صوہ کہ تحقیقہ تقریج الخاطی علی تہاتر الصلوۃ بحیث لا یخطر خطرۃ  
 سواہا حتی یحقق الا ستراف فیہا و تفرغ ذہول عما سواہا اور مراقبہ بزرگ  
 طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہو اور جامع اون اقسام کثیر کا ایک امر ہو وہ یہ ہو کہ ایک آیت  
 قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اسکا دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجھے  
 پھر تصور کرے کہ یہ دعا کیونکر ہو اور اسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہو پھر اسی صورت پر خاطر کو  
 جمع کرے اس طرح پر کہ سولے اس کے کوئی خطرہ نہ آئے یہاں تک کہ اس میں اشتراق متحقق ہو اور ایک  
 طرح کی ربودگی اور غفلت اس کے ماسول سے حاصل ہو مترجم کہنا یہی خلاصہ یہ ہو کہ لفظ کے مفہوم میں سطح  
 دوب یا تا کہ سولے اس کے کوئی خیر و ہیجان میں نہ رہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں والا صل فیہا قولہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم الی احسان ان تعبد اللہ کا تہاتر ان لہ فان لہ تہاتر ان لہ فان لہ تہاتر  
 یز اللہ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہو کہ تو  
 عبادت کرے اللہ کی گویا تو اسکو دیکھ رہا ہو سو اگر تو اسکو نہ دیکھ سکے تو یہ وہیان کر کہ وہ بگو دیکھنا  
 فیسلف السالک اللہ حاضری اللہ ناظر فی اللہ معنی او یخجل فی الجنان تقریص  
 حضور تعالیٰ ونظرہ ومعیۃ تصوہ اجید المستقیم مع تہاتر عن الیہ  
 والیسکان حتی یستغرق فی ہذا التصوہ تو سالک اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظر  
 اللہ معنی یا اسکو دل میں خیال کرے بدون لفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اور نظر اور اسکی محبت یعنی  
 ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اور فیات مقدس کے جہت اور کان سے یہاں تک

۶  
 بوجھ

مراقبہ حضور تعالیٰ تہاتر ان لہ

تصور کو چاہئے کہ اوس میں خوب جاوے اور بے تصور ہو و ہو مَعَاذَ اَیْمَانِ کَاکُمُ و یَعْنِیَ مَعِیَّتَهُ کَا عَمَادًا قَائِدًا وَ مَصْطَبًا فِی الْخَلْقِ وَ دَا جُکُوفَ وَ الشُّغْلَ الذِّیْ یَا سُرَّیْتُ کَا تصور کرے وہو متکلم ایما کلتھ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہر وہاں کہین کہ تم ہو تو اوس کے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہا اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغولی اور بیکاری میں اَوْ یَتَلَقَّ اَیْمَانًا تُولُوا اَفْتَحَ وَ جَعَلَ اللّٰهُ اَوَّلَ الْکَرَمِ کَرَامًا اللّٰهُ یَرٰی اَوْ یَحْضُرُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ اَوْ واللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّخِیْطٌ اَوْ اَنْ مَّعِیَ رَبِّیْ سَیِّدٌ اَوْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَبَیْذِیْ مَرَاتِبَاتٍ مُّفِیْدَةٍ لِّتَعْلُو الْقُلُوبَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَیْمَانًا تُولُوا اَفْتَحَ اللّٰهُ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہاں اللہ کی آیت یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ یَعْلَمْ اَنْ اللّٰهُ یَرٰی یعنی انسان نہیں جانتا کہ اللہ اوس کو دیکھتا ہے یا اس آیت کو مراقبہ کرے عَنْ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ یعنی تم قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن یا اس آیت کا تصور کرے واللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّخِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے اَنْ مَّعِیَ رَبِّیْ سَیِّدٌ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کرے گا یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہی اوس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہی جو بعد فنا عالم باقی رہے گا ظاہر ہی باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہی باعتبار اپنی ذات کے کہ اوس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراتبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں وَاَمَّا الْمُفِیْدَةُ لِقَطْعِ الْعَالَمِ وَالْجُزْءِ الْکَامِ وَالشُّکْرِ وَالْمُحَوِّثِ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانْ وَیَسْفِیْ وَجْهَ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصِفَتْهُ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ وَصَادَرَ مَا دَا نَدَّرُوْهُ اِلَیْ یَا حُ وَالسَّمَاءُ قَدْ اَنْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُهُ وَهَیْئَتُهُ وَیَتَصَوَّرُ اللّٰهُ بِاَفْیَا مَوْجُودٍ اَفِیْجِبُ عَلٰی هٰذَا التَّصَوُّرِ مِلْکًا

تصور کرے

تصور کرے

تصور کرے





خلوت کے ساتھ تو البتہ اوپر کشف حال ہو گا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہما ہی کہنے والوں نے اور میرے  
دل میں اس سے کچھ تردد ہی اس واسطے کہ اسمیں بے ادبی ہو مصحف مجید کے ساتھ والذی اختارک  
سَیِّدِی الْوَالِدُ فِیْ هَذَا الْقَبَابِ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِیْذِہِ الْاَسْمَاءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ  
یَا خَبِیْرُ مَعَ مَرَاعَاةِ الشُّرُوطِ الْمَذْکُوْرَةِ اَمَّا کَمَا وَصَفْنَا فِی الْاَزْکَرِ یَضْرِبُہٗ وَاحِدَةً  
اَوْ ثَلَاثَ ضَرْبَاتٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آمیزہ میں جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے  
پسند کیا ہو وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شرط مذکور کی  
مرعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا عنین ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہی یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی  
میں اللہ اعظم **ف** مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور  
مسلم پڑھنا بدوں مصاحف کے رکھنے کے مراد ہی وَقَالَ اِمَّا حَاجِبًا بِنَا لَکَنْفِ الْاَرْوَاحِ  
بِیْذِہِ الشُّرُوطِ الْمَذْکُوْرَةِ اَنْ یَضْرِبَ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُوحًا وَفِی الْاَیْسَرِ  
قُدُّوْسًا وَفِی الشَّامَةِ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَفِی الْقَلْبِ وَالْفُجِ اور مشایخ قادریہ نے کہا ہے کہ  
جو طریقہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہو شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ داہنی طرف سبوح کی  
ضرب لگائے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں بالملک کی ضرب لگائے اور دل میں  
والروح کی وَالتَّحْصِیْلُ الْاُمُوْرَ الْمُهْمِّمَةِ الصَّعْبَةِ بِیْذِہِ الشُّرُوطِ اَنْ یُصَلِّیَ فِی الْمَلِکِ  
مَا قَدْ رَاہُ ثُمَّ یَضْرِبُ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا وَهَّابُ یَعْمَلُ ذٰلَکَ اَلْفَ مَرَّةً  
اور امور محمّ مشککہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھیں شرط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تنہا کی نماز  
پڑھے جس قدر اس کے واسطے مقدّر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی  
اسی طرح ہزار بار کرے وَلَا تَسْرَاحُ الْحَاطِرُ وَدَفْعَ الْبَلَاءِ اِذَا اَنْ یَضْرِبَ اللّٰہُ فِی الْقَلْبِ وَکَلَامُ  
الْاَکْھُوْکَ وَصَفَّاهُ فِی الثَّغْرِ وَالْاَثْبَاتِ وَالْحَقِّ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْقِیُوْمِ فِی الْاَیْسَرِ

کشف ارواح  
عراق اصول امور مشط  
من الخلق واللبس والطیب والجلوس علی السجادة دون وضع الصلحہ  
فانہ یمنع من  
اللبس والجلوس  
فانہ یمنع من  
اللبس والجلوس  
فانہ یمنع من  
اللبس والجلوس

برای اشغال خاطر وضع بیا

برای اشغالی خاطر وضع بیا

اور اشراخ خاطر اور دور کرنے بیاؤں کا یہ طریقہ جو کہ اللہ کی شربت میں لگاؤ سے اور لا الہ الاہو کی  
اوس طرح ضرب لگاؤ سے جیسا کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا اور انکی کی شربت اپنی طرف اور القیوم  
کی شربت اپنی طرف لگاؤ سے وَاِذَا ارَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشَفَاعَةِ مَرْيَمَ اَوْ دَفْعِ  
جُوعِ وَتَوَسُّعِ الرَّزْقِ اَوْ فِتْنَةِ رَعْدٍ وَّ قَلْبِكَ طَلِبُ الْاِسْمِ الْمُنَاسِبِ بِمَا جَعَلَهُ فِي  
الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى فَلْيَدْكُ يَذْذِلْكَ الْاِسْمُ بِضَرْبَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ ضَرْبَاتٍ اَوْ اَتَمِّعْ فَيَقُولُ  
يَا شَانِي اَوْ يَا حَمْدُ اَوْ يَا رَزَاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاحْكُمُوا حَسْبَ  
الْمَعْرِضِ وَجَلَّ سَعْدَاكَ رَاہِیہ کے بیمار کی شفا کا یا دفعِ گرسنگی کا یا کاشائیں رزق کا یا مغلوبی  
و دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الہی موافق اپنی حاجت کے اسما حسنہ سے طلب کرے سو اوس نام کو خود  
یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یوں شفا بیمار میں یا شانی یا دفعِ گرسنگی میں یا حمد یا کاشائیں میں  
یا رزاق یا دفعِ دشمن میں یا نذل اور سوا اسکے اور اسم الہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم

## فصل پنجم

فِي اشْغَالِ الشَّيْخِ اَبِي حَسَنٍ وَهُوَ اَصْحَابُ اَسْمَاءِ الطَّرِيقَةِ خَوَاجَةُ عَيْنِ الدِّينِ حَسَنِ  
الْحَسَنِيِّ وَوَحْشَتِ فَرْيَہ شَيْوُخِہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْہُمْ اَجْمَعِينَ فِیْ صُلِّیٰ بِرُتَبِہ  
کے اشغال میں اور وہ امام طریقت خواجہ عین الدین حسن چشتی کے مرید ہیں اور وحشت خواجہ عین الدین کے  
پیروں کے گانوں کا نام ہو خداراضی ہے اونسے اور انکے سب پیروں کا مولانا نے فرمایا کہ  
حضرت خواجہ عین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیاء میں نہیں انکے ہاتھ پر ہزاروں کھار ہزاروں مسلمان  
مبتغول ہو کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر نقش طاهر ہو گیا صیب اللہ مات فی  
حَسْبِ اللّٰہ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مگر کیا کافراں آجاء عَلٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
تَعَالٰی اَرْسُولَ اللّٰہِ دَلَّنِیْ عَلٰی اَوْفَیِّ الطَّرِیقِ اِلَی اللّٰہِ وَافْضَلِہٖ اَعِنْدَ اللّٰہِ وَاسْمَہٗ اَعْلٰی



فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمَا لَكَ مِنَ الدِّكْرِ فِي الْخَلَاءِ فَقَالَ عَلَيْهِ  
 كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ كَيْفَ أَذْكَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 غِيْثُ عَيْنَيْكَ وَاسْمَعْ مِنِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَبِيُّيْكَ يَكْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْمَعُ مِنْهُ لَقْنِ عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ الْحَسَنُ الْفَرُّجِيُّ  
 وَكَذَلِكَ حَتَّى وَصَلَ إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيثُ إِثْمًا وَجَدْنَاهُ عِنْدَ حَرَوِيِّ لَا الْمَشَايِخِ  
 وَعَلَى قَوْلَيْنِ أَهْلُ الْحَدِيثِ فِيهِ بَحْثٌ طَوِيلٌ شَايِخِ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضیٰ  
 بنی علیؑ سلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہؐ جو وہ راوی بن گئے جو سب انہوں سے زیادہ قریب  
 اس کی طرف اور وہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت میں سو علی کریم اللہ وچہرہ نے کہا کہ کوئی  
 ذکر کروں یا رسول اللہؐ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور مجھ سے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور آنحضرتؐ اس کو سنتے  
 پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصریؒ کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بہرشد ہم تک پہنچا اس سنت فرمایا  
 کہ اس حدیث کو تو ہم نے فقط ان شاخِ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اس میں طویل بحث ہو  
 سولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہو کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہو اور شریعت منقطع ہو  
 اس واسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ناہستہ نہیں اور رکاکت الفاظ بہر  
 علاوہ ہر مترجم کہتا ہو فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہو لیکن اولیاءِ چشت  
 رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن ہو کہ مقتضی ہو کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہ قطع ساق و کعبہ  
 اس واسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت روایات حدیث مرسل بھی حجت ہو



تو چار زانو بیٹھ اور پکڑاوس رگ کو جس کا کیاس نام ہے اپنے دایسے پانوں کے انگوٹھے اور بیچ کی  
 انگوٹھی کو اب کر اور سینے اپنے والد مرشد قدس سرے سے ملاتے تھے کہ کیاس ہر رگ ہزاروں کے تلے  
 ران کی جانب سے اترتی ہے اور اوسکا اس طرح پکڑنا نفی و ساوس اور حجت ہمت کو سفید ہو اور دل کو  
 گرم کر دینا ہر عجب گرمی کے ساتھ واجلس جلسۃ الصلوۃ مستقبل القبلة باجتماع  
 النبیۃ ثم قل لا اله الا الله بالشہد والمد و اخراج القویۃ من داخل القلب  
 و اخرج لفظہ لا من الشہد و امدہا الی المنکب الایمن و لفظہ لا من  
 ام اللہ ما خرج تیسرے بذلک اناک اخرجت حب من سوی اللہ تعالیٰ من باطنک والقیۃ  
 خلفک فتنبض نفساً اخراً فاضرب الہ اللہ فی القلب بالشہد والقویۃ اور بطریق  
 مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے رو بہ قبلہ حضور دل سے ہمت کو جمع کر کے پھر کہ لا الہ الا اللہ سختی اور شد  
 کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اوسکو پیچ دایسے ہونڈ  
 تک اور لفظ الہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے  
 اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو الہ اللہ کو دل میں  
 سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر وید لا حظ المبتدئ فی نفی المعبود دیکھ من غلب  
 اللہ تعالیٰ والمنتی سبط نفی المقصود دیکھ والمنتی نفی الوجہ اور اس  
 نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور توسط نفی مقصود  
 کا اور منتہی نفی وجود کا والشکط الاعظم فی ہذا الذکر جمیع الہیۃ و  
 فوہ المعنی ویستغنی بصاحب الذکر الجلی ان لا یقتل الطعام جدّاً  
 بل یکفیه ان یخفی ربع المبدئ ویستغنی ان یاکل شیئاً من الدسم  
 لئلا یشوش دماغہ اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہی اور ذکر جلی

لفظہ لا من الشہد  
 و لفظہ لا من  
 ام اللہ ما  
 خرج تیسرے  
 بذلک اناک  
 اخرجت حب  
 من سوی اللہ  
 تعالیٰ من  
 باطنک  
 والقیۃ  
 خلفک  
 فتنبض  
 نفساً  
 اخراً  
 فاضرب  
 الہ اللہ  
 فی القلب  
 بالشہد  
 والقویۃ  
 اور بطریق  
 مذکور  
 بیٹھ  
 بطور  
 نشست  
 نماز کے  
 رو بہ  
 قبلہ  
 حضور  
 دل سے  
 ہمت  
 کو  
 جمع  
 کر کے  
 پھر کہ  
 لا الہ  
 الا اللہ  
 سختی  
 اور  
 شد  
 کے  
 ساتھ  
 اور  
 قوت  
 کو  
 دل  
 کے  
 اندر  
 سے  
 نکال  
 کر  
 اور  
 لفظ  
 لا  
 کا  
 ناف  
 سے  
 نکال  
 اور  
 اوسکو  
 پیچ  
 دایسے  
 ہونڈ  
 تک  
 اور  
 لفظ  
 الہ  
 کا  
 دماغ  
 کی  
 جھلی  
 سے  
 اشارہ  
 کرے  
 تو  
 اس  
 تصور  
 سے  
 گویا  
 تو  
 نے  
 غیر  
 خدا  
 کی  
 محبت  
 کو  
 اپنے  
 اندر  
 سے  
 نکالا  
 اور  
 اوسکو  
 اپنی  
 پیٹھ  
 کے  
 پیچھے  
 ڈالا  
 پھر  
 دوسرا  
 دم  
 لے  
 سو  
 الہ  
 اللہ  
 کو  
 دل  
 میں  
 سختی  
 اور  
 قوت  
 کے  
 ساتھ  
 ضرب  
 کر  
 وید  
 لا  
 حظ  
 المبتدئ  
 فی  
 نفی  
 المعبود  
 دیکھ  
 من  
 غلب  
 اللہ  
 تعالیٰ  
 والمنتی  
 سبط  
 نفی  
 المقصود  
 دیکھ  
 والمنتی  
 نفی  
 الوجہ  
 اور  
 اس  
 نفی  
 اور  
 اثبات  
 سے  
 مبتدی  
 ملاحظہ  
 کرے  
 نفی  
 معبودیت  
 کا  
 غیر  
 خدا  
 سے  
 اور  
 توسط  
 نفی  
 مقصود  
 کا  
 اور  
 منتہی  
 نفی  
 وجود  
 کا  
 والشکط  
 الاعظم  
 فی  
 ہذا  
 الذکر  
 جمیع  
 الہیۃ  
 و  
 فوہ  
 المعنی  
 ویستغنی  
 بصاحب  
 الذکر  
 الجلی  
 ان  
 لا  
 یقتل  
 الطعام  
 جدّاً  
 بل  
 یکفیه  
 ان  
 یخفی  
 ربع  
 المبدئ  
 ویستغنی  
 ان  
 یاکل  
 شیئاً  
 من  
 الدسم  
 لئلا  
 یشوش  
 دماغہ  
 اور  
 شرط  
 اعظم  
 اس  
 ذکر  
 میں  
 ہمت  
 کا  
 جمع  
 کرنا  
 اور  
 معنی  
 کا  
 بوجھنا  
 ہی  
 اور  
 ذکر  
 جلی

کرسے اور کو لائی یہ ہو کہ کھائے کو نہایت کم کرے بلکہ اوسکو کافی ہو کہ جو تھائی بہت خالی رکھے  
اور مناسب ہو کہ کچھ بیکمانی کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب و اذار کثرت  
پاس انفاس فکل من مستقیظا و افعلا علی انفا سیک فکل ما خرج النفس فقل مع  
خرجہ لالہ کا تاکہ تخرج حصہ کل شیء سوی اللہ من کمالیک و اذ ادخل النفس  
فقل مع دخولہ ایا اللہ کا تاکہ تدخل و تثبت حصۃ اللہ فی قلبک اور جب کہ تواس  
بالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دمون پر واقع ہو جا پھر جب دم باہر نکلتے تو اس کے  
نکلنے کے ساتھ لالہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سولے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہو اور جب دم اندر کی  
طرف آوے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہو اور محبت اسی کو ثابت کرتا ہو  
اپنے دل میں قالوا والکن الاعظم ربنا القلب بالشیخ علی وصف الحبۃ والتعظیم  
وملاحظہ صورۃ قلب ان اللہ تعالیٰ مظاہر کثیرین فسا من عاید غیبیا کان او  
ذکبرا و قد ظہر یحذ انہ صار معبودا لہ فی مریئہ و لہذا السیر من الشیخ  
یاستقبال القبۃ والاستواء علی العرش وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صل  
احدکم فلا یبصق قبل وجهہ فان اللہ تعالیٰ بیکہ و یرن قلبہ و سأل جابر  
سوداء فقال آین اللہ فاشارت الی السماء فسا من انا فاشارت باصبعہا  
تعی اللہ ارسک فقال ہی مؤمنہ فلا علیک ان لا تتوجہ الا الی اللہ ولا ترتبط  
قلبک الا بہ و لو بالتوجہ الی العرش و تصور النور الذی وضعہ علیہ و هو  
اظهر النور کمثل کون القمر او بالتوجہ الی القبۃ کما اشار الیکہ الشیخ صلی  
اللہ علیہ وسلم فیکون کالمراقبۃ لہذا الحدیث شیخ چشتیہ نے فرمایا ہو کہ اگر تم  
دل کا لگانا اور گناہنا ہو مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا

شیخ چشتیہ

شیخ چشتیہ

میں کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیر و میں ہونے میں کوئی عاید غیبی ہو یا ذکی مگر کہ وہ اس کے مقابل  
ظاہر ہو کر اس کا عبود ہو گیا ہو جسب مرتبہ اس کے کہ اور اسی بھید کے سبب سے رو بہ قبلہ ہونا  
اور استواء علیٰ العرش کا شرع میں نازل ہوا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں  
کوئی نماز پڑھے تو اپنے مونہ کے سامنے نہ تھو کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ہو اس کے درمیان اور  
اس کے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرتؐ نے ایک کالی لوندی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہو لوندی  
آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرتؐ نے اوس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اوس نے اپنی اوچلی سے  
اشارہ کیا مراد اوس کی یہ کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہے پس فرمایا اپنے کہ یہ ایمان دار ہو تو اسی سالک تجھ کو بھیجا ہے  
اس میں کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگا دے مگر اوس سے اگرچہ عرض کی طرف متوجہ ہو  
اور اوس اور کا تصور کر کے ہو جس کو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہو اور وہ نہایت روشن رنگ ہو چاند  
رنگ کے مانند یا قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی طرف اشارہ کیا ہو تو یہ  
اس حدیث کا گو یا مر قیہ ہو گا واللہ اعلم مصنف ہاشمیہ میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہو  
تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوس کو اور اک کرتا ہو مترجم کتاب تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کہ تب  
مذہب فیہ فیصل مذکور ہو یہ رسالہ مختصر لائق اوس کی تفہیم کے نہیں فاذا انتقوا الطالبین یؤثر الدنیا  
اُمس بالمرآقبۃ وھی مستقیۃ من الرقیب سُمیت بهذا الاسم لان الطالب  
یراقب قلبہ او یراقب اللہ كما ان اللہ یراقبہ فیقول یلسانہ اَو یسئل بقلبہ  
اللہ حاضر فی اللہ ناظر فی اللہ شاہد فی اللہ معی اَو اَکَلَا تَہ اَجَل شَیْء مَحْصُط اَو  
کَا تَہ حَاضِر بَیِّنَات وَبَیِّنَات لَشَہَادَہ تَشَہِدُہ کَی ہر جب طالب نگین ہو جائے ذکر کے نور  
تو مرشد اوس کو مر قیہ کرے کہ اگر کرے اور مر قیہ بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہو اس کا مر  
اس واسطے نام رکھا گیا کہ سالک بعضہ مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہو یا بعضہ مراقبات

صالح  
الامور  
بسیار  
اور اسی اور  
گہری اور  
مستحق  
فلا یجبت  
فصل وجہ  
الحدیث

مرشد

اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اسکی حفاظت کرنا ہی تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے  
یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد ہے اللہ سمی یا اسکا مراقبہ کرے  
اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّخِيطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہو یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ  
حاضر ہو تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو اسکو مشاہدہ کرنا ہی قال الشیخ  
مَنْ ارَادَ الدُّخُولَ فِي الْاَرَبِيْنِيَّةِ يَلْزِمُهُ مَرَاعَاتُ اُمُورٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ  
الْقِيَامِ وَتَقْلِيلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ الْمَنَامِ وَالنَّهْيُ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمَوَاطَنَةُ عَلَى  
الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقَظَةِ وَبَعْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ  
الْفَقَاوِرِ اَسَا حَتَّى تَكُوْنَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَرَامِ اِذَا دَخَلَ فِي الْحُجَّةِ وَرَجَلُهُ الْيَمْنَى  
تَقَوُّذٌ وَسَمْعٌ وَفَرَأُ سُورَةِ النَّكَاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْبَيْتَ قَالَ اَللّٰهُمَّ  
وَلِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِيْ كَمَا كُنْتَ لِصَلِّىْكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَفِعْنِيْ  
مَحَبَّتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَكَ وَاشْغُلْنِيْ بِحُبِّكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ اَللّٰهُمَّ  
اَنْحُ نَفْسِيْ بِحُبِّكَ يَا اَنْتَ يَا اَنْتَ مَنْ لَا اَنْتَ لَكَ رَيْتَ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَاَنْتَ  
خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۝ شیخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے میں داخل ہوئے گا ارادہ کرے اسکو چند امور کی  
رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور مراقبہ شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے  
اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات میں اور مردہ کے ساتھ  
ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اس کے نزدیک غفلت از قسم حرام  
ہو جائے پھر جب حجرے میں داخل ہوا پانوں داخل کرے تو اعوذ باللہ من شیطان الرجیم اور  
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانوں داخل کرے  
تو اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ ذَلِكُمْ یعنی خداوند! تو میرا کارساز ہو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہو جیسا کہ تو

شیخ چشتیہ  
کی روایت ہے

محمد بن علی علیہ السلام کا مدکار و کار ساز تھا اور مجبور اپنی محبت سے الٹی مجبور اپنی حساب غیب کر  
 اور اپنے حال کے ساتھ مشغول کر لے اور مجبور عباد و مخلصین میں کر ڈال الٹی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات  
 کی کششوں سے اور انیس اس کے جس کا کوئی انیس نہیں اور ب مجبور پوچھو تو تمہارا اور تو بہتر وارثین سے ہے  
 فَيَقُولُ عَلَى الصَّلَاةِ وَيَقُولُ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا  
 وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَحَدَى وَعَشْرِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْأَوَّلِ  
 آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ آمَنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً طَوِيلَةً وَيَجْتَهِدُ فِي  
 الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَتَاحُ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةً ثُمَّ يَسْتَعِزُّ بِالْأَذْكَارِ الَّتِي ذَكَرَ بَاطِنُهَا  
 پھر صلی پر کھڑا ہو اور انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا واما اناس المشرکین کو  
 الکیس بار پڑھے یعنی میں نے اپنا مونہ متوجہ کیا کیسویں ہر اس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو  
 پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھے اور دوسری  
 رکعت میں آسن الرسول پھر لبنا ہی کرے اور دعائیں خوب کوشش کرے پھر بالنسب بار یا فتاح کہے  
 پھر اون اذکار میں غول ہو جس کو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جل اور یاس الفاس اور مراقبات دقا کو اذکار  
 الْمَقْبَرَةِ قَدْ أَسُوْرَةً أَتَا فَتَحْنَا فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا إِلَى الْمَكَّةِ مُسْتَدْبِرًا  
 الْكُتُبَةِ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمَالِكِ وَيَكْبِتُ وَيَهْتَمُّ وَيَقْرَأُ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ أَحَدَى عَشْرَ مَرَّةً  
 ثُمَّ يَقُوبُ مِنَ الْمَكَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَحَدَى وَعَشْرِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوحُ  
 يَضْرِبُهُ فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوحَ الرُّوحِ يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ الشِّرَاحَ وَهُوَ رَاشِدٌ  
 يَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلَى قَلْبِهِ أَوْ مَشَائِخِ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں  
 داخل ہو تو سورہ انا فتحنا ذکر رکعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ عظمہ کو پشت دیکر بیٹھے  
 پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہوجا

کتاب  
 مشائخِ چشتیہ کے ایشال میں



پھر کہے یارب یارب کیسے بار بھر کہے بار و اسکو آسمان میں ضرب کرے اور بار و روح الریح کی دل  
میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور نور باو پھر منظر ہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے جو  
اسکے دل پر و بالحدیث صلوٰۃ کسبی صلوٰۃ المکسوس کہ نہ تھکد من الشنہ ولا احوال  
الفہم کہ ما نشتد عابہ فلذلک خذ فناھا والعلوم عند اللہ اور خشتیوں کے مان  
ایک نماز جو صلوٰۃ المکسوس کہتے ہیں یعنی سنت مصغوبہ اور اقوال فقہاء سے ایسی اہل اوسکی  
نہیں پالی جس سے ہم اوسکی تقویت کریں اسی واسطے ہنہ اوسکو ذکر کیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز  
کا خدا کے نزدیک ہو و کھو صلوٰۃ کسبی صلوٰۃ کن فیکون اور خشتیہ کے مان ایک نماز جو صلوٰۃ  
صلوٰۃ کن فیکون کہتے ہیں و صلوٰۃ کن فیکون ہوا سے کہتے ہیں کہ طلب براری میں اوسکی  
تائید نہایت جلد اور قوی ہو قالوا امین اعترضت لہ حاجۃ صعبۃ فلیرکع کل لیکلۃ من  
لیالی الاربعا والخمیس والجمعة رکعتین یقر فی الاولی الفاتحۃ من ثلثہ و الاخلاص  
مئة مرة وفي الثانية الفاتحۃ مئة و الاخلاص من ثلثہ و یقول مئة مرة ای  
آسان کنندہ دشوار بجا و ای روشن کنندہ تاریک بجا مئة مرة و یتستغفر اللہ مئة مرة  
و یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مئة مرة و یدعو اللہ عزوجل یحضر القلب  
واذا كانت الثلثة فعل هذا ثم حصر العمامۃ عن راسہ وجعل کفہ فی عنقہ و بکأ  
ودعا اللہ الی حاجتہ خمسین مرة و قالہ لا بئ یستجاب لہ واللہ اعلم کہ مشائخ چشتیہ نے  
صلوٰۃ کن فیکون کے بیان میں کہا ہو کہ جسکو سخت حاجت پیش آئے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیا لی ثلاثہ یعنی  
چار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سوزہ فاتحہ ایجا بار و قل ہوا  
سوار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سوار اور قل ہوا ایجا بار و سوار یون کے ای آسان کنندہ  
دشوار بجا و ای روشن کنندہ تاریک بجا سوار اور استغفار کرے سوار اور درود پڑھے سوار اور حق تعالیٰ

صلوٰۃ کن فیکون

صلوٰۃ کن فیکون

ای سوزہ فاتحہ  
من الصلوٰۃ

دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو نہ کوہو پھر چوتھی یا ٹوپی کو سر سے اوتا کرے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روکو اور حق تعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بھروسہ رکھنا اللہ تعالیٰ دعا کو سنی مستجاب ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ دعویٰ مانورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب و دہا یعنی چادر کا اوکھٹا پلٹنا نماز استسقا میں رسول علیہ السلام سے ثابت ہے و حال عالم کا بدلان و تواسطہ آستین گردن میں ڈالنا افرغی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے شعار گردش حال کے حصول کے کیونکر جائز ہوگا

### فصل چھٹی

قِيْ اشْغَالُ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ خَوَاجَةِ هَمَاءُ الدِّينِ  
نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ يَهْضُمُ فِضْلُ هَذِهِ الْمَشَائِخِ نَقْشَبَنْدِيَّةِ كَيْفَ اشْغَالُ بَيْنِ  
نَقْشَبَنْدِيَّةِ إِمَامِ طَرِيقَةِ خَوَاجَةِ بَارِ الدِّينِ نَقْشَبَنْدِ بَخَارِيِّ كَيْفَ يَهْضُمُ بَيْنِ الدَّرَاضِيِّ هُوَ اَوْ شَيْءٍ اَوْ اَوْ كَيْفَ سَبِّ مَرْبُوعٍ  
قَالُوا اَطْرُقُ الْوُصُولُ اِلَى اللَّهِ تَلْتُ اَحَدَهَا اِلَّا اَنْ كُنْتُ فِيْهِ النَّفْيُ وَالْاَثْبَاتُ وَهُوَ الْمَسْأَلَةُ  
عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نَقْشَبَنْدِيَّةِ كَمَا اَنَّ السَّادَكِ يَهْوِيْهِ كِي تَبْنِيْ اِهْنِ بَيْنِ اَيْكٍ لَّا ذَكَرَ سُوْمُوْهُ وَكَرِ  
نَفْيٍ اَوْ اَثْبَاتٍ هُوَ اَوْ هُوَ نَقُولُ هُوَ مُتَقَدِّمِيْنَ نَقْشَبَنْدِيَّةِ وَصِفَتُهُ اَنْ يَذْهَبَ فُرْصَةً مِنَ التَّشْوِيشَاتِ  
الْمُخَارِجِيَّةِ كَالِاسْتِمَاعِ اِلَى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالِدَاخِلِيَّةِ كَالْجُمُوعِ الْمَقْرُطَةِ وَالْغَضَبِ  
وَالْاَكْرَامِ وَالشَّيْخِ الْمَقْرُطِ ثُمَّ يَذْكُرُ السَّمَوَاتِ وَيُخَضِّرُ اَلْبَيْنَ يَدِيْهِ وَيَسْتَقْفِيْ اللَّهَ تَعَالٰى  
مِنْ اَصْدَرِ مَنْهُ مِنَ الْمَعَاصِي ثُمَّ يَضْمُ شَفَتَيْهِ وَيَغْرِضُ عَيْنَيْهِ وَيُجَبِّسُ نَفْسَهُ فِيْ  
بَطْنِهِ وَيَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا يَخْرُجُ جِهًا مِنْ سَمَرَتِهِ اِلَى الْاَيْمَنِ وَيَعِدُّهَا حَتَّى يَبْعَثَ اِلَى  
مَنْكِهَةِ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ اَللّهُمَّ يَصْرِفْ فِيْ قَلْبِيْ بِالْشَّدِّ اِلَّا اَللّهُ  
اَوْ طَرِيقَةُ نَفْيِ اَثْبَاتِ كَيْفَ يَهْوِيْهِ كَيْفَ فُرْصَةُ كَوْغْنِيَّتِ جَابِئَةِ تَشْوِيشَاتِ يَرُونِيْ سَهْ جَانِخٍ لَوْ كُنْتُ كَيْفَ كُنْتُ

نقشبندیہ

نقشبندیہ

اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زیادہ اور غضب اور درد اور سیری بہت بھرموت کو یاد کرے  
اور تصور میں اوسکو اپنے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اور گناہوں کی جو اوس سے یاد ہو  
پھر دونوں اہوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے  
اے انکو اپنی ذات سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈے تک پونچے پھر سرخند  
کو سر کی طرف جھکا دے اور بلا دے اور کہے اللہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی سے کہے اللہ کہ  
**ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں  
اسم ذات ہمیشہ روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ہزار ایک بار مواظبت کرنا اتنا عجیب اور  
غریب کا مشہور قالوا الحسن النفس خاصیتہ عجیبہ فی تسخیر الباطن وجمع العزیم  
وہیجان العشق و قطع احادیث النفس ویتدبر فی الحسن لئلا یقتل علیہ  
والس ادیا الحسن غیر المعصی فیکفہ واین ما یأمر بہ الجھولۃ بئس بآئ  
نقشبندیہ نے فرمایا کہ نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہو باطن کے گرم کر دینے اور جمعیت  
غریب اور عشق کے اجماع اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک جس دم کی  
مشق کرے تا اوسپر گراں نہ ہو جائے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جائے اور جس دم سے جس عمر غریب  
مراد ہو جسکی ذہنیت صفت تک پونچے تو نقشبندیہ کے جس دم میں اور اوس جس دم میں جسکو جوگی  
بتائے میں فرق بعد ہر **ف** مصنف قدس سرہ فرمایا و باعی \* حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند  
اثبات مقامات رہا میں بکنند \* جس نفس صفت صفت اور فرق \* جس نفس نہ اپنے نشاں بند  
و کذلک لحد الی و خاصیتہ عجیبہ فیقول اولاً هذه الكلمة من قال فی نفس  
واحد ثم یقول ثلاث مرات فی نفس واحد و لکن یتدبر حسی یصل الی  
احد وعشیرین مع الی اعاد علی عدد الی و اور جس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب

فامیت ہر توال اسی کلمہ توحید کو ایجا بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ  
چند روز تک مشق میں اکیس بار تک پونہ چھ طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایجا بار اور دوسری  
تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار و علیٰ ہذا القیاس والشرط الاعظم ملاحظہ  
نہی المعبودیۃ والمقصود یتہا والوجہ من غیر اللہ تعالیٰ واثباتہ کہ تعالیٰ علی  
وجہ التاکید واجتماع الحاکمۃ کما یدور فی النفس من الخطرات والاحکامات  
اور شرط اعظم نفی اثبات کے ذکر میں ملاحظہ کرنا ہی نفی مجبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر  
الہ تعالیٰ سے اور اثبات مبعودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروہا تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس  
طرح جیسے دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہیں وَمَنْ يَكْفُ إِلَىٰ أَحَدٍ  
عَشْرَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَنْفَعْ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَدْبِ وَالْغَرَفِ الْبَاطِنِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ  
وَجَبَّ لَشَيْغَالٍ بِأَسْمَاءِ وَالنَّفْسِ عَنْ الْأَشْغَالِ الْأَخْوَىٰ فَلْيَعْرِفْ أَنَّ عَمَلَهُ لَوْ قَبِلَ  
فَلَيْسَتْ أَنْفَعُ بِهِ مِنَ الشُّرُوطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَىٰ أَحَدٍ وَعَشْرِينَ اور جو شخص کہ اکیس بار  
تک پونہ چار اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش تابی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا تو اس کو  
اس کے اسم کی شغولی واجب ہوئی اور نفرت اور اشغال سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ علوم کرے کہ اس کا  
عمل مقبول ہو اور بشرط مذکورہ اس کو پھر سرے سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وصعدہ اثبات  
الجبب کا کہ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَلِّدِينَ وَإِنَّمَا اسْتَخْرَجَهُ خَوَاجَةُ مُحَمَّدٍ بَاقِي آتِي  
مَنْ يَقْرُبُ مِثْلَهُ فِي النَّامَانِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور منجہ ذکر کے اثبات مجرہ یعنی فقط الہ کا لفظ ذکر  
کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک تھا اس کو تو  
خواجہ محمد باقی نے یا اولیٰ کسی قریب العصر نے نکالا ہو و الہ اعلم فمولانا نے فرمایا کہ اثبات  
شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس واسطے کہ ذات بخت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اس میں

بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض اوصیاء کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ **سَيِّدُ الْوَالِدِ**  
**يَتَّقِي** وَالْإِثْبَاتُ **أَمِيدُ السُّلُوكِ** وَالْإِثْبَاتُ **الْحَجَرُ الْأَمِينُ** **الْحَجَرُ**  
 یعنی اپنے والد بہ شدت سے سافر مانتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہو اور اثبات بحر و جہا  
 اکثر شیخ کے واسطے زیادہ تر مفید ہو و **وَصِفَتْهُ أَنْ يُخْرِجَ لَفْظَةَ اللَّهِ مِنْ سُرَّتِهِ بِالشَّيْءِ الْقَلَمِ**  
**وَيَكُلُّهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَمْرِ مَعْنَاهُ** **مَعَ الْحَبْسِ** **وَالْتَدَرُّجِ فِي الزِّيَادَةِ حَتَّى أَنْ مَنَّهُمْ**  
**مَنْ يَقُولُهَا فِي نَفْسٍ وَاحِدَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ كَرَأَيْتُ أَمْرًا مَرَّةً مِّنْ تَحْلِيلَاتِ سَيِّدِ الْوَالِدِ**  
**تَقُولُهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدَةٍ أَكْثَرَ مَرَّةٍ ذَلِكِ** **أَيْضًا** اور طریقہ اثبات محدود کا یہ ہو  
 کہ اللہ کے لفظ کو اپنی نواف سے شدت تمام کمالے اور اسکو کھینچے یہاں تک کہ اس کے دماغ کی جھلی  
 تک پہنچے جس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جائے یہاں تک کہ بعضے نقشبندی ایک دم  
 اسکو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ مینے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات  
 کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی **سَيِّدُ الْوَالِدِ قَدْ سَمِعْتُ**  
**عَنْ نَفْسِهِ إِذْ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ يَقُولُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ فِي نَفْسٍ وَاحِدَةٍ يَأْتِي مَرَّةً**  
**وَاللَّهُ أَعْلَمُ** اور مینے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدا لے سلوک میں نفی اور  
 اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے والد علم و تائیدہا **الرَّاقِبَةُ** اور دو سو بار طریقہ وصول الی اللہ  
 کا مراقبہ ہر وقت مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہید میں فرمایا تحقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع  
 افراد آن باشد آنت کہ توجہ قوت و تارکہ باقبال تمام بسو کصنات حضرت حق نمودن یا بسو کمال  
 و توفیق کل روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و از جمیع حسوس  
 بمنزلہ محسوس نصب العین گردد و وصفہما **أَنْ يُحْكِمَ النَّفْسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا لِّسَيِّدِ الْوَالِدِ**  
**يُوجِبُهُ بِتَجَمُّعِ أَهْلِ الْأَكْبَادِ إِلَى الْمَعْنَى الْحَقِّقَةِ الْبَسِيرَةِ الَّتِي لَا تَصْلُقُ إِلَّا كُلَّ أَحَدٍ**

مشائخ نقشبندیہ کے افغان ہن

عَنْدَ الْخَلْقِ اِسْمُ اللَّهِ وَلَكِنْ قُلْ مَنْ يَحْزُرُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْهَدْ هَذَا الطَّالِبُ  
 اَنْ يُجَيِّدَ هَذَا الْمَعْنَى عَنِ الْفَاطِطِ وَيُتَوَجَّهَ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مَنْ احْتَسَرَ اَخْطَرَاتِ التَّوْبَةِ  
 اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمَكِّنُهُ هَذَا الشَّيْءُ مِنَ الْاَذْرَاءِ فَمِنْ الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ  
 مِثْلَ هَذَا بِالْذُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَا يَزَالَ يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُودِي  
 قَدْ تَبَيَّنَتْ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَتُخَوِّذُكَ مِنَ الْمُنَاجَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخَلُّصِ  
 الْخَلَاءِ الْبَشَرِيِّ اَوْ التَّوْبَةِ الْبَسِيطَةِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هَذَا الْخَلِيلِ إِلَى التَّوَجُّهِ الْمَدْرُكِ  
 اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہو کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس پر رکے سے توجہ ہو  
 معنی مجرور بسیط کی طرف جسکو شیخ شخص کے نام بدلنے کے وقت تصور کرتا ہو لیکن ایسے لوگ کتر ہیں جو اس  
 بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تعجب طالب کو شش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اسکی  
 طرف توجہ ہو بلکہ احرمت خطرات اور القات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا  
 سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا ہاتھ دے ہیں اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے  
 کیا کرے یوں کہے اور بتو ہی میرا مقصود ہو میں ہیرا نہ ہو آیا تیری طرف تیرے ماسو سے اور مانند  
 اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلک مجرد یا نور بسیط کے خیال کرے کہ  
 فراتے ہیں تعجب طالب اس خیال سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے تدریج کہتا ہے خلک مجرد سے یہ  
 مراد ہو کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے  
 عبارت ہو وَتَذَكَّرُ الْمَاهِلُ الْاِبْطَةُ لِشَيْخِهِ اَوْ تَسِيرُ طَرِيقَهُ وَصُولُ اِلَى اسکا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم  
 پہنچانا ہو اپنے مرشد کے ساتھ **ف** مولانا نے فرمایا ہے یہ ہو کہ سب اہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہی  
 گاہے مریدین قابلیت نہیں ہوتی تو اسکی مزید محبت سے مرشد اوسیں نصرت کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا  
 کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو اگر تم سے نہ ہو سکے تو اور نیکے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں

یہ فقیر نے اپنے مرشد سے سیکھا ہے

عارف بالشیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا یا پیسے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک برتو جو تجلی ذاتی کے اخلال سے تاکہ تعلق کو نہیں منکس یا مل ہو جاوے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو اون لوگوں سے تعلق بہرہ پر ہونا چاہیے جو اس برتو سے بہتر ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق باسول سے نجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں کہ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ یعنی تَوَكَّلْ کے ساتھ یہ ایک طرح کا اسمیں اشارہ ہو رہا بطور مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا تو کہا ہو شعریہ :  
 آنکہ بہر نزافت کنظر از شمسین طغنه ز نذر دہدہ خرو کند بر چہلہ  
 وَ شَرُّ طَمَاحٍ أَنْ يَكُونَ الشَّيْخُ قُوًى التَّوَجُّهُ دَائِمًا إِلَيْهَا دَاسَتْ فَإِذَا أَحْبَبَهُ خَلَّ  
 نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فَحْبَةً وَ يَنْتَظِرُ لِمَا يَفِضُّ مِنْهُ وَ يَمْتَصُّ عَيْدِيكَ أَوْ يَتَحَصَّمَا  
 وَ يَنْظُرُ بَيْنَ عَيْنَيْ الشَّيْخِ فَإِذَا إِفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ بِبِجَامِعِ قَلْبِهِ وَ لِيَحْفَظْهُ عَلَيْهِ  
 وَ إِذَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْهُ فَيُخَيِّلُ صُورَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ يَصِفُ الْحَمِيَّةَ وَ التَّعْظِيمَ فَيُقَيِّدُ  
 صُورَتَهُ مَا يَفِئِدُ لِحُكْمَتِهِ وَ اورا بطور مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوبہ ہو یا داشت کی شوق الہی  
 رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے  
 سو اس کی محبت کے اور اس کا منتظر رہے جس کا اس کی طرف سے فیض آئے اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا ان کو  
 کھول دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کچی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آئے تو اس کے ہاتھ  
 پڑ جائے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اس کے پاس نہ  
 تو اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا ہے بطریق محبت و تعظیم کے تو اس کی  
 خیالی صورت وہ فائدہ دیکھتا ہے جو اس کی صحبت فائدہ دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ  
 واصل بمقام شاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو جو جب اس

حدیث صحیح کے کہ **هُمْ الَّذِينَ إِذَا أَرَادُوا كَذِبَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ** اولیاء اللہ وہ ہیں جنکے دیکھنے سے خدا یا دہشے اور  
 جنکی صحبت تو ایسا صحبت کے مفید ہو جو جیسا حدیث کے **هُمْ جُلُوسَةُ اللَّهِ** کہ اولیاء اللہ جلسہ میں خدا  
 اور مقصود اس حدیث مقصد کے **هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْفَعُ جَلِيسُهُمْ** یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم جو جگہ گاہیں  
 اور ہم صحبت بد بخت نہیں ہوتا مترجم ہمارے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے جو جیسا حدیث مذکور کے ولی کی  
 علامات بتائی تو میں نے باجمعی **بَابُ كُنْشِي وَشُدْ جَمْعُ دَلَّتْ** ورتو نر سید صحبت آب گلت  
 زونار صحبتش گریزان پیش **وَرْتَمَنْدَرُوحِ غَزِيْزَانِ كَلَّتْ** خلاصہ یہ ہو کہ جسکی صحبت سے  
 دنیا سر دھو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جائے تو اسکی صحبت اور صحبت کس عظیم  
 اور جب زیادہ سے نہ منقطع ہوئی تو تفسیر اوقات ہو اسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہو تو واجب ہو کہ غلو  
 نہ ہو ہم پر دھوکھا نہ کھائے ہر شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے  
 جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہوں **لَوْ بِيْ عَمَلِهِ الرَّحْمَةُ فَمَا يَأْتِيهِ** ای بسا المیس آدم روحی ست  
 پس ہر دوستی نشاید داد دست اعتقاد اور صحبت مرشد کی عمدہ چیز ہو لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں  
 سید ہوا ایسی افراط بھی بہتر نہیں جہیں صورت پرستی کی نوبت پونچھے اور شریعت محمدی کی مخالفت ہو جو  
 حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین **سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ يَجِبُ عَلَى النَّبِيِّ**  
**إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ نَتْنٌ مِّنْ هَذِهِ الْأَمْنَةِ أَنْ لَا يَغْيَرَ تِلْكَ الْمَيْئَةَ فَإِنْ كَانَ**  
**قَائِمًا كَوَيْفَتِ زَيْنَ كَانَ قَاعًا كَوَيْفَتِهِمْ** اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ  
 جب کسی شکل اور حیثیات پر ہوا اور اسکو یہ کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل دے تو اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے  
 اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جائے **وَمِنْ الشَّيْخِ مَنْ يَأْمُرُ بِتَشْيِيلِ الْقَلْبِ مَلْتَقًا بِأَعْلَى اسْمِ اللَّهِ**  
**بِالدَّهَبِ** اور بعضے وہ شایخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں کہ میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال  
 کرنے کا سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ أَمَّا نِيْ جَوَاجُهُ هَاسِمٌ الْخَارِ فِيْ بَيْكَةِ كَلْبِ اسْمِ اللَّهِ



فَاَنَا مِنْ عَشْرِ سِنِينَ فَاکْثَرْتُ مِنْهَا وَآخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَلْبِي حَتَّى رَأَيْتُ كُنْتُ مَشْغُولًا  
بِكُنَا بَوِ كِتَابٍ فَكُنْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلَى شَوْقٍ مِنْ أَرْبَعَةِ أَوْ رَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ  
أَوْرَدَ الدَّمْرَ مِنْ سِنِينَ مَنَافَرَاتٍ تَحْتِ كِبَاحِ خَوَابِ شَمِّ بَخَارِي نَفْسِ الذَّاتِ كَلَفَتْ كَوْنَهَا أَوْ مِنْ  
وَسْ بَرَسِ كَاتِحَاتٍ مِثْلَ اسْمِ كَلَفَتْ كَلَفَتْ كَلَفَتْ كَلَفَتْ كَلَفَتْ كَلَفَتْ كَلَفَتْ كَلَفَتْ كَلَفَتْ  
کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر جبار و قون کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی  
مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب کو رملہ علیہ السلام کی سیالکولی کا حاشیہ تھا  
شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر و سبقتہ یقول رَأَيْتُ خَوَابِ جَعْلُ بِلْ كِتَابٍ بِأَيْ كَامٍ سَلَفِ  
أَصْرَ مَعْرِهٍ الْأَرْبَعُ شَيْئًا فِي فَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ وَشَأْنِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنْتُ اسْمَ الذَّاتِ  
فِي بَدَايَةِ أَمْرِي وَصَارَتْ دَيْدَنًا لَا أَسْتَطِيعُ إِلَّا تَفْلَاعَ عَنْهَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَوْرَدَ الدَّمْرَ  
سے میں منافر تے تھے کہ میں نے خواجہ غریب الدین خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں  
پکھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے اول سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات  
کو ابتدا سے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں  
والد اعلم وَالنَّفْسُ بِنْدِيَّةٍ كَلِمَاتٍ عَلَيْهِمْ أَيْ كَلِمَاتٍ يُقَرَّرُ بِمَعْضَاهَا الشَّارِقُ إِلَى هَذِهِ  
الْأَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلَى شُرُوطِ تَأْنِيهِ هَا فَكُنْ ذِكْرُهَا أَوْ مَشْغَلِ نَفْسِ بِنْدِيَّةٍ كَلِمَاتٍ بِمَعْضَاهَا  
ہیں ہمیر ان کے طریقے کی بنا پر بعضی اہل اطلاع میں تو اوغین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہی اور بعضی  
ان کی تاثیر کی شرطوں پر تو کھوکھو اور کواؤ کرنا چاہیے ہوش دردم نظر بر قدم سفر در وطن  
خلوت در انجمن یاد کن باز گشت نگہداشت یاد داشت فہم ہی الساکوت  
عَنْ خَوَابِ عِبْدِ الْخَلْقِ الْخَلْقِ وَآيٍ وَبَعْدَ مَا نَلَنَّا مَاتُوا رَحِمَ الْجَوَابِ نَفْسِ بِنْدِيَّةٍ  
وَقُوَّتِ زَمَانِي وَقُوَّتِ قَلْبِي وَقُوَّتِ عَدَدِي أَوْ هُوشِ دَرْدَمِ نَظَرِ بَرْدَمِ سَفَرِ دَرْدَمِ

ہر خلوت در آنجن کہ یاد کردہ بازگشت کے بعد گشت ۸ یادداشت تویہ آٹھ کلمات خواجہ علی ہمدانی  
 خود دانی سے منقول ہیں اور انکے بعد تین صلاہین خواجہ نقشبند سے مروی ہیں اور قوت زمانی  
 و قوت قلبی و قوت عددی آٹھ ہوش در دم فَمَعَاہُ الذِّقْطُ فِي كُلِّ نَفْسٍ فَلَا يَزَالُ  
 مُتَقِطًا اَنْفَہُ مَاعَنِ نَفْسِہُ فِي كُلِّ نَفْسٍ هَلْ هُوَ اَوَّلُ اَوْ خَاتَمُ هَذَا طَرِيقُ الشَّيْخِ الْحَاجِّ  
 دَوَامُ الْحُضُورِ وَهَذَا الْمُبْتَدِیْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِي السَّوْءِ فَلْيَكُنْ مُتَقَبِّحًا مَاعَنِ نَفْسِہُ  
 فِي كُلِّ طَائِفَۃٍ مِّنَ الرِّمَاقِ مِثْلُ اَنْ یَّتَأَمَّلَ بِکُلِّ سَاعَۃٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَیْکَ فِیْہَا غَفْلَۃٌ  
 اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَۃٌ اسْتَغْفِرْ وَعَنْ عَلٰی تَرْکِہَا فِی الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا احْتِ  
 یَصِلُ اِلَى الدَّوَامِ وَلِیْسَیْ هَذَا الْاَخِیْرُ یُقَوِّیْ زَمَانِیْ وَاَسْتَحْجَہُ سَوَابِغُ نَفْسِہُ  
 لِمَا سَأَلِیْ اَنَّ التَّوَجُّہَ اِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ نَفْسٍ یُّشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّہَا اَلَا  
 بِہِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِی التَّحْقِیْرِ اِلَى اللّٰہِ یَحِکُّ لَا یَزَالُ لِحَصْرَةِ عِلْمِہُ هَذَا التَّوَجُّہُ تَوْبُوشِ دَوَامِ  
 کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور تجسس سے اپنی ذات سے ہر  
 سانس میں کہ وہ غافل ہی یا ذکر اور یہ طریقہ ہی بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی  
 ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آوے  
 تو چاہیے کہ جو کراہت ہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کو بعد  
 کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کے چھوڑ  
 ارادہ کرے اسی طرح بدنام تفحص کراہت ہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی  
 ہوشیاری سبھی بوجہ قوت زمانی ہے اس کو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اس واسطے کہ انہوں نے معلوم کیا  
 کہ متوجہ نہ نا علم العلم یعنی دانستہ کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو پریشان کرنا ہے  
 اس کے مناسب تو استغراق ہی توجہ الی الدین اس طرح کہ اس کو اپنے متوجہ ہونے کی دانستہ بھی فراموش نہ



اور منتہی پر تو واجب ہو کہ نامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہو اس واسطے کہ بعض اولیا  
 سید المرسلین محمد علیہ السلام کے قدم پر چلتے ہیں اور انکو پوری جامعیت کمالات کی  
 حاصل ہوتی ہے اور بعض نبی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وہی علیٰ ہذا القیاس ہے چہر جہ منتہی اپنے پیشوا کو  
 پہچان لے تو چاہیے کہ اس کے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں فی العلم  
 اما سفر در وطن فمننا <sup>۱</sup> لا یتقال من الصفات البشریۃ الخسیسة الى الصفات  
 السکینۃ الفاضلة فیکب علی السائل ان یتفحص عن نفسه هل فیہ بقیۃ حب  
 الخلق فاذا عرف شیئا من ذلک اسنا نف التوبة وعلم ان ذلک صمنہ ثم یقول  
 لا اله الا الله یعنی نفیت عن قلبی الشئی الفلانی واثبت حب الله مکانه  
 وذلک لان عروق المحبة فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ لا یمکن ان تستخرج  
 الا بالتفحص البالغ وحب علیک ان یتفحص هل فی قلبہ حسد واحد او حقد واحد  
 فلیکسر ثم یمکدا ومة هذه الکلمۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہو صفات بشریہ خسیسہ  
 صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہو کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا او میں کچھ حب  
 باقی ہے چہر جہ اسکو جان جائے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہی اس واسطے کہ جو تجھ کو  
 خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہی ہے کہ لا اله الا الله لا اله الا الله سے ارادہ کرے کہ میں فلا فی چیز کی  
 محبت کو نفی کر دیا اور الا الله سے قصد کرنے کہ اللہ کی محبت میں اس کے مقام پر ثابت کر دی اور جو  
 اسکی یہ ہو کہ غیر خدا کے محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں انکا کالنا ممکن نہیں مگر کمال  
 تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہو کہ تلاش کرے کہ آیا اس کے دل میں کیا حسد یا حسد کا  
 کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اسکو توڑ کر اس کلمے کی مداومت سے ف صریق کبر فی العشر  
 نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اس نے اسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب

اور

لوگوں سے اسکو وحشی کر دیا اکتا خلوت در انجمن فمعناؤ ان تشغیل بقلیہ بالحق  
 فی الاحوال بخوان من الذمیر والاکلام والاحمل والشرب والتمشی فمجب ان یستعمل  
 السائل ملکة التوجہ الی الحق فی وقت الاستیغال بھذا الاشغال قال وراجہ  
 نقشبند والیر اشارۃ فی قولہ عز من قائل لرجال لا یطیعہم تجارۃ ولا بیع  
 عن ذکی اللہ بلی الحق ان اللو شمر بزی الفصاء ودوام التعلق باللہ بکون  
 علیا مظنة للریاء والسمعة فالاولی ان یکون الذی زنی العلیہ والذی یانہ  
 وکوجتہاد فی الطاعات ویکون القلب مع الحق واما قال الخولجہ علی الن  
 بالفارسیۃ شمس از حرم شواشنا واز برون بیگانہ وش بہ این چنین  
 زیباروش کہ مبعود اند بجان بہ اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہو کہ دل سے خدا کے ساتھ  
 مشغول رہے اپنے جمیع حالات میں پڑھانے میں اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور حلنے میں  
 تو سالک کو واجب ہو کہ خاکی طرف متوجہ رہنے کا بلکہ یعنی قوت راسخہ بہم پونہما کے ان اشغال  
 مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہو حق تعالیٰ کے قول میں کہ مرد  
 وہ لوں میں جنکو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی مترجم کہتا ہوں دل بیار و دست  
 گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہو کہ بلباس فقر نشان بند ہونا اور ہمیشہ متعلق بند خدا رہنا اس طرح کہ  
 لوگوں پر مخفی نہ رہے اس میں اکثر دکھانے اور سننے کا مظنہ ہو تو بہتر یہ ہو کہ وضع اور لباس تو علم اور  
 دیانت اور اصرار فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ  
 خواجہ علی رامینی نے بھی مضمون فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندو سے اشارہ اور باہر سے  
 بیگانے کے مانند ایسی پیاری جال کتر ہو جان میں وف مترجم کہتا ہوں صنف حقانی نے حق فرمایا  
 کہ اس زمانے میں دفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کہ علماء کی طرح

بہ این چنین  
 زیباروش



فت سولانا سے فرمایا کہ ذکر جب کو طبیعت کے دل سے کہے تو اس کے بعد اوسی طرح کہے الٹی تہی میرے حضور کو  
اور تیری دنیا میں اسطوریہ ہے یعنی اس ذکر سے تو بھی تھوڑا سا سوسے کہہ کر نہ خطر نیک اور بد کا فانی کر  
تو ہم ہم اخصاص تازہ کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن واسو اسطے سے صاف ہو جائے و اگر ذکر ایسا  
اخصاص ہو کہ کوئی نہ کرے کوئی بشرقی تقلید پر شد گیا کہ جسے تو نہ شد کی بزرگت سے اس کو انشاء اللہ تعالیٰ  
اخصاص حاصل ہو جائے گا اور باز گشت سے اخصاص حاصل کرنا ایسا سٹے ذکر میں شرط عظیم ٹھہر کر ذکر  
دل میں ہر سہ آتا ہی سرور خاطر سے تو اوپر مغرور ہو جائے اور اوسے کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حال آنکہ  
اوسے ہی میں یہ نہ ہر سے زیادہ تر غرور و اٹھا ٹکا دل شد فی حق عبادۃ عن طرود الخطرات  
و احادیث النفس فی یغنی ان یتکون السائل متیقظا فلا بد عن خطرۃ یحظر  
فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی ان یصد ہا السائل فی اوّل مایضہ  
لا تمکلا اذا خطرت ما لک الذی النفس و اثرہا فی خمس ذوالھا فی ہذا طریق  
تخصیل مہد کہ خلو کو صح الذہن عن حضور الخطرات و احادیث النفس اور نگاہ  
تو عبارت ہو خطرات اور احادیث نفس کے مانگنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہو کہ بیدار  
اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند  
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہو کہ خطرے کو اس کے ایسے طور میں روک دے اس واسطے کہ  
جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جائیگا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اوس کا دور کرنا مشکل ہوگا  
تو یہی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے کا خلو تہذیب ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے  
فت سولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت و ساعت بھی دل میں رکھنا چاہیے بزرگوں کے نزدیک  
یہ امر صحیح ہے اور اولیاء کا عین کو یہ دولت تا زبان از حاصل رہتی ہو و اما یادداشت فی عبادۃ  
عن التوجیر الخیر عن اللفاظ و التخیل لکمال حقیقۃ واجب الوجود و الحق

نقشبندی

اِنَّهُ لَا يَكْتُمُ لَكَ بَعْدَ الْفَتَاوَا الْقَائِمَ وَالْبَقَاءَ الشَّائِعَ وَاللَّهُ اَعْلَمُ اَوْ يَادُودُ شَتِ تَوْعِيْلًا  
 تَوْعِيْلًا مِنْ سَمْعِ خَالِي بِرِ الْفَاظِ اَوْ تَخِيْلَاتِ سَمْعِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ كِي حَقِيْقَتِ كِي طَرَفِ اَوْ حَقِ بَاتِ يَهْوِ  
 كَرَايَسَا تَوْعِيْلًا بِمَنَابِ اسْتِقَامَتِ حَمَلِ نَهْنِ يَهْوِ اَوْ مَگْرُفَا سَمْعِ اَوْ رِيقَا سَمْعِ كَامِلِ سَمْعِ بَعْدِ اَوَّلِ اَعْلَمِ  
 خَلَاوَدِ يَكِ يَادُودُ شَتِ فَاَتِ مَقْدَمِ كِي دِهْيَانِ كَامِ يَهْوِ اَوْ بِلَا ذَرْيَةِ الْفَاظِ اَوْ تَخِيْلَاتِ كِي سَوِيْدُو  
 مَقْدَمِ اَوْ لَايَتِ كُو الْبَتِ حَمَلِ يَهْوِ يَحْمِلُنَا اللهُ ثُمَّ يَحْمِلُنَا اللهُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاَمَّا دُقُوْفُ زَمَكَنِ  
 فَقَدْ ذَكَرْنَا تَقْوِيْنَ اَوْ وَقُوْفُ زَمَانِي كِي تَفْسِيْرُ كُو لَوْ تَهْنِ يَهْوِشِ دَرْدَمِ كِي تَفْسِيْرِ مَنِ بَيَانِ كِيَا  
 يَعْنِي بِحَسْرَتِ سَاعَتِ كِي تَامِلِ كَرَايَسَا غَلَّتِ اَنْفِيْ يَانِهِيْنَ دَرِ صَوْرَتِ غَلَّتِ اسْتِغْفَارِ كَرْنَا اَوْ اَيْتِ هُو  
 اَوْ سَمْعِ تَرْكِ بِرِ مَتِ بَانِ ذَمْنَا وَاَمَّا دُقُوْفُ عَدَدِيْ فَيَهْوِ الْمَحَافِظَةُ عَلَى عَدَدِ الْوَاثِقِ  
 وَقَدْ مَسَّ بَيَانُ اَنْفِيْ اَوْ وَقُوْفُ عَدَدِيْ تَوْعِيْلًا طَاقِ كِي مَحَافِظَتِ كَرْنِ كَامِ يَهْوِ اَوْ سَكَا بَيَانِ  
 يَعْنِي ذَكَرْ كُو طَاقِ ذَكَرْ كَرَايَسَا جَفَتِ وَاَمَّا دُقُوْفُ قَلْبِيْ فَيَهْوِ التَّوَجُّهُ اِلَى الْقَلْبِ الَّذِي  
 هُوَ مُوَدَّعٌ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ تَحْتَ التَّذَكُّرِ وَالتَّحْكُمَةِ فِيْ هَذَا التَّوَجُّهُ كَايَسَرَتِ  
 فِيْ مُرَاعَاةِ النَّصْرِ بَاتِ عِنْدَ الْحَيْكَلِ اَيْتِ اَوْ وَقُوْفُ قَلْبِيْ عِبَارَتِ يَهْوِ اَوْ سَقَلِ كِي طَرَفِ جَوَابِ  
 طَرَفِ خِيَا تِي كِي خِيْجِ مَوْجُوْدِ يَهْوِ اَوْ حَكْمَتِ اس تَوْجُوْ كِي وَبِيْ يَهْوِ جِيْسِ مَضَرَاتِ كِي رِعَايَتِ مِيْنِ حَكْمَتِ يَهْوِ  
 مَشَايِخِ قَادِرِيْ كِي نَزْدِيْكَ يَعْنِي تَايِيْ نِيْ غَيْرِ كِي سَوَا تَوْجُوْ بِنِ بَاتِيْ سَمْعِ اَوْ خَطَرَاتِ يَهْوِ نِيْ كَا دَلِ مِيْنِ دُخْلِ يَهْوِ  
 تَابِتِ رِيْجِ خَدَايِ مِيْنِ تَوْجُوْ بِمَصْرُوعِ جَاوِ كِي مَوْلَا نَا نِيْ فَرَايَا تَوْجُوْ دَلِيْ اَسْطَرَحِ يَهْوِ كُو اَوْ سَمْعِ وَاهِ كِيَا  
 اَشْنَابِ ذَكَرِ مِيْنِ اَوْ رَدَلِ كُو ذَكَرِ حَقِ سَمْعِ شُغُوْلِ كَرْنِ اَوْ اَوْ سَكُوْ ذَكَرِ اَوْ اَوْ سَكُوْ مَعْمُوْمِ سَمْعِ حَمَلِ  
 اَوْ رِيْكَارِ تَجْوِيْ اَوْ سَمْعِ نَقِشْبَنْدِ نِيْ جَلْبَنَسِ اَوْ رِعَايَتِ عَدَدِ كُوْ ذَكَرِ مِيْنِ لَازِمِ نَهْنِ فَرَايَا اَوْ  
 وَقُوْفِ قَلْبِيْ تَوْ اَوْ سَمْعِ نَزْدِيْكَ اَشْنَابِ ذَكَرِ مِيْنِ لَازِمِ يَهْوِ جِيَا نِيْ اَوْ رِيْجِ اَوْ رِمْدِ اَوْ مَرَا قِبَاتِ لَازِمِ مِيْنِ بَلَكِ  
 مَقْصُوْدِ ذَكَرِ سَمْعِ دَفْعِ غَلَّتِ يَهْوِ اَوْ رِيْجِ حَاصِلِ نَهْنِ بَدُوْنِ وَقُوْفِ قَلْبِيْ كِي اَوْ كِيَا خُوبِ كِيْسِيْ كِيَا شَعْرِ

یاد دشت

توفیق دلی

توفیق دلی



سالی نہیں ملے گا اور نہ ہی اس کو مال و فراخ ہوگا۔ یعنی اپنے دل کے اندر سے پر  
 پرانے کی طرح ہو جائے گا اس لزوم سے تحصیل حالات عجیب پیدا ہونگے۔ و التَّقَشُّبُ  
 تَعْرِفَاتٌ عَجِيبَةٌ مِّنْ جَمْعِ الْحَقِّ عَلَىٰ الرِّادِ فَيَكُونُ عَلَىٰ وَفْقِ الْحَقِّ وَالتَّائِيهِ إِلَىٰ  
 وَدْفِ الْمَرْضَىٰ عَنِ الْمَرِيضِ وَافاضة التَّوْبَةِ عَلَى الْعَامِي وَالنَّصْرُ فِي تَوَكُّلِ النَّاسِ  
 حَتَّى يَجْعَلُوا دَبْطَمُوا فِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّى تَمُوتَ فِيهَا وَأَمَّا عَظِيمُهُ وَالأَخْلَافُ عَلَى  
 نِسْبَةِ أَهْلِ اللَّهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْإِشْرَافُ عَلَى حَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا  
 يَخْتَلِفُ فِي الضَّرِّ وَكَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ وَدَفْعُ الْبَلَاءِ الْكَارِئَةِ وَغَيْرِهَا  
 وَتَحْنُنُ نَبِيِّكَ عَلَى تَمُوتُ فِيهَا أَوْ تَقْشَبُ يَوْمَ كَيْ عَائِلِ تَصْرَفَاتِ مِّنْ هَيْتِ بَانِدِنَا  
 كَسَى رَاجِلِمْ هُوَ هُوَ مَرَادِمْ كَيْ مَوَافِقِ أَوْ طَالِبِ مِّنْ تَأْثِيرِ كَرْنَا أَوْ بِمَارِي كَوْمَرِضِ سِ  
 وَفَعِ كَرْنَا أَوْ عَاصِي بِرُتُوبِ كَافَا ضَرْنَا أَوْ لُغُونِ كَيْ دَلُونِ مِّنْ تَصْرَفِ كَرْنَا كَ وَهُوَ مَحْبُوبِ أَوْ مَعْظَمِ  
 هُوَ جَاوِينِ يَا أَوْ كَيْ خِيَالَاتِ مِّنْ تَصْرَفِ كَرْنَا أَوْ نَمِينِ أَقْعَاتِ عَظِيمَةٍ مَّتَمَّلِمْ مِّنْ أَوْ آكَاهِ هُوَ جَاوَانِ اِ  
 كَيْ نَسَبِ بِرَزَنْدِ هُوَ يَا اِهْلِ قُبُورِ أَوْ لُغُونِ كَيْ خَطَرَاتِ قَلْبِي بِرُأَوْ جَاوَانِ كَيْ سِينُونِ مِّنْ خِيَانِ كَرْنَا  
 أَوْ بِطَلْعِ هُوَ أَوْ وَقَائِعِ آيِنْدِهِ كَالْمَشُوفِ هُوَ أَوْ بَلَا نَزَلِ كَوْ فَعِ كَرْنَا أَوْ سَوَا كَيْ أَوْ بِجِي تَصْرَفَاتِ  
 مِّنْ أَوْ رَهْمِ كَجَاوِي كِتَابِ كَيْ دِيكْنِ وَآلِ أَوْ نَمِينِ سِ بَعْضِ تَصْرَفَاتِ بِرَآكَاهِ كَرْنَا مِّنْ بِطَرِيقِ نَمُونِ كَيْ  
 أَمَّا هَذِهِ النَّصْرُ فَاتٌ عِنْدَ كَبَرِ أَشْجَمِ أَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللَّهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ فَلَمَّا شَانِ  
 عَظِيمُهُ أَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّائِيهِ فِي الطَّالِبِ أَنْ يُتَوَجَّهَ الشَّيْخُ إِلَىٰ نَفْسِهِ  
 الذَّاطِقَةِ وَيُصَادِقَ مَهَا بِالْهَيْئَةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَعْرِقُ فِي نِسْبَتِهِ بِأَجْمَعِيَّةِ  
 وَهَذَا أَبَدًا أَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِنِسْبَةِ مِّنْ نَّسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَكْدَرُهُ  
 رَاسِمَةً فِيهَا فَتَنْقَلِبُ لِنِسْبَتِهِ إِلَى الطَّالِبِ عَلَى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ مَنِ لَّيْشُوبُ

والتَّقَشُّبُ  
 تَعْرِفَاتٌ  
 عَجِيبَةٌ

وَبِذَلِكَ نَرْجُو الدُّرُكَ وَالْقَرْبَ عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ فِي أَتَمِّهِ وَخَفِيَ عَنْ  
 مَعُودَتِهِ وَتَوَجَّهَ إِلَى الْيَقِينِ أَوْ رَأْسِ قِسْمِ تَصَرُّفَاتِ كَامِلِينَ نَقِشْبَنْدِيُونِ كے نزدیک جو فنا فی اللہ  
 اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو ان کی اور ہی شان عظیم ہو اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب  
 میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہو کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوت سے کمر لے  
 پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اس کے بعد ہوگا کہ نفس مرشد نسبت  
 حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو ملکہ راستہ ہو کہ ہر دم اس کے قابو  
 ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اس کی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعض  
 نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب کہ  
 طالب غائب ہو تو اس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب کو  
 توجہ دیتے ہیں اس کی صورت کو خیال کر کے **وَأَمَّا الْهَمَّةُ فَيُعْبَارُ عَنْ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ**  
**وَتَأَكُّدِ الْعَزِيمَةِ بِصُورَةِ التَّحْيِي وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوَا**  
**هَذَا الْمَرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطَشَانِ وَخَبَرِي مَنْ آتَى بِهِ أَنْ مِنَ الشَّيْخِ**  
**مَنْ يَسْتَغْلُ بِالنَّغْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَيَعْنِي بِهِ كَرَادَةُ لِهَذِهِ الْآفَةِ أَوْ لَا رَأْيَ**  
**أَوْ مَا يَنْسَبُ هَذَا إِلَهُ اللَّهِ فَإِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهَذَا الْفِعْلِ** اور بہت تو عبارت ہو جماع  
 خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی  
 خطر نہ بھاگے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہو اور جبکہ خبر دی او سننے میں  
 محکوم اعتماد ہو کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لا الہ الا اللہ سے یہ ارادہ  
 کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اس کے سنا  
 جو مدعا ہو سوا اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موقوف سے مراد اخوان محمد دلیل ہیں اور بعض

توجہ تائید طالب یعنی توجہ دادن

بعضے شیوخ

مشائخ سے مجددی شاخ مراد ہیں وَأَمَّا دَعْوُ الْمَرْمِضِ فَبَارَةٌ عَنْ أَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسَهُ  
 الْمَرِيضَ وَأَنْ يَهْذَأَ الْمَرْمِضَ وَيَجْمَعَ الْهَيْمَةَ بِحَيْثُ لَا يَحْطُرُ فِي بَلْبِهِ خَطَرٌ  
 دُونَ هَذَا فَإِنَّ الْمَرْمِضَ يَتَخَيَّلُ إِلَيْهِ وَهَذَا أَمْرٌ يَحْتَاجُ صَنِيعَ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ  
 اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور  
 یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہو اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ  
 نہ آئے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر  
 عجائبات قدرت اور صفت ایزدی سے ہو اس کی خلق میں ہفت مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض  
 کے دو طریقہ ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت  
 وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف توجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے  
 يَا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان یہ کہے  
 کہ شخص کو مری بیماری یا ابتلا معصیت نہ اہل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو صنف قدس سرہ  
 ارشاد کیا وَأَمَّا إِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُورَتُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسَهُ ذَلِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ  
 أَنْ تَأْتِيَهُ نَوْحٌ تَائِبٌ كَانَ نَفْسُهُ أَفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ الْإِصْبَالُ  
 اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اس میں  
 تاثیر کرے اس طرح پر کہ گویا اس کی ذات اس کی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا  
 پھر از سر نو شروع کرے سوا میں صیتِ نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے  
 تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا وَالتَّصَرُّفُ فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُصْبَحُوا أَوْ فِي مَذَارِكِهِمْ حَتَّى  
 يَتَمَثَّلَ فِيهَا الْوَأَعَاتُ صُورَتُهُ أَنْ يُضَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهَيْمَةِ وَيَجْعَلَهَا

سلسلہ

بیماری

مَنْ يَتَمَلَّكُ نَفْسَهُ يَتَمَلَّكُ مَوَدَّةَ الْحَبَّةِ أَوِ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهُ إِلَيْهَا بِكُلِّ كَيْفٍ قَلْبِهِ  
فَإِنَّ التَّوَجُّهَ إِلَيْهَا يَتَرَكُ وَيُطَهِّرُ فِيهِ الْحُبَّ وَتَمَثُّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ أَوْ تَصَرُّفُ كَرَامَا  
لوگوں کے دل میں تا وہ نہیں محبت آجائے یا دیکھ سکے محل اور اک میں تصرف کرنا یا او میں واقعات تمثیل  
ہو جاوین اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوت محبت طالب کے نفس سے بھڑ جائے اور اس کو اپنے نفس سے متصل  
کرنے پھر محبت یا واقعہ کی صورت کو خیال کرے اور او کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمیعت سے تو اس میں  
اثر ہوگا جس کی طرف متوجہ ہو اور اس میں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ اس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا  
وَأَمَّا الْإِطْلَاحُ عَلَى نَسَبَةِ أَهْلِ اللَّهِ فَطَرِيقُهُ أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ كَانَ حَيًّا  
أَوْ عِنْدَ قَبْرِهِ إِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ نَسَبَةٍ وَيُقْضِي بِرُوحِهِ إِلَى  
رُوحِ هَذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتَّى يَتَوَحَّلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ تَحْتِ يَدَيْهِ جَمْعُ إِلَى نَفْسِهِ كُلِّ مَا وَجَدَ  
فِيهَا مِنْ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نَسَبَةُ هَذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ أَوْ رَاهِلِ السُّكُنِ نَسَبَتِ مِنْ مَطْلَعِ  
ہوئے کا یہ طریقہ ہے کہ اس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور  
اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اس کی روح تک پونہ چائے چند ساعت یہاں تک  
کہ اس کی روح سے متصل ہو اور چائے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے  
نفس میں پاوے تو البتہ وہی اس شخص کی نسبت ہے وَأَمَّا الْأَشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ  
فَطَرِيقُهُ أَنْ يُفَرِّغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَاطِرٍ وَيُقْضِي بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا  
الشَّخْصِ فَإِنَّ اخْتِلَافَ فِي نَفْسِهِ حَدِيثٌ مِنْ قَبِيلِ الْأَنْفَكَاسِ فَهُوَ سَهْوٌ أَوْ شَرٌّ أَوْ خَوَاطِرُ  
یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر نظر سے خالی کرے  
اور اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پونہ چائے پھر اگر اس کے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات  
علوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اس کے دل کی ہے وَأَمَّا كَيْفَ الْوَقْفُ عَلَى الْمُسْتَقْبَلِ

نفس میں

طریقہ اطلاع

طریقہ اشتراک



ذکرِ ناکہ من الاشغال هو الذی کان یختار سیدی الوالد قدس سرہ اور اسے  
تصرفات کی شرط اور جو اپنے قائم مقام میں متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اس کے نفس سے جبین بن کر نا  
منقول ہو اور ملا دینا اس کے ساتھ اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے  
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اس کے حاصل کرنے پر قادر ہیں اسد اعلم اور یہ جو اشغال ہمیں  
مذکور کیے وہ ہیں جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے ولے الشیخ احمد السہروردی اشغال  
اخریٰ فلندکر ہا یا لا جمال اعلم ان اللہ تعالیٰ خلق فی الانسان سبباً لکما کف  
لہ فی حقائق مقررہ یہاں کیا ہو ظاہر کلام الشیخ واتباعہ اذ جہات اعتبار  
للنفس الناطقۃ فی شئی باعتبار قلباً و باعتبار روحاً الی غیر ذلک وہو  
الذی اختارہ سیدی الوالد و صولہ فی صورہا فرسودہ آتش و قال ہی القلب  
ثم دآشہ اخریٰ فی ہذہ الدآشہ فقال ہی الروح الی ان رسم الدآشہ السکد  
و قال ہی انا و سمعہ یعول بعضہا فی البعض و یستدل علی ذلک بالحدیث الدآشہ  
علی السنۃ الصوفیۃ ان فی جسدین ادم قلباً و فی القلب روحاً الی اخرہ  
و کما احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے میں اور اشغال میں تو چاہیے کہ ہم انکو مجمل  
ذکر کریں معلوم کر کہ حق تعالیٰ نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود چنانچہ ظاہر  
ہو تا ہی شیخ موصوف کے اور انکے تابعین کے کلام سے یا لطائف مستہجات اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ  
کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے سخی بقلب ہو اور دوسرے اعتبار سے اسکا روح نام ہو علی ہذا التیاس  
باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہو اور جنکو اول لطائف کی صورت بنا دی تو اول  
ایک اثر یعنی کثرت بنایا اور کما کہ یہ دل ہو چہرہ و سر و اثر سے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کما کہ یہ روح ہو  
یہاں تاکہ چھٹا دائرہ لکھا اور کما کہ یہ بدن ہیں یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی میں انا تعبیر کرتا ہی

اشغال  
طریقہ نقشبندیہ

اور فارسی میں بن اور ہندی میں بن بولتا ہے اور سینہ والد سے مشافرت تھے کہ بعض لطائف  
 بعض کے اندر بن اور اس میں عابر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیوں کی زبان میں  
 اور مشہور ہو کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل ہو اور دل میں روح ہو آخر لطائف ستارہ و مجکوار میں  
 الفاظ محفوظ نہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اصل حدیث کے نزدیک کہ یہ سہل بابین  
 و یا جملہ فقر عن الشیخ احمد السمرندی أن کل لطیف من تلافی اللطائف لارتباط  
 یصوّر من الجسد فالقلب تحت الشکلی الایسر یا صبعین الشمس تحت الشکلی الایسر  
 بعد ذلک القلب السری فوق الشکلی الایسر و الشکلی وسط الصدر الخفی فوق الشکلی الایسر  
 ما لا لای الوسط والاکفی فوق الخفی والسر فی الوسط والنفس فی البطن الاول  
 من الدماغ و فی کل من هذه الاعضاء حركة نبضیة فالشیخ یأمر بحفاظة  
 تلك الحركات و تحلیها ذکر اسم الذات ثم یأمر بالتفی والاشارات ما ذکر  
 اللفظ لای علی اللطائف کلها وصار باللفظة الا الله علی القلب والله اعلم  
 خلاصہ یہ ہے کہ شیخ احمد سمرندی کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر لطیف کو تعلق اور ارتباط  
 بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو دو گل پر ہو اور روح کا ارتباط  
 داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ اول ہو اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینہ کی طرف جیسے  
 اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینہ کی طرف مائل ہو اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہو اور سر  
 میں ہو اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہو اور ہر ایک عضو میں اعضا مذکور سے نبض کے ہند  
 حرکت ہو تو شیخ محمود اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہیں  
 پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں کہ ان کے لفظ پھیلا ہے ہر جہت میں جمیع لطائف مذکور ہو اور الا الله کے  
 لفظ کو دل پر ضرب لگا کر داند اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ محمد کے تابعین کے کلام میں مذکور

کہ ہر لطیف کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہو تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سبز کا نور سفید ہی اور  
 زخی کا نور سیاہ ہی اور زخی کا نور سبز ہی اور سبز کا مقام قلب اور زخی کے مابین ہی اور زخی سب لکھا  
 میں الطاف اور حسن ہو اور روح الطاف ہو قلب مستلج مجدیہ میں محول ہو کہ بہت اور توجہ اسم ذات  
 کے ذکر کو ہر لطیف میں لطائف مذکورہ الناکرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے  
 ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیف میں جہد بدرجہ شاد فرماتے ہیں اور ہر لطیف کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور  
 اثبات کی تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیرات سے کلہ کا کو دماغ تک پہنچاؤ اور کلہ الہ کو دیکھنے  
 سوئے ہے برپاستان است پر پونہچاؤ اور کلہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا ذل پر ضرب کرے

### فصل ساتویں

مرجہ الطریق کلہا الی تحصیل ہیات نفسانیۃ شمی عندکم بالنسبۃ کلہا انفساب و انتساب  
 باللہ عز وجل و بالتشکینۃ و بالتور مرج شایخ کے طریقوں کا ہیات نفسانی کی تحصیل  
 جسکو صوفی نسبت کہتے ہیں اسواسطے کہ نسبت اسم عزوجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت  
 اور ان کے نزدیک سیمی بسکینہ اور نور ہو و حقیقۃً کایقینۃً حالۃً فی النفس الناطقۃ من  
 باب التشبیہ بالملکۃ اذ التطلع الی الجہنم و فی اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت  
 کیفیت ہو جو نفس ناطقہ میں حلول کر گئی ہو از قسم تشبیہ بفرشتگان یا جہانگنا عالم جبروت کا  
 و تفصیلہ ان العبد اذا اذ اوم علی الطاعات والطہارات والا ذکا و حصل کوصفۃ  
 فاکتمہ بالنفس الناطقۃ و ملکۃ راسخۃ فی هذا التوجہ فہذا ان جنسان للنسبۃ  
 تحت کل منہما انواع کثیرۃ او تفصیل اوس اجمال کی یہ ہو کہ مبتدئ جب طاعات اور طہارات  
 اور اذکار پر مداومت کی تو اسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہو جسکا قیام نفس ناطقہ میں ہی اور اس قیام  
 ملک راخ پر یا ہو جاتا ہو صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہو اور ملک توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہو



توسبت کی یہ دونوں نسبتیں ہیں جن کے تحت انواع کثیرہ داخل ہیں فیہما نسبت المصنوعۃ  
والتشقیق فیکون الحبۃ صفة راسخة فی القلب یومجدلہ انواع مذکورہ کی محبت و عشق  
کی نسبت ہو تو او میں محبت کی نسبت محکم ہو جاتی ہے و قلب کے اندر و فیہا نسبت کثیر النفس  
والتشقیق عن حطوطہا و کان سید الوالد یستقیمہا نسبتہ اهل البيت اور مجملہ  
انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہو اور والد مرشد کو نسبت اہل بیت کہتے تھے  
و فیہا نسبت المشامکہ و وہی ملکۃ التوجہ الی العجز و البسط و بالجملة فیکون  
مع اللہ کو ان و حسب اقدار معنی میں الحبۃ او کثیر النفس او غیرہا بالیادداشت  
والتشقیق فیکون بہا ملکۃ راسخۃ من هذا النوع و تسمى تلك الملكۃ نسبة  
والتشقیق کثیرہ جدا و صاحب السیریدر ہر کمال نسبت علیہا تھا و الفرح من  
الاكتشاف فیحصل نسبتہ و المواظبہ علیہا و الاستغراق فیہا حتی تکتب  
النفس منہا ملکۃ راسخۃ اور مجملہ ان کے شاہد کی نسبت ہو و عبارت ہو ملکۃ توجہ سے  
مجرد بسیدگی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف توجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہو حاصل کلام  
بالاجمال یہ ہو کہ توجہ سے اندر رنگ بزرگ ہو بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکسیر کی یادداشت  
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا ملکۃ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہو اور یہی  
ملکۃ اور کیفیت مسمی نسبت ہو اور نسبتیں نہایت بکثرت ہیں اور صاحب اسرار بہ نسبت کو علیہ و علیہ  
دریافت کرنا ہو اور اشتغال قادریہ اور حقیقتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ سے غرض اس نسبت کی تحصیل اگر  
ہو اس پر دوام اور مواظبت کرنا ہو اور اس میں دل رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور شوق دائمی سے  
ملکہ راسخہ پیدا کرے حاشیہ منہدین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مال کار بیان کیا کہ  
نسبت یہ ہو پھر اس کو دو قسم تقسیم کیا پھر تطلعات الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا

واعلموا ان کل من سوا سکو تامل کرنا کہ تیرا دیاب ہو وہ کہ ظنن ان القسبة لا تحصل الا بطريق  
الاشغال بل هذه طريق لتحصيها من غير حصر فيها وعلى الباشا اي عند بي ان  
الضماكة والتابعين كما في المحمدون السركينة يطرق اخرى فيمنها المواظبة على  
الصلوات والتسبيحات في الخلوة مع المحافظة على شريطة الخشوع والخصومة  
ومنها المواظبة على الطهارة وذكر حامد الذات وما اعد الله للمطيعين  
له من الثواب العاصدين له من العذاب فيحصل انفراد عن اللذات الحسية  
وانقلاع عنها ومنها المواظبة على تلاوة الكتاب والتدبر فيه واستماع كلام  
الواعظ وما في الحديث من ان ذاق وبالجمل فكلوا ان اطربون على هذه الاشياء  
مدد كثير فحصل ملكة راسخة وهياكل نفسانية فيما فطرون عليها بقية العز  
وهذا المنة هو المتواتر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق مشايخنا  
لا شك في ذلك وان اختلف الاكوان واختلقت طرق تحصيلها اورد بها ان يكون  
نسبت مذكرة تبيين حال ہوتی گراخین اشغال سے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا  
ایک طریق ہے اور خین میں کچھ انحصار نہیں اور میر سے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات ضابطہ و رابطین  
یعنی نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے سو سچا اوند کے طرق تحصیل کے مواظبت پر صلوات  
اور تسبیحات پر خلوت میں شہرہ خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور  
موت کی یاد پر جذبات کی کاٹنے والی ہر محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب  
مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں کے واسطے عذاب عین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور  
یاد کے سبب لذات حسیہ سے انشکال اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت پر قرآن مجید کا  
تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سنے پر اور ان احادیث کے تامل

فان  
اشغال وارت  
نسبت طریق  
از بدو زمان  
رسالت الی الان  
ودفع عن  
ناقصین



تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت تھی بخلاف متاخرین کے کہ انکو بسبب اجد زمان سلت کے البتہ اشغال مذکور کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم میں فی اعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت تھی اور اہل عجم اور اہل غل کے عرباؤں کے محتاج ہیں والدہ اعلم سمعت سیدنا ابوالدرداء بن سہرہؓ یذكر واقعة له طويلا ز ابي فيرما الحسن بن الحسين وعليك رضي الله تعالى عنهم فقال سالت عليا كنتم الله وجهه عن نسبتي هل هي التي كانت عند كوفي من رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر ي لا يستعراق فيها وتا مثل جدا ثم قال هي هي يلا فوكي والد مرشد قدس سره سے منے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جس میں جنین اور سید الاولیا علی مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم کو زائد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھ کو اہم کیا نسبت میں متفرق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق تم کو صاحب المدا ومدة علی الشکبنة احوال رفیعة و تنوبہ مرة و مرة فلیعلمها الشااک و لیعلم انوا عا لامات قبول الطاعات و تاثیرها فی صمیم النفس مؤید آیہ القلب پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مد او مت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت نبوت ہوتے ہیں گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اون حالات رفیعہ عنیت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں ومنہما آیتا طاعة الله سبحانه على جميع ماسواه والغيرة عليه فقد اخرج مالك في النوطا عن عبد الله بن ابي بكر ان ابا طلحة الاخصائي كان يصلي في حائط له فطار دُسي فطفق يتردد ويلقي من حُجبة فاعجب به ذلك فجعل يتبعه بصرة ساعة ثم رجع الى صلواته فاذا هو لا يدري من هو

فَقَالَ قَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذَا فَوَيْلٌ لِي إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَكَذَّبَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَاطِئِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ صَدَقَ قَوْلَهُ  
فَضَعَهُ حَيْثُ شِئْتَ وَفِئَتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ السَّلَامُ الْمُسَارُ الْيَمَانِي قَوْلُهُ عَزَّ  
وَجَلَّ لَا تَلِي فُطَيْقَ مَسْحَا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُودَةٌ مَعْلُومَةٌ مُجْمَلَةٌ أَوَالِ فِيهِ  
مَقْدَمُ رُكْنَيْنِ طَاعَاتِ الْكَلْبِ كَأَوَّلِ جَمِيعِ مَا سَوَّاهُ وَأَوَّلِ سَبْعَةِ خَيْرَاتِ كَرَامَاتِ الْبَلَدِ إِمَامِ الْمَالِكِ فِي مَوْطِنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَرَّ رَوَايَتِي أَنَّ ابْنَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَوْ رِي سَوَادُ هَرَوْدَهْرَجَا كُنْتِي بِمَكَّةَ تَحِيَّ أَوْ رَحَلْ جَانِي كِي رَاهَ تَلَاشَ كَرْتِي تَحِيَّ يَعْنِي دَرِخْتِ أَيْسَبِ سَبْجَانِ  
أَوْ رَزَمِينَ بِرَجْجَكِ تَحِيَّ كَأَوَّلِ سَكَا تَخْلُفَانِ دُشَوَارِ هُوَ ابْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَوْ سَكَا تَحِيَّ دُشَوَارِ هُوَ ابْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
مَالِ يَعْنِي بَاغِ مِيرِ حَقِّ مِينَ فِتْنَةٍ هُوَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ لِي وَأَوَّلِ خَيْرَاتِ مِيرِ  
فَضَلَّ كَمَا أَوْ كَمَا يَارَسُولَ اللَّهِ سِيرَ بَاغِ خَيْرَاتِ هُوَ ابْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
سَلِيمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَقَضِيَّةِ جِسْمِ اسْ آيَتِ مِينَ ابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَوْ مَعْلُومٌ هُوَ تَرْجَمَ كَمَا هُوَ تَقَضِيَّةٌ نَدَوْرَهُ تَحْلِيلُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَيْسَبِ شَفُولِ هُوَ كَأَوَّلِ بَاغِ نَاغِ خَيْرَاتِ هُوَ ابْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
كَأَنَّ جَاوِينَ خَلَا صَدِيقِي هُوَ كَأَوَّلِ كَمَالِ كَيْسَ لِي وَابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
كِي شَفُولِي نِي طَاعَتِ مِينَ خَلُّ ابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
ابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَوْ مَعْلُومٌ هُوَ تَرْجَمَ كَمَا هُوَ تَقَضِيَّةٌ نَدَوْرَهُ تَحْلِيلُ ابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَيْسَبِ شَفُولِ هُوَ كَأَوَّلِ بَاغِ نَاغِ خَيْرَاتِ هُوَ ابْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
كَأَنَّ جَاوِينَ خَلَا صَدِيقِي هُوَ كَأَوَّلِ كَمَالِ كَيْسَ لِي وَابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
كِي شَفُولِي نِي طَاعَتِ مِينَ خَلُّ ابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
ابْنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ



حافظان حدیث نے روایت منقول کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک خواب نیکو کے لیے نبوت کے جیسا الیس من میں سے ایک نہ ہو اور آنحضرت نے فرمایا بتانی یہ بھی میرے بعد نبوت سے مژمشرات تھیں کہ ان اور مژمشرات کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا ایک خواب جسکو نیکو دیکھے یا اس کے واسطے دو سرائیم و سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے جیسا الیس مسنون میں سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ ان کے واسطے بشارت ہو زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے یہ وہی صالح یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہے و ہر وقت مولانا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سا لکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا ایک بعد ہزار بیچ کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے کس نے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب بیان کرے تو آنحضرت اس کی تعبیر فرماتے تھے واللہ اعلم بالحق و یا الصلواتہ رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام اور رؤیۃ النجۃ والشار او رؤیۃ الصادقین والا یطیۃ مؤثر رؤیۃ المشایخ المتبرکات کہ کبیت اللہ والحمد للہ ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بکیت المقدس مؤثر رؤیۃ الی قاتلج الاشیۃ المستقبلیۃ فمفع کما رای او الماضیۃ علی ما ہی علیہ او رؤیۃ الانوار والطیبات کشریب اللبن او العسل والسمین کما هو من کوثر فی کتاب الشریک من الاصول و رؤیۃ الملائکۃ فی الحدیث ان رجلاً کان یقرأ القرآن ذات لیلۃ فظہرت ظلۃ فیہا امثال المصابیح الی اخر القصة اور رؤیا صالح سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے خواب میں یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیاء علیہم السلام کا اسکے بعد برکات متبرکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت المقدس یا مسجد نبوی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ و فلاح آئندہ کے دیکھنا کہ اسطابق رویت کے واقع ہوں یا فلاح گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے

اور شاہد اور گم گم پائیا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایہ میں کورہ اور سطح فرشتوں کا  
 دیکھنا جانے کی حالت میں حدیث میں وارد ہو کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک اسات تو ایک سایبان  
 ظاہر ہو حسین چراغ سے تھے تا آخر قصہ و قصہ مذکورہ مجملہ صحیحین کی روایت یوں ہو کہ اُسید  
 بن جعفر تہجد کے وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے حسین چراغ کے  
 مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُنکا گھوڑا بٹھرنے لگا اُوںھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہو کہ وہ کیا تھا اُوںھوں نے کہا نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے  
 تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اُنکو لوگ دیکھ لیتے  
 وہ بھنی نموتے مترجم کتابہا رویت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی  
 نعیم سے حدیث مروی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اُسے مجھ کو  
 فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا مولا نے فرمایا دودھا اور شہد کے  
 مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہوا احمد اور ترمذی نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی کہ کبھی ورقہ  
 بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجہ الکبریٰ نے کہا کہ اُسے تو آپ کی  
 تصدیق نبوت کی تھی لیکن وہ مگر کیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 سینے اوسکو خواب میں دیکھا اوس پر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوس پر لباس سنیہ ہوتا  
 وَمِنْهَا الْفَرَسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَاظِلُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعُ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا  
 فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ أَوْ بِنُجْمِ حَالَاتٍ رَفِيعَةٍ فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ  
 جَوْمُ مُطَابِقٍ هُوَ وَاقِعُ كَسَوَالِبَةِ حَدِيثِ مِثْنِ آيَا هُوَ مَوْمِنٌ كِي فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ قَوْمًا  
 كِي فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ قَوْمًا كِي فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ قَوْمًا كِي فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ قَوْمًا  
 كِي فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ قَوْمًا كِي فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ قَوْمًا كِي فَاسْتَصَادَ قَوْمًا وَرَوَدَ قَوْمًا



ذی طهرین لایم بک به یو افسر علی اللہ کا بڑا و یا بچہ کہ یہ فی ذلک الوفاق و استکانا دالہ  
 علی حجتہ ایمان التجل و قبول طاعتہ و سرایۃ النور فی صلی قلبہ و فی قلبہ  
 اور نیک حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہو اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اندر سے طالب برائی بہت  
 کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہو کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان چہرے پر لے لے جاتے  
 کبر و غیور الی جاسکو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اندر کے بھر سے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو  
 سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہو کہ جیسا اوستے اما ویسا ہی کر دے خدا کا کلام  
 یہ ہو کہ ایسے حالات رفیعہ جو نہ کو رہے اور مانند انکے اور حالات بلند دہالت کرتے ہیں ہر کی صحت  
 ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کو جانے پر اوسکے قلب کے باطن میں  
 تو سالک انکو غنیمت جانے لے بعد حصول النسبۃ عروج آخر و هو الفناء فی اللہ والبقاء  
 بہ و الحق عند انہ لیس مؤثرنا عن الشیء یصلی اللہ علیہ وسلم یواسطۃ الشاخیہ  
 بالسند المتصل بل ہو مؤیدۃ من اللہ تعالیٰ بقبولہ من شائع من عبادۃ من خیر لو انہ  
 و متابعہ لہ فی هذا المعنی ما روی ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلہ شیوخ فقال  
 لہ یصل احب الی اللہ بالسلسلہ بل وصلت الی جذبہ فاوصلت الی اللہ فیضیہ  
 لہ ما ورد جذبہ من جذبات اللہ تو ازی عمل الثقلین هذا مع ان سلسلہ شیوخ  
 معلومہ و معروفہ فمن شاء هذا الخروج فلیخرج الی سائر کتبہ او اللہ الی ہادی  
 پھر بعد حاصل ہونے نسبہ کے دوسرا عروج اور ترقی ہو اور وہ عبارت ہو فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میر  
 نزدیک واقعی پیام ہو کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ شاخ متصل سے  
 متواتر نہیں بلکہ یہ تو خدا کی داد ہو جسکو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے بدو تو ارش  
 اور اس دعا کا شاہد وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند منقول ہو کہ سینے اوکے بیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا





لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَى أَرْبَعِينَ كِسْفَةً مِنَ الْجَبَرُوتِ كَيْدًا وَكَيْدًا وَكَيْدًا  
 فَتَعْلَى الْكَافِرِينَ أَتَعْلَمُ مَعْرُودًا أَوْ مَرَّةً أَنْ يَأْتِيَهُ كُلُّ يَوْمٍ كَيْدًا وَكَيْدًا وَكَيْدًا  
 حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا لکھا گئے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو  
 پڑھ کر پالیس مرتبہ پڑھ کر اَللّٰهُمَّ كَيْدُكَ كَيْدُ الْفُتُوْرِ وَكَيْدُ الْفُتُوْرِ وَكَيْدُ الْفُتُوْرِ  
 اے اللہ! کما بارگاہِ رسالت سے فرماتے ہیں کہ قرآن سورۃ الواقعة کو کل لیکھ کر تھکے اور پھر  
 اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۃ الواقعة کو ہر رات پڑھے اور کوفاتہ نہیں پڑھے تا مگر ہم کتاب  
 یہ عمل حدیث کے موافق ہو و اللہ اعلم و سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصُرُ  
 وَيَعْلَمُ الصَّاحِبَاتِ إِلَى آخِرِ سُورَةِ الْكَافِرِينَ وَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُوَفِّقَهُ فِي آيَةِ  
 سَاعَةِ أَرَادَ يَقْطَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا اور سینے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے  
 سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سورۃ کف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے  
 یہ دعا کرے کہ اے اللہ! جو کچھ مجھے جس وقت کما کر دے کرے تو حق تعالیٰ اوس کو عطا فرمائے اسی وقت مگر ہم کتاب  
 سورۃ کف کے آیات مذکور یہ ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ اٰمُهُمْ جَنَّاتٍ اَلْفُ دُوْرٍ  
 نَزَلَ اَلْحَالِ الَّذِيْنَ قَبْلُهَا لَا يَسْغُوْنَ عَنْهَا حَوْلًا قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ اَدْوَانًا لَّحَمَاتٍ رَبِّیْ لَنُفِذَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ يَنْفِذَ  
 جَمَّاتٍ رَبِّیْ وَلَوْ جَمَعْنَا بِرْمَبَدًا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ اِلَیَّ اَنْ اَتْلُوْا الْاَنْكُرُ اِلَهٌ وَّاحِدٌ فَرْنٌ كَانَ یُحْجِی  
 اِنَّمَا اَرْسِلْتُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ اَوْ لَا یَشْرِكْ بَعْدَ وَرَثَةٍ اَحَدًا یُعَلِّمُ حَدِیْثَ كَیْ مَوَافِقِ یُحْجِیْ دَارِیْ لَیْ  
 مُسْتَدْمِنِ وایت کیا ہو کہ انی الحاشیۃ الغریزیۃ و سَمِعْتُهُ يَقُولُ اَلْتُبْ هَذِهِ الْعُوْذَةِ وَعَلَيْهَا  
 فِی مَشْرِقِ الطُّغْلِ یَحْفَظُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَخُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الشَّاهِدِ  
 مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَوَعِیْنِ لَآ مَآءَ تَحْصَنَتْ بِحَصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سنا سینے حضرت اللہ سے فرماتے تھے کہ اس تہود کو لکھ اور لڑکے کی

اور سنا سینے حضرت  
 پھر ہر روز پڑھ کر  
 اسی وقت مگر ہم کتاب  
 سورۃ کف کے آیات  
 مذکور یہ ہیں  
 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 كَانَتْ اٰمُهُمْ  
 جَنَّاتٍ اَلْفُ دُوْرٍ  
 نَزَلَ اَلْحَالِ  
 الَّذِيْنَ قَبْلُهَا  
 لَا يَسْغُوْنَ عَنْهَا  
 حَوْلًا قُلْ لَوْ  
 كَانَ الْبَحْرُ اَدْوَانًا  
 لَّحَمَاتٍ رَبِّیْ  
 لَنُفِذَ الْبَحْرُ  
 قَبْلَ اَنْ يَنْفِذَ  
 جَمَّاتٍ رَبِّیْ  
 وَلَوْ جَمَعْنَا  
 بِرْمَبَدًا قُلْ  
 اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ  
 مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ  
 اِلَیَّ اَنْ اَتْلُوْا  
 الْاَنْكُرُ اِلَهٌ  
 وَّاحِدٌ فَرْنٌ  
 كَانَ یُحْجِی  
 اِنَّمَا اَرْسِلْتُكُمْ  
 لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ  
 اَوْ لَا یَشْرِكْ  
 بَعْدَ وَرَثَةٍ  
 اَحَدًا یُعَلِّمُ  
 حَدِیْثَ كَی  
 مَوَافِقِ یُحْجِیْ  
 دَارِیْ لَیْ  
 مُسْتَدْمِنِ  
 وایت کیا ہو  
 کہ انی الحاشیۃ  
 الغریزیۃ  
 و سَمِعْتُهُ  
 يَقُولُ اَلْتُبْ  
 هَذِهِ الْعُوْذَةُ  
 وَعَلَيْهَا  
 فِی مَشْرِقِ  
 الطُّغْلِ یَحْفَظُ  
 اللّٰهُ تَعَالٰی  
 بِسْمِ اللّٰهِ  
 الرَّحْمٰنِ  
 الرَّحِیْمِ  
 اَخُوْذُ بِكَلِمَاتِ  
 اللّٰهِ الشَّاهِدِ  
 مِنْ شَرِّ كُلِّ  
 شَیْطَانٍ  
 وَهَامَّةٍ  
 وَوَعِیْنِ  
 لَآ مَآءَ  
 تَحْصَنَتْ  
 بِحَصْنِ  
 اَلْفِ اَلْفِ  
 لَاحَوْلَ  
 وَلَا  
 قُوَّةَ  
 اِلَّا بِاللّٰهِ  
 الْعَلِیِّ  
 الْعَظِیْمِ  
 اور سنا  
 سینے  
 حضرت  
 اللہ سے  
 فرماتے  
 تھے  
 کہ  
 اس  
 تہود  
 کو  
 لکھ  
 اور  
 لڑکے  
 کی

کردن میں انکا حق تعالیٰ اوسکو مضمون رکھیں گا بسم اللہ سے آخر تک تمویذ مذکور ہی ترجمہ دے گا یہ ہے  
کہ بواسطہ کلمات الہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کائنات  
کیرے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ  
الطیغ کے قلعے میں وسیع ہے یقول هذا الذی امان من کل افة یقر أصباحا  
وَمَسَاءً بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ  
لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَنْ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَأَخْصَى  
كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ  
بِئْسَ صِدْقًا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِظٌ إِنَّ رَبِّي اللَّهُ  
الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَوَكِّلُ الطَّائِفِينَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور سنا میں اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی  
بسم اللہ سے آخر تک مان اور پناہ ہی ہر آفت سے بڑھا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکو یہ ہے کہ میرے  
کرتا ہوں اللہ کے نام سے خداوند التو میرا رب ہو کوئی محبوب و برحق نہیں سولے تیرے تجھی پر میں نے بوس کیا  
اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہو گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر لکھ اللہ کی توفیق سے جو  
بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو بچا ہوا میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہو  
اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہے کہ اگر خداوند میں پناہ مانگتا ہوں  
اپنی ذات کی بڑائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی بڑائی سے جسکی چوٹی کو تو تھا نہ ہے یعنی تیرے  
قبضہ قدرت میں ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا نفاذ  
اللہ ہی جسے قرآن اوتا را اور وہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے سوا کردہ ناسین اور گردن کشی کو میں

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

تو کہہ کر اسکا فی ہر کوئی معبود برحق نہیں ہوئے اوسکے اوسے پر مبنی اعتماد اور بھروسہ کیا اور وہی  
 مالک بر عرش شہیر کہاد سمعۃ یقول مکر خاف ذاسلطان فلیقل کلمۃ یقین  
 جمعۃ حقیقت والیقین کلمۃ اصبح من الید الیمنی عند کل حرف من  
 اللفظ الاول ومن الیسر عند کل حرف من الثانی ثم لیقینہما جمیعاً فی  
 وجہ من یخاف منہ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے  
 ڈرے اوسکو چاہیے یون کہ کہہ لے کلمۃ حقیقت جمعۃ حقیقت اور چاہیے کہ اپنے ہاتھ کی ہر اوگلی کو بند کرے  
 لفظ اول کے ہر حرف کے نقطہ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر اوگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف  
 کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی اوگلیاں بند کیے چلا جائے پھر دونوں کو کھول دے اوسکے ساتھ  
 جس قدر تہا ہر ترجمہ کتاب ہر لفظ اول سے کہیخص اور لفظ ثانی سے محسوس مراد ہو یعنی جب کان لے  
 تو دہلے ہاتھ کی ایک اوگلی بند کرے پھر جب بائیں ہاتھ کی دوسرا حرف بولے تو دوسری اوگلی بند کرے  
 اور یہاں تک ثانیہ کے بعد تیسری اوگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاۃ کے بعد پانچویں بند کرے علیٰ ہذا علیا  
 لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک اوگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے وسمعۃ یقول سیست  
 آیات من القرآن سبھی آیات الشفاء یکتبہا للبریض فی اناء یتجوھا بالماء  
 ویشرب ویشف صدقہم مؤمنین وشفاء لعلانی الصدور کجھج من بلجیوھا  
 شراب مختلف واولاۃ فیہ شفاء للناس وندزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ  
 للمؤمنین واذ امرضت ہو یشفین قل ہو للذین امسوا ہدی وشفاء اور میں نے  
 سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے  
 اونکو ایک برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلائے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہیں  
 وسمعۃ یقول ثلث وثلثون ایه تنفع من الشح ویکون حرزاً من الشیطان

برای خوف

ایا شفا برای مرض









جو بیچے تو ایک گروہ سے اور اوپر بھینکے ال اور تار کے کوڑے کی گردن میں باندھے حق تعالیٰ  
 اس کو اس بیماری سے آرام دیکھا و سَمِعْتُهُ يَقُولُ اَسْمَاءُ اَصْحَابِ الْكُفْرِ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ  
 وَالْحَرْقِ وَالنَّهَبِ وَالشَّرْقِ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ عَمَلِنَا مَكْسِلِنَا كَسَفُوْا طَطَا اَذْسِرُوْا  
 كُنَّا اَنْفِيْدُوْا مَسْئُوْلِيْنَ يُوْلِنُوْنَ مَسْئُوْلِيْنَ وَكَلِمَةٍ تَقْطَعُ وَعَلَى اللَّهِ قُصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِزٌ  
 اور سائیں حضرت الد سے فرماتے تھے کہ احباب کون نام ان ہن و بنے اور جلنے اور غارتگری اور  
 چوری سے اتنی سے آخر تک مارے و سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ  
 فَأَمَّا أَنْ يَدْفَعَ الْعَجَائِبَ بِالْحَيِّ يَا بَدِيعَ الْفَآءِ مَا تَنِي مِنْ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَإِنَّ  
 اللَّهَ يَفْضِي حَاجَتَكَ وَهَذِهِ عَزَائِمُ أَجَازِي سَيِّدِي الْوَالِدِيَّ فِي حُجَّةٍ مَا أَجَازَنِي  
 اور سائیں حضرت الد سے فرمانے تھے کہ جب تجھ کوئی حاجت پیش آئے تو بادیع العجائب بالخیر بادیع  
 کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے  
 یہاں تک مجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہو مجھ اور اعمال کے کہ جنہیں مجھ کو اجازت فرمائی ہو  
 لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُؤَمَّرَةِ رُكْعٌ اَرْبَعٌ رُكْعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْاَوَّلَى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْغَمِّ  
 وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ مِائَةٌ مَرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ اِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ  
 اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ مِائَةٌ مَرَّةً وَفِي الثَّالِثَةِ وَأَتَوَضُّعُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ  
 مِائَةٌ مَرَّةً وَفِي الرَّابِعَةِ فَإِنِ احْسَبْنَا اللَّهَ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ مِائَةٌ مَرَّةً ثُمَّ يَسْلُو وَيَقُولُ  
 رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ خَيْرُ الْمُهْلِكِينَ مِائَةٌ مَرَّةً حَاجَاتِ مُشْكِكِ بَرَّانِي كِے واسطے چار گتیں  
 بڑھیں پہلی گت میں سورۃ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک اِنی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجینا ہ  
 من النہم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھے اور دوسری گت میں بعد فاتحہ کے رب انی سنی الضر

وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے واقفوں امری الی اللہ  
 بہ سبب العباد سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل سو بار  
 پڑھے پھر سلام پھیر کر کہے ربانی مغلوب فاتحہ سو بار پڑھا سو لاکھ بار نے فرمایا کہ انا م جنہ صا دق  
 علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں آیتیں اہم عظم ہیں کہ جنکے واسطے سے جو سوال کرے پہلے  
 اور جو دعا کرے قبول ہوا اور محکوم توجب آئی اور اس شخص سے کہ بواسطے اسکے دعا کرے اور قبول ہو  
 فائدہ جلیلہ حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار بار بس میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی  
 یا جامالی در حکم ہریت احمر کے ہو اور او کو اہم عظم شمار کیا ہو وہ یہ آیت ہو لا الہ الا انت سبحانک انی انت  
 من الظالمین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہو کہ گھجلی کے پیٹ میں فرمائی جو  
 مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کرے قبول ہوگی اور حق یہ ہو کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثر  
 اور کمال سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشائخ اسکی سرعت تاثیر اور درجہ کثرت  
 اجماع اور اتفاق کہتے ہیں اور طریقہ دعا کا او حقون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہو آسان تر و طریقے ہیں  
 ایک یہ کہ بارہ دن تک بنیت حصول طلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول  
 اور آخر چند بار درود پڑھے کے اور دوسرا طریقہ یہ ہو کہ ایک لاکھ چھیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہو کہ اسکی  
 قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح  
 حدیث بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سولے اسکے قرآن میں اسکی شان میں اراد ہو یا مستحبنا لہ نجینا  
 من النعم و لذلک نجی المؤمنین و لکن خبطہ الشیطان یقر فی آخرہ و الیکس یبجع من آت  
 ولقد فتنا سلیمان و الیقین علیٰ کس سیدہ جسدا لہ اناب اور جسکو شیطان باور لاکر دیا  
 یعنی جسپر آسیب کا ظل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے و لقد فتنا سلیمان و الیقین  
 علیٰ کس جسدا لہ اناب و الیقین لہ فی آخرہ سبع مہات و فیض الفالحۃ و المعوضۃ

باب دوم از احادیث  
 در بیان فضیلت چوتھی رکعت  
 سورہ بقرہ کے تحت آیت  
 لا اله الا انت سبحانک  
 کے تحت جو کلمات مذکور ہیں  
 واسطے ہر مطلب میں جلالی  
 یا جامالی دعا کرے کہ قبول  
 ہو جائے اور اس شخص سے کہ  
 بواسطے اسکے دعا کرے اور  
 قبول ہوگی اور حق یہ ہو کہ  
 یہ دعا نہایت مجرب التاثر  
 اور کمال سریع الاثر ہے جس  
 امر میں چاہے اس آیت سے  
 دعا کرے اور مشائخ اسکی  
 سرعت تاثیر اور درجہ کثرت  
 اجماع اور اتفاق کہتے ہیں  
 اور طریقہ دعا کا او حقون  
 نے باقسام متعددہ ذکر کیا  
 ہو آسان تر و طریقے ہیں  
 ایک یہ کہ بارہ دن تک بنیت  
 حصول طلب بارہ ہزار بار  
 پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو  
 بارہ سو بار پڑھے اول اور  
 آخر چند بار درود پڑھے  
 کے اور دوسرا طریقہ یہ ہو  
 کہ ایک لاکھ چھیس ہزار  
 بار پڑھے خلاصہ یہ ہو کہ  
 اسکی قوت تاثیر میں کچھ  
 شک نہیں اس واسطے کہ  
 ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی  
 صحت قرآن مجید سے بھی ہو  
 اور صحیح حدیث بھی اور  
 مشائخ کے اقوال سے بھی  
 سولے اسکے قرآن میں اسکی  
 شان میں اراد ہو یا مستحبنا  
 لہ نجینا من النعم و لذلک  
 نجی المؤمنین و لکن خبطہ  
 الشیطان یقر فی آخرہ و  
 الیکس یبجع من آت ولقد  
 فتنا سلیمان و الیقین علیٰ  
 کس سیدہ جسدا لہ اناب اور  
 جسکو شیطان باور لاکر دیا  
 یعنی جسپر آسیب کا ظل ہو  
 تو اس کے بائیں کان میں یہ  
 آیت سات بار پڑھے و لقد  
 فتنا سلیمان و الیقین علیٰ  
 کس جسدا لہ اناب و الیقین  
 لہ فی آخرہ سبع مہات و فیض  
 الفالحۃ و المعوضۃ



اَکْوَافِ ذَٰلِكَ الْبَيْتِ اوروں کے قریب ہوسے شیطان کے گھر سے اور اوندے پر چمکے کرے  
 یہ آیت پڑھے اَمَّا مَن كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ اَمَّا مَن رَّوٰى جَارِلُو سہی کیلئے  
 ہر کیل پر ہمیں پچیس بار پھر اوندے کو گھر کے چاروں کونوں میں گارے وَاَيْتَنَّا يَكْتُوبُ اَسْمَاءَ  
 اَصْحَابِ الْكَفْرِ فِي جُذُرِ الْبَيْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہو کہ اسباب کف کے نام  
 گھر کی دیواروں میں لکھے وَلِلْعِصْمَةِ يَكْتُوبُ هَذِهِ الْآيَةُ فِي رَقِ الْفَزَالِ بِالْبَعْرِانِ  
 وَمَاءِ الْوَدِّ مَعْتَقًا فِي عَقِيْقَتِهِ وَلَوْ اَنَّ اَنَا سَيَّرْتُ بِهَا الْجِبَالَ اِلَىٰ حَيْثُ اَوَّلُ الْوَدِّ  
 يَسَّ اَعْلَىٰ اَرْبَعِينَ قَرْفًا عَلَىٰ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كَلَّمَاتٍ اِلَىٰ ثَوْدٍ تَاْكُلُ كُلَّ  
 يَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتَدَأَتْ مِنْ وَقْتِ فَرَاغَتِهَا مِنْ غَسْلِ الْيَحْيُضِ فَوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِي  
 ثَلَاثِ اَلْيَامٍ اور عقیقہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے  
 وَلَوْ اَنَّ قُرْآنًا سَيَّرْتُ بِهِ الْجِبَالَ اَوْ قَطَعْتُ بِهِ الْاَرْضَ اَوْ كَلَّمْتُ بِهِ الْمَوْتِ بَلْ تَشَارِكُ الْمَرْجِعُ بِهَا  
 تعویذ کو اوسکی گردن میں باندھے اور یہ بھی عقیقہ کے واسطے ہو کہ چالیس لنگون پر سات سات بار  
 اس آیت کو پڑھے اَوْ كَلَّمَاتٍ فِي حَرْفٍ يَحْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ مَّوْجٍ مِّنْ مَّوْجٍ مِّنْ مَّوْجٍ سَحَابٌ طَلَمَاتٍ  
 بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اُخْرِجَ يَدُهُ لَمْ يَكْذِبْ اَمَّا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ اَوْ رَاقًا لَمْ يَنْفُذْ اَوْ رَاكِبٌ  
 لونگ کو ہر دن کھائے اور شروع کرے حیض کے غسل کے فراغت ہوسے سے اور اون فوٹن  
 اوسکا روج اوسے صحبت کرنا ہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہو کہ  
 لونگ رات کو کھائے اور اوپر پانی نہ پیے وَاللّٰهُ يَمْلِكُ جَنَّتُهَا يَأْخُذُ جَنَّتُهَا  
 مَعْصِفٌ اَعْلَىٰ مَقْدَارِ طَوْلِهَا وَيَقْدِرُ عَلَيْكَ تَسْعَ عَقَدٍ يَنْفَعُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ اَوْ اَصْبَحَ  
 وَمَا صَبَدُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَىٰ حُسْنُوْنَ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اِلَىٰ اٰخِرِهَا اَوْ رَجَعَتْ  
 بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تا گاسم کا رنگا اوسکے قدر کے برابر لے اور اوپر نو گرہیں لگا دے

ایسا کرنا  
 ہر روز  
 ہر روز

ہر روز  
 ہر روز

ہر روز  
 ہر روز





اللَّهُ التَّائِبَاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَكْرَهُ يَا حَفِظُ يَا قَرِيبُ يَا وَكِيلُ  
 يَا كَنِينُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ يَرَكُنُ الشَّيْطَانُ فِي وَسْطِ الدَّائِرَةِ  
 وَيَقُولُ رَكُنْ لَهَا فِي قَلْبِ التَّائِبَةِ ثُمَّ يَكْشُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ أَوْ قَعْبٍ بَعْدَ رَجْعِ بَيْنِ  
 پہلے کلام کی طرف توجہ دینا اور عین غریبوں سے یعنی جنکی والدہ ماجدہ سے اجازت ہو کر  
 کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو دایں اور شعیبا بھی کہتے ہیں ایک  
 گول لکیر چھری سے کھینچ کر آیت الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے دُقل جائز الحقیق و زہق الباطل  
 إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ يَهُودِيًّا وَنَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَكُلُّهُ الْمَجْرُمُونَ وَيُؤَيِّدُ اللَّهُ أَنْ يَحْيِيَ الْحَقَّ بِحُكْمَاتِهِ  
 وَلَيَقْطَعُ دَائِرَ الْكَافِرِينَ لِحَقِّ الْحَقِّ وَيُطِيلُ الْبَاطِلَ وَكُلُّهُ الْمَجْرُمُونَ وَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحْيِي الْحَقَّ بِحُكْمَاتِهِ  
 اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ پھر دعا پڑھے اَخُذْ بِحُكْمَاتِ اللَّهِ التَّائِبَاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَكْرَهُ  
 يَا حَفِظُ يَا قَرِيبُ يَا وَكِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پھر چھری کو گنڈل کے اندر کار کے  
 اندر کہیں بیٹھ کر دای نظر لگانے والی کے دل میں بھرا سو ڈنک دے گا بی کے نیچے یا قے کے نیچے بیٹھتی کے نیچے و ایضاً  
 يَمْنُ قَالَ لِلْعَائِنِ أَوْ الشَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَا بِاسْمِهِ وَقَدْ رَاصَاتِهِ أَوْ وَقْتُ حُكْمَاتِهِ  
 عَنْ نَفْسِهِ بِطَلْعِ عَمَلِهِ أَوْ رِيهِ بَعْدَ بَعْدِ لَكَ فِي دَائِرَةِ يَابَادُ وَكَرُوكِ يَا فُلَانُ أَوْ اَوْسَاكَ نَامُ لِيَكِرْ  
 ہمارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب خود اوسکا ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہو جائیگا و ایضاً  
 إِذَا شَقَّقَ النَّيْنُ قَالَتِ الْعَائِنُ أَمْرًا أَنْ يَفْشَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَهُ إِذَا سِرَّ  
 قِيْلَ أَمْرًا وَصَيَّتْ ذَلِكَ الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُونِ بَرَأ مِنْ سَاعَةِ قُلْتُ أَخْرِجْ مَا لَكَ فِي الْمَوْطَا  
 اَمْرًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيبًا قَدْ هَذَبَ الْكَيْفِيَّةَ أَوْ رِيهِ بَعْدَ بَعْدِ لَكَ فِي دَائِرَةِ يَابَادُ وَكَرُوكِ  
 لگانے والا ثابت ہو جائے تو اوسکے مومنہ اور دونوں ماتحتہ اور دونوں پائون اور اوسکی شرمچا کے  
 وہمے نہ کہے ایک برتن میں اور اس بائی کو اوپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہو جائے

اعمال مجربہ نازانی حضرت مصنف

نفا

نفا





يَا نَسْسُ السُّعْيِ يَا لَيْفَ لَحْوَلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَنَزَّلَ مِنَ  
الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ كُوِّنَ لَنَا هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ  
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَاللَّهُ خَشِيَ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ  
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا تَقُولُوا إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ أَوْ رِيحِي حَيْثُمُ زَخْمٌ كَاعِلٍ بِكَ أَيْكَ يَأْكُلُكَ  
تَيْنِ بَاتِحَةٍ نَّابٍ أَوْ أَوْسَكِي يَأْكُلُكَ جَوْ نَظَرِ زَمَةٍ كَوْرِكْتَاهِي بِحَيْرِ عَزِيمَتِي عَزَمْتُ عَلَيْكَ سَ أَوْ تَرَكِ  
بُرْجِ حَسْبِ نَظَرِ لُغِي بِحَيْرِ أَوْ سَتَاكَ كَوْدِ دُوسَرِي بَارِ نَابٍ سَوَاكَ تَيْنِ بَاتِحَةٍ سَ بُرْجَانِي يَأْكُمُ هُوَ بَانِي  
تَوْسَلُوعُ كَرَاوِسْكَ نَظَرِ لُغِي بِحَيْرِ أَوْ سَتَاكَ كَوْدِ دُوسَرِي بَارِ نَابٍ سَوَاكَ تَيْنِ بَاتِحَةٍ سَ بُرْجَانِي يَأْكُمُ هُوَ بَانِي  
بِسْمِ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَوْتَيْنِ بَارِ بَرِثَةٍ أَوْ سَوْرَةٍ فَاتِحَةٍ كَوْتَيْنِ بَارِ بَرِثَةٍ كَرِغَمِ نَكُورِ شُرُوعِ كَرِ  
أَوْ بِجَا سَفْلَانِ بَنِ فَلَائِتِهِ كَ أَوْسَاكَ أَوْ أَوْسَاكَ بَانِ كَانَامِ لَ وَ لِّلْمُحْكَمِ وَالْمَرْبُوفِ الَّذِي  
أَعْنَى الْأَطْبَالَ مَرْصُةً يَكْتَسِبُ فِيهَا نَاكُ صِيْنِي أَبْيَضُ يَأْحِي حِينَ لَا سَحِي فِي دَيْمُومَةٍ  
مُلْكِهِ وَبَقَايَاهُ يَأْحِي فَيَكْسِي بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ إِلَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَأَيْتُ  
سَيِّدِي الْوَالِدَ يَزِيدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةُ أَوْ حَسْبِ جَادُو كَا تَرْوَا أَوْ سَوَاكَ بَارِ كَ وَاسْطَ جَسْكَ  
بِيَارِي نَ طَبِيبُونَ كَو عَاجِرُ كَرِيَا هُوَ حِينِي كَ سَفِيدِ بَرْتَنِ مِينِ يَدِ اسْمِ لَكْهُ يَأْحِي حِينَ لَا سَحِي فِي دَيْمُومَةٍ  
لَكْهُ وَبَقَايَاهُ يَأْحِي بِحَيْرِ اسْكُو بَانِي سَ دُحُورِ جَالِيسِ دُنِ سَيِّدِ مِينِ كَمَا هُوَ نَ سَيِّدِ حَضَرِ وَالِدِ كَوْدِ كَحَا  
كَاسِ اسْمِ بِرُورَةٍ فَاتِحَةٍ زَادِ كَرْنِي تَحِي وَمَنْ صَنَاعَ لَهْ شَيْءٌ فَقَالَ يَلْخُفُظُ مِائَةً مَسْدَرٍ  
وَلَسَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً مِّنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ كُفْرًا يَا بَنِي إِسْهَلَانَ تَاكَ وَشَقَالَ حَبَّةً  
مِّنْ خَرْدَلٍ إِلَى يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةً مَرَّةً وَتَسَعُ عَشْرَةَ مَرَّةً رَحِمَ اللَّهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ  
أَوْ جَسْكَ كَوْنِي خَيْرُ كَوْنِي جَا سَ بِحَيْرِ كَ يَأْحِي بِحَيْرِ اسْكُو بَانِي سَ دُحُورِ جَالِيسِ دُنِ سَيِّدِ مِينِ كَمَا هُوَ نَ سَيِّدِ حَضَرِ وَالِدِ كَوْدِ كَحَا

الہامیہ جہاننا فی حضرت صفحہ

اس کا کلام  
اور یہاں پر  
نہیں لکھا گیا  
زندہ قائم  
ہو

برای کسی اور شخص یا کسی اور شخص کے

یا ایہا النہال انک من شال خبریہ من خردل فکلن فی صخرۃ او فی السملوات او فی الارض نبات  
 یسکون یا فیس باقرتونی الی الہکم کم فی خبریہ او سک باقرن لا دیک و لیس عرفہ السارق یتقابل انسان و  
 یسکون لا یزین بلیہ موکو کو لا یسکین یضیعہما الشبا بتین و یکتب اسم اللہ ہم فی  
 الہ برین دینہ سورۃ یس الی من المکر مدین فان کان هو الذی سرقی دار  
 الہ برین فان کویدر فلیکھ اسمہ و الیکتب اسمہ علیہ و لکذا حتی یدور قلت  
 و یحب علی من اطاع علی السارق یا مثال حدیہ ان لا یکتب اسم یسرقیہ ولا یشیع  
 فاحشہ بل یشیع القرائن فانما ہی طوبی القرائن قال اللہ تعالیٰ  
 ولا تقف ما لیس الذیہ علیہ و چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور چوٹی  
 اپنے درمیان میں تھامے رہیں اور او سکو کھٹے کی دونوں اوٹلیوں سے اوٹھائے رہیں اور چوٹی چوری کی  
 تھمت ہو او سکام نام چوٹی میں لکھے اور سورہ یس کو من المکر میں تک پڑھے۔ اگر وہی شخص چور ہوگا  
 تو بد چوٹی لکھو مباویگی پھر اگر نہ گھوسے تو او سکام نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اگر  
 ہر شخص تم کا نام لکھا جاو یہاں تک کہ گھوسے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یعل یا ایسا کوئی اور عمل کرے کہ  
 چور پر مطلع ہو تو او سبر واجب ہو کہ او سکے پھر نہ پریقین نہ کرے اور او سکو بد نام کرے بلکہ قرآن کی ہر وی کرے  
 کہ یعل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہی حق تعالیٰ نے سورہ نبی اسمائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑاوس  
 چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاو گا واذ ابوق لک  
 ابوق فاکتب فی قرطاس و اجعلہ فی غطاکہ و اثرکہ فی بیت مظلم و وضعہ ب بین  
 حجرین و ہی الفاتحۃ و ایہ الکرمی تھم اکتب اللہ عز و جل ان اسمک انک لک  
 السموات والارض و من فیہن فاجعل اللہ السموات والارض و ما فیہم ماعلی  
 عبدی و لان بن فلانہ اخیق من خلقہ حتی یرجع الی مولای و یرحمہ ادباً و احسن

برای شہادت چوٹی







برای خواجگان  
برای خواجگان

برای خواجگان

وَأَصْحَابُهَا أَجْمَعِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا الْبَشَرِ أَيْ مَخْلُوقَاتِ بَارِئِ رَحْمَتِ الرَّحْمَنِ  
اور جسکے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسوس کرے اس منسل سے سات بار اور اشارہ کرے تاجاں سے پرستش  
کے وقت پھر سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہو وَلَمِنْ يَشْكُو بَصْرَهُ يَصْرِفُ عَنْهُ الْبَصَرُ الْبَصَرُ  
فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ بِكُلِّ صِدْقٍ مَكْتُوبَةٍ اَوْ جُزْءٍ مِنْ  
بصارت سے نالان ہو و یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فَكشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ  
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ وَلَمِنْ يَشْكُو بِالضَّرْعِ يَأْخُذُ كَوَاحِشَ النَّحَّاسِ فَيَنْقُشُ فِيهِ أَوَّلَ  
سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِهِ الْآخِرِ فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا أَفْهَارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُ مَا يَفْعَلُهَا  
وَفِي الطَّرَفِ الْآخِرِ يَا مُنْذِلُ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ يَقْعُرُ عِزُّهُ سُلْطَانُهُ يَا مُدِلُّ وَاللَّهِ  
الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ اَوْ جِوْمِ كِي مِنْ مَبْلَا هُوَ تَوَاتَبَتْ كِي اِيك تَحْتِي لِي سَوَاوِ مِيْن كِي شَبِي كِي بَهْلِي  
ساعت میں اوس تختی کے ایک طرف یہ کھدائے یا قَتَارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُ مَا يَفْعَلُهَا اَوْ  
دوسری طرف یہ کھدائے یا مُنْذِلُ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ يَقْعُرُ عِزُّهُ سُلْطَانُهُ يَا مُدِلُّ اَوْ اَلْمَوْفِقُ  
دینے والا ہی اور بددگار یعنی اعمال کا اثر تو ضیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہو

### فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی کے جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہو اسکے  
آداب اس فصل میں ارشاد کیے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَكَ أَفْهَامٌ مِنْ كُلِّ قِرْفَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ  
الْبَاقِيَةُ فِي الدِّينِ وَالْآخِرِينَ اَوْ اَتَوْا حَقَّهُ اِذَا رَجَعُوا إِلَىٰ آلِهِمْ فَعَلُوا بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ خُذْ مِنْ حَقِّ تَعَالَى  
فرمایا سو کیون نہیں کھتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور ناپاکی قوم کو خدا کی نافرمانی سے  
دراوین جیسا کہ ہر طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے فتنہ مولانا نے فرمایا یعنی طالبان  
علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عہد غرض فقہان سے رہنمائی قوم کی اور ڈرنا اور کٹھن اور

[illegible]



مختصر قرآن اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے استخراج اور مستنبط ہیں  
 کتاب اور سنت مجاہدے متن میں اور علوم ثلاثہ مذکورہ پرچائے شرح کے اور نحو اور صرف ہو اسے علم  
 میں شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اور سپر موقوف ہو اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیر ہی نہ  
 اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے اصول فقہ یا اصول حدیث مراد نہیں بلکہ اس واسطے  
 کہ جب حدیث اور فقہ علم میں ہو تو ان کے اصول بھی علوم بنیں یا ضل میں تو ان کے حاشیے میں آیا  
 عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم بالہدایہ اور اسکے صفات اور افعال سے عبارت ہو  
 دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں نہ ہو تو بھی بطریق تفرع اور عدم لزوم کے  
 اور علم کلام میں تو مباحث منطوق اور امور عامہ اور جوہر اور غرض اور اصولی اور صورت کے مباحث  
 اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو ہمینی ہو مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے  
 وَمَا يَجِبُ فِي التَّكْوِينِ مِمَّا عَائِلُهُ أَشْيَاءُ مُشْتَرِكَةٌ فِي الْمَقَادِيرِ لَفْظُهُ اور تدبیر میں  
 جسکی مراعات واجب ہے چیز چہیز میں ہیں آشہر غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ  
 قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو او کو میان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے  
 وَالْقَوِيصُ الْمُخْلَقُ مَعْنً اَلَا اور جو شکل مخلوق ہو بنا بر قواعد نحو یہ کے او کو بیان کرے  
 یعنی اگر کوئی صیغہ و شوار یا ترکیب ایچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر مستحب ہو تو او کو موافقت  
 اور نحو کے حل کرے وَتَوْجِيهٌ اَلَمْ يَسْأَلْ بَانَ لِيَصْنَعْ حَايَا لَمْ يَشْرَا اَلْحُسْنَ شَيْءٌ وَيَتَبَيَّنْ  
 حاکم کجا ہے اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ او کی صورت باندہ نئے جزئی مثالوں سے  
 اور او کا اصل بیان کرے یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں آتے ہوں تو  
 صفات عبارت سے او کی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ اس طرح بیان کرے کہ طلبہ کے  
 ذہن میں آجائے وَتَقْرِيبُ الْمَثَلِ اَلَمْ يَسْأَلْ اَلْبَدَلُ قَوْمٌ بَعْضُ الْمَقَالِدِ مَكَاتٍ لِيَعْنِي

المبہم

حل

وَأَنذِرْ رَجُلًا بَعْضُهُمَا فِي بَعْضٍ أَوْ تَقْرِيبًا لِأَوَّلِ اسْمِهِ بِرُكْنٍ نَاجِزٍ حَاصِلٍ بِهَوَايَا سَبَبٍ مَّهِمَّةٍ  
بَعْضُهُمَا مَقْدَمَاتُ كَبَعْضٍ كَوَاقِلٍ فِي بَعْضٍ مَقْدَمَاتُ كَبَعْضٍ مِّنْ بَعْضٍ مِّنْ بَعْضٍ مِّنْ بَعْضٍ مِّنْ بَعْضٍ مِّنْ بَعْضٍ  
وَلَيْلٍ قَائِمٍ مَّهِمَّةٍ أَوْ سَكَنٍ مَّقْدَمَاتُ سَجْدَةٍ كَوَاقِلٍ رَوَانٍ كَرَسَةٍ كَأَنَّ شَرْطِيَّاتٍ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ مَرَكَبٍ مَّهِمَّةٍ  
بَعْضُهُمَا مَقْدَمَاتُ سَبَبٍ كَوَاقِلٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
نَتِجَةٌ حَاصِلَةٌ بِهَوَايَا تَقْرِيبًا لِّبَيْلٍ عِبَارَتٍ بِهَوَايَا لَّيْلٍ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ التَّحْكِيمَاتِ ۝ أَوْ رَوَانٍ قَائِمٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
يَعْنِي تَعْرِيفًا وَرَقَاعَةً مِّنْ مِّنْ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
يَعْنِي فَلَانِي قَائِمٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
مَثَلًا كَلِمَةٍ كِي تَعْرِيفٍ مِّنْ لِّفْظٍ اسْمٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
كَلِمَةٍ كِي أَفْرَادٍ مِّنْ مِّنْ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
غَيْرِ تَقْدِيرٍ وَاجِبٍ الْعِلْمِ بِمَقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
مَرَاتِلِ إِمَامٍ شَافِعِيٍّ كِي تَقْرِيبًا لِّبَيْلٍ عِبَارَتٍ بِهَوَايَا لَّيْلٍ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
التَّحْكِيمَاتِ كِي تَقْرِيبًا لِّبَيْلٍ عِبَارَتٍ بِهَوَايَا لَّيْلٍ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
مَقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
أَوْ مُشْتَبِهَاتٍ مِّنْ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
كِي أَوْ دَفْعُ كَرَاهَاتٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
يَا دُشْتَبِهَاتٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
دُشْتَبِهَاتٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ  
دُشْتَبِهَاتٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ مَّقْدَمَاتُ سَبَبٍ

یعنی مخلوق و  
اشاره اور سارا  
میلون کے توفیق  
یعنی مخلوق کے  
کتاب ۱۶

۱۱۱  
 کہاں کہے تو اس کے اس اختلاف کے نتیجے میں بعضین نے جو اہل اختلاف نے اس کا بدالت مطابقی ہو یا ایک  
 مطابقی ہو اور دوسرے نہیں یا التزامی ہو گئے وہ مایہ متغیہ فی التعریفات کا استدلال علی  
 ذی الکاظمی والبرابرین کے نتیجے کے ایک کبریٰ و سلب الضعف اور دفع کرنا شہادت علیہ کا  
 چنانچہ لازم آتا ہو گا جو تعریفات میں متغیہ ہو جیسے استدراک اور ضعیف ترکا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس  
 عدم جمع وضع بالازم آتا ہو گا جو برابرین میں متغیہ ہو چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سلب ہونا ضعیف کی  
 مترجم کتابی استدراک عبارت ہو اوس لفظ سے جو کلام میں یاد ہو بلا فائدہ اور تعریف میں خفی کا  
 لانا چنانچہ نہار کی تعریف میں کہنا ہو اسطش فوق الاستطشبات اوقادج فی الزوم و لا بدیج  
 اوتخالفہ یعیبارہ الخری اوتخالفہ اصنام من الایمۃ یادفع کرنا ہو گا جو قیاس تشائی میں  
 لزوم کا اور قیاس اقترا فی میں اندراج کا قاج ہو یادفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے  
 یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہو یعنی اگر مصنف کی عبارت اوس کی  
 کتاب کی دوسری عبارت سے مخالفت ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اوس کی توجیہ کرنا چاہیے  
 یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرے میں نظر آتا ہو یا اوس کا منظرہ قاعدہ منظرہ پرست  
 نکھاتا ہو تو اوس کا دفع کرنا ضروری ہو گا اصرح المصنف قدس سرہ فی رسالہ اخری قال العالم لا یفتید  
 تلامذہ نہ فائدہ نامۃ صحتی بین ہکھو ہذا کا امور متوینۃ علیہا فی دسریہ  
 تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ نامہ کا فائدہ کرے گا جب تک اویسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے  
 پھر انھیں امور پر ثنائے درس میں آگا کرے تا جائے نا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور  
 تفصیل ہوتی جائے گو یا مقول محسوس ہو گیا و منہا ان یلکون الاشغال وقد ذکرنا ہا  
 بالتفصیل ولیکن لہ وقت یتخلس فیہ مع الناس متواتر الیہم یتلونی علیہم  
 الشکیۃ فان سجدۃ اللہ تعالیٰ لا تنزلہ بالاسطاعۃ العمکنۃ لہ الاستطاعۃ

الْمُسَيَّرَةِ مِنَ الثَّانِيَةِ الْقُحْبَةِ وَاحْتِثَ عَلَى الْأَسْخَالِ قَوْلًا وَفَعَلًا وَتَصَرُّفًا لِقَلْبٍ  
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَالْيَكُونُ لَا شَرَاكَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَتُرْكِيَّتُهُ أَوْ مَنَاجِدِ أَوْ مَسْجِدِ أَوْ مَسْجِدِ أَوْ مَسْجِدِ  
 عالم ربانی پر لازم ہے یہ کہ اشغال طریقت کی تلقین کرنے اور مئے او کو بتھیل تمام فضول ساقیہ  
 ذکر کیا ہو اور اس کے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس میں لوگوں کے ساتھ بیٹھنے اور ان کی طرف متوجہ ہو کر  
 اوپر نسبت ڈالنے کو ہوا سے کہ حجت الہی تمام نہیں ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت  
 میسر سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسر سے صحبت ہی اور غبت دلانا اشغال پر قول سے اور قول سے  
 اور دل کے تصرف سے والد علم اور ہی کی طرف یعنی صفائی دل بہرکت صحبت کے اشارہ ہی حق تعالیٰ کے  
 اس قول میں تَرْكِيَّتُهُ یعنی رسول کریم افکویا کرنا ہی اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا أَنْ يَخْلُقَكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرِكُنْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَ أَيْ الْجَعَلِيَّةَ  
 الْقَصَصَ فَقَدْ دُرِّيْنَا فِي الْأَمْثَلِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ  
 مِنْ بَعْدِهِ كَأَنَّهُمْ يَخْلُقُونَ بِالْمَوْعِظَةِ وَدُرِّيْنَا فِي سُنَنِ بْنِ مَالِكٍ وَعَلَيْهِ أَنْ الْقَصَصَ  
 لَهُ تَكُنْ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَزَالُ دَعَا ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَدُرِّيْنَا أَنَّ الْقَصَصَ كَأَنَّهُ يَخْلُقُ الْجَنَّةَ وَالْقَصَصَ مِنْ الْبَسَاطَةِ  
 فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَأَنَّ مَوْعِظَةً وَأَنَّ مَوْعِظَةً وَأَنَّ مَوْعِظَةً وَأَنَّ مَوْعِظَةً  
 یہ ہے کہ لوگوں کا خبر گیری سے وعظ اور نصیحت ہی تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ  
 نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ سے اور وعظ کرنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مفسد  
 ہو کہ روایت پونہجی ہو کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب نے ذکر کیا کہ خبر گیری  
 کیا کرتے تھے مسلمان کی وعظ اور نصیحت سے اور کہ روایت پونہجی ہو سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ تعالیٰ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی اور ان کے اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اور ان کے بڑے

ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خواف کو ساجد سے کمال دیتے تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا  
 کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کے سوا اور معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں مومن اور مجتہدین  
 کے زمانہ صحابہ میں تھی اور وہ قصہ خواف کو کمال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ  
 رسول اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہو گا لَقَصَصُ مُؤَانِدَ كُنْ  
 الْحِكَايَاتِ الْحَبِيبَةِ التَّادِرَةِ وَبِالْإِيجَابِ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ أَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ  
 بِحَقٍّ وَلَا يَقْصُدُ فِي ذَلِكَ تَدْرِيجَ تَلَقُّبِهِمْ السُّنَّةَ وَتَمَيُّزِهِمْ بِمَا بَلَ التَّشْدُّقِ  
 وَالْإِحْجَابِ وَالْمُتَّيِّنِينَ عَنِ النَّكَاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ إِتْرَادِ الْحِكَايَاتِ الْأَمْثَالِ  
 وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَعَقِدْ لَهُ فَهَذَا سَوْ قَصَّه گوئی سے مراد  
 یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اس کے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے  
 جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتباع سنت کی  
 تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ انکو اتباع سنت کا بخور کر دے بلکہ مقصود اظہار زبان آدمی  
 اور انجو بگفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور  
 بر محل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری امر ہے اور اس کے بعد  
 ہم ایک فصل بیان کریں گے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ  
 جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت لطیف عرض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح  
 ثابت نہیں اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم  
 کان بہرے ہو جاویں ایسے ہی حکایات مصداق ہیں اوس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے  
 مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچاس امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی  
 حدیثیں نقل کریں گے کہ تم سے اور تم سے بے باطن نہیں سنیں گے ہوں گے انکو اکی صحبت ہے آپ کو بچاؤ دوزخ ہو

وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ بَأَن يَرَى أَحَدًا  
يَسْتَوِي عَلَى الْفَسَلِ فَيَسَادِي وَيُلْ لِّلْعَاقِبِ مِنَ التَّارِكِ وَلَا يُعْرِضُ الظُّمَأَيْنَةَ فَيَقُولُ  
صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصِلْ وَفِي الْبَاسِ وَالْحَلَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُنْكَرُ  
مَنْكُرٌ أَمَةٌ يَكُونُ إِلَى الْخَيْرِ يَا مَعْرُوفُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ  
هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَالْأَدَابُ فِيهِمَا إِلَى الْفَقِّ وَاللَّيْنِ وَإِنَّمَا الْعَنْفُ وَالشَّدَّةُ مَتَانُ الْأُمُورِ  
وَالْمُسْلُوكُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ أَوْ مِثْلَهُ أَمْرٌ مَذْكُورٌ مَعَهُ بِالْمَعْرُوفِ  
أَوْ نَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ وَفِيهِ أَوْ نَهْيٌ مِمَّنْ كَرِهَ كَسِيكُوهُ بِأَن يَكُونَ كَوَافِرًا مِمَّنْ هُوَ تَوَجَّاهُ كَمَا  
عَذَابُ هَازِرُونَ كَوَافِرٌ كَمَا يَكُونُ تَعْدِيلُ أَرْكَانَ بَهْطَانِ مِمَّنْ كَرِهَ كَمَا تَوَكَّلَ كَمَا تَوَجَّاهُ كَمَا  
نَهَى مِمَّنْ يَرْجُو كَمَا فِي الْحَدِيثِ أَوْ يَوْشَاكُ أَوْ كَفْتَلُوهُ أَوْ كَمَا سَوَا أَمْرٌ مَذْكُورٌ مَعَهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ نَهْيٍ  
عَنِ الْمُنْكَرِ نَاجِلٌ يَسِيحُ تَعَالَى فَرَمَانًا هُوَ أَوْ جَابِئٌ كَمَا تَمَّ مِمَّنْ بَعْضُهُ لَوْ كَدَّ دَعَا إِلَى الْخَيْرِ كَرِهَ كَمَا  
أَمَرَ كَرِهَ أَوْ بَرُّهُ كَمَا خِلَافُ شَرِّهِ سَعَى رَدِّكَ أَوْ هُوَ لَوْ كَدَّ دَعَا إِلَى الْخَيْرِ كَرِهَ كَمَا  
نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ مِمَّنْ تَطْلَعُ أَوْ نَهْيٌ مِمَّنْ كَرِهَ كَمَا تَوَجَّاهُ كَمَا تَوَكَّلَ كَمَا تَوَجَّاهُ كَمَا  
أَمَرَ أَوْ سَلَّطِينَ كَمَا تَطْلَعُ أَوْ سَلَّطِينَ كَمَا تَطْلَعُ أَوْ سَلَّطِينَ كَمَا تَطْلَعُ أَوْ سَلَّطِينَ كَمَا تَطْلَعُ  
يَعْنِي تَطْلَعُ أَوْ نَهْيٌ مِمَّنْ كَرِهَ كَمَا تَوَجَّاهُ كَمَا تَوَكَّلَ كَمَا تَوَجَّاهُ كَمَا تَوَكَّلَ كَمَا تَوَجَّاهُ  
فَإِنَّ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ الْخَوَانُ مُوَافِقُونَ حَضَرَهُمْ وَحَضَرَهُمْ عَلَى الْمَوَاسَاةِ فَإِذَا  
وُجِدَتْ هَذِهِ الرَّفْعَاتُ مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ لَمْ أَحِدٍ فَلَا تَسْتَنْ أَنَّهُ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنَّهُ الَّذِي يُدْعَى فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنَّهُ الَّذِي يَدْعُوهُ خَلْقُ  
اللَّهِ حَتَّى الْجِنَّانِ فِي جَهَنَّمَ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ فَلَا رَيْبَ لَكُمْ أَنَّهُ  
الْكَبِيرُ بَيْنَ الْأَكْثَرِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَمْرٌ مَذْكُورٌ مَعَهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ نَهْيٍ مِمَّنْ كَرِهَ كَمَا تَوَجَّاهُ كَمَا تَوَكَّلَ كَمَا تَوَجَّاهُ



اِنْ يَكْتَسِبَ الْاَخْيَارُ الْاَلَاءَ لَدَفْعِ مَطْلِبَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَكْتِ نَاقِصَةٍ عَلَيْهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهَذَا  
 هُوَ مَجْهَدُ التَّوْفِيقِ بَيْنَ الْاَحَادِيثِ الدَّالَّةِ عَلَى اَدَمِ صُحْبَةِ الْمَلُوكِ وَبَيْنَ مَا صَحَّحَهُ  
 كَثِيرُ رِوَايَةِ الْعُلَمَاءِ الْبَرَّةِ اَوْ مِنْ مِثْلِ كَرَامَتِ هَوْنِ طَالِبِ حَقِّ كَوْجِدِ اُمُورِ كِي اَزْ اَنْجَلِيهِ بِهَرِ اَنْجَلِيهِ  
 اَوْ اَمْرٍ اَسَ صَحْبِ نَزْكَهْ مَرْبِ نِيَتِ دَفْعِ كَرِ ظَلَمِ كِ خَلْقِ بِرِ سَ اَوْ اَوْ كُو مُسْتَعْدِ كَرْنِ كِ وَاسِطِ خَيْرِ  
 اَوْ بِرِ دِهِي وَجِ هِجِ سَ اَوْ اَوْ اَدِثِ كِ دَرِ مِيَانِ مِيْنِ جَوْ صَحْبِ مَلُوكِ كِي مَذْمُوتِ بِرِ دَلَالَتِ كَرْتِ مِيْنِ  
 اَوْ دَرِ مِيَانِ اَوْ كِ كَرِ اَكْثَرِ عِلْمِ صَالِحِيْنِ اَوْ نَكِي صَحْبِ اخْتِيَارِ كِي بِرِ اَتْفَاقِ هُوَ كَرِ اَتْفَاقِ رَضِ نَفْعِ هُوَ اَبَرِ  
 وَمِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ حُجَّالُ الصُّوفِيَّةِ وَلَا حُجَّالُ الْمُتَعَيِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةُ مِنَ  
 الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةُ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْفُلَاةُ مِنَ اصْحَابِ الْمُعْقُولِ وَالْكَلامِ  
 بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صَوْفِيًّا زَاهِدًا اِنِ الدُّنْيَا دَاثَرُ التَّوَجُّهِ اِلَى اللَّهِ مُنْصِيغًا بِالْاَحْوَالِ  
 الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَّبِعًا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشَارِ  
 الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِسِرِّهَا وَبَيِّنًا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُتَحَقِّقِيْنَ الْمَأْثُورِيْنَ اِلَى الْحَدِيثِ  
 عَنِ النَّظَرِ وَاصْحَابِ الْمُقَاتِلِ الْمَاخُذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّكَاطِرِيْنَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ  
 رَبُّهُ عَاوُ اصْحَابِ السُّلُوكِ اِلْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالصُّوفِيَّاتِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلَى  
 اَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَّيْتِيْنِ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مِنَ الصُّفَةِ هَذِهِ الصُّفَةِ  
 اَوْ اَزْ اَنْجَلِيهِ بِهَرِ مِثْلِ كَرَامَتِ هَوْنِ طَالِبِ حَقِّ كَوْجِدِ اُمُورِ كِي اَزْ اَنْجَلِيهِ بِهَرِ اَنْجَلِيهِ  
 نَهْ فَتَقِيْمُوْنِ كِي جَزِ اَهْ شَكِ هِيْنِ اَوْ رَنَ مَحْدُثِيْنِ ظَاهِرِيْ كِي جَوْفَقِ سَ عِدَاوَتِ رَكِشَتِ هِيْنِ اَوْ رَنَ هَصَابِ مَعْقُولِ  
 اَوْ رَكِ اَمِ كِي جَوْفَقِ اَوْ دَلِيلِ سَجْمِ كَرِ اسْتِدْلَالِ عَقْلِي مِيْنِ اَوْ اَطْرَ كَرْتِ هِيْنِ بَلْ كِي طَالِبِ حَقِّ كَوْجِدِ اُمُورِ كِي اَزْ اَنْجَلِيهِ بِهَرِ اَنْجَلِيهِ  
 دُنْيَا كَرِ اَمْرِ كِي دِهِيَانِ مِيْنِ حَالَاتِ بَلَنْدِ مِيْنِ دُو بَاسَنْتِ صُطْفَوِيَّ مِيْنِ اَغْبِ حَدِيثِ اَوْ اَمْرِ  
 اصْحَابِ اَكْثَرِ اَوْ اَمْرِ كِي حَرِيْثِ اَوْ اَمْرِ كِي شَرِ اَوْ اَمْرِ كِي شَرِ اَوْ اَمْرِ كِي شَرِ اَوْ اَمْرِ كِي شَرِ اَوْ اَمْرِ كِي شَرِ



جو حدیث کی طرف مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب بقائد کے کلام سے جبکہ عقائد ماخوذ ہیں سب سے  
 جو انظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق تشریح اور صمد لزوم کے اور ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو باطن میں  
 علم اور قوت کے تشدد کرتے ہیں انہیں اپنے نفوس پر اور نہ وقت کرتے والے سنت نبویہ پر بڑھ کر اور  
 و محبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو مصنف بصفات مذکورہ ہر طرف مصنف قدس سرہ نے  
 مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن  
 دین نوح حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست ہو عظمت پر صحبت این سخن است چہ کہ از مصاحب  
 نامجنس احقر اگر کنی بد مصوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور احماد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمۃ فرمایا شعر  
 خیالات نادان خلوت نشین بہم بر کند عاقبت کفر و دین اور فقیر زار خشک نور باطن  
 اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغر شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب  
 اکثر عقائد اسلام میں متروک یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اوس  
 مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ و باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور طلع الانوار ہو کر  
 وارث سید الابرار ہی ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیائے سعادت ہو حق تعالیٰ اپنی رحمت بے شک سے  
 ہمو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا أَنْ لَا يَكُنْ كَلِمَةٍ فِي تَرْجِيحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهُمْ  
 عَلَى الْبَعْضِ بَلْ يَصْعَقُ كُلُّهَا عَلَى الْقَبُولِ بِحُمُولٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ  
 الشُّعْرَةِ وَمَعْرُوفُهَا فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مَخْرُجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُ فَإِنْ كَانَ  
 سَوَاءً فَهُوَ بِالسُّنَنِ أَوْ يَجْعَلُ الْمَذْهَبَ كُلُّهُمَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَضْيِيقِ  
 اور از انجلیہ ہی کہ گفتگو کرے فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کہ  
 بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور انہیں اپنے اوپر چلے جو صریح اور مشہور حدیث کے  
 موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہائے دو قول ہوں اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت کے

تو اس قول پر چلے جس پر کثرت فقہاء ہیں اور اگر دونوں طرف کثرت فقہاء برابر ہو تو وہ فقہاء ہی تو جاسے ہیں اس قول پر عمل کرے جاسے دوسرے پر اور ایمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے  
 وہ چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہی لہذا اسکو مجملاً حق جاننے کو  
 فرمایا اور توحید مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذیان میں ہوتا  
 باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعض حنفی امام شافعی کے  
 مذہب کو برکھنے لگتے ہیں اور بعض شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بعید سے  
 افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھ کو فضل نکھو واللہ اعلم  
 مستثنیٰ نماشیہ منشیہ میں نہ فرمایا صریح سنت سے و مراد وہی جسکا مطلب یاہرین لغت عرب کے  
 افہام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہو جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابوداؤد  
 اور ان کے سوا اور ایمہ حدیث نے اسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہاء کو ایک مذہب  
 گردانے کا یہ مطلب ہو کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فی ما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے  
 بعض خفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف محتار ہو  
 یا طالب ترجیح ہو کثرت فائزین سے یا موافق حدیث صریح سے اور ترجیح سے مراد وہ ہو جس پر صریح  
 نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظر میں وارد ہو سو فقہاء نے اس پر قیاس کر لیا ہو یا سنت سے  
 قاعدہ کلیہ ظاہر ہو یا جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہو یا نص اس طرح پر وارد ہو کہ وہ نص  
 دوسرے مقدمے کے ساتھ بلکہ جواب مسئلے کی مقتضی ہو یا نص اس طرح پر وارد ہو کہ اس حکم  
 کی طرف تشریح ہو تشریح کہتا ہو موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات علی سے قرار دیا سو اس  
 عالم میں یاہر فی الحدیث کے حق میں ہو یا سانیہ اور متون حدیث پر محیط ہو اور حدیث صحیح اور غیر صحیح یا صحیح بخاری اور غیر بخاری  
 اور غیر بخاری پر قاعدہ حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز کہتا ہو چنانچہ صنف قدس سرہ اور سایر علما متفقین





یعنی اس واسطے سے شغل رکھتا ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھ کر سن کر چکا ہو اور اس کے معانی کو بوجہ ہوا و احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی مافوق حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لینے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشککہ کی توجیہ اور تاویل کا واقعہ ہو اور جو صحت تفسیر قرآن پر ثابت ہوئی ہو اس کو جانتا ہو و یستحب مع ذلک ان یکون فیہما لا یتکلم مع الذناب الا ذکا و فہم و ان یکون لطیفاً ذوا جبر و مؤمن و عاقل اور اس کے ساتھ مستحب یہ ہو کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرنا ہو لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اوتنے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب جاہت اور صروت ہو و مولانا نے فرمایا بالانرا از فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علمی و قضی کریم اور وجہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اس قدر جتنا او کی سمجھ میں آئے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں اپنی جب لوگ ایسا کلام سنیں گے جو او کی عقل میں نہیں آتا ہو تو اس کا انکار کریں گے مترجم کہتا ہو تو معلوم ہوا کہ وعظ کو و قائل تقدیر اور حقائق تو خیر یا تو یہ سب مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اس میں ضلالت کا خوف ہو مولانا نے فرمایا کہ وعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بے حقیقت ہو اس کا کلام انہیں نہ مانیں اگرچہ حق کہتا ہو اور واعظ میں ہوتے اپنی جو اچھی اور حسن سلوک و عمل اس واسطے مطلوب ہو کہ جب میں جہت میں ہوں اول لوگوں کے مشابہ ہو مگر قائل کے ہوائی نہیں تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ نہ دیکر حاصل نہیں ہوتا کہ اذکیف یتقون الذل و الذل ان یتذکر الا ان یتقوا و لا یتکلم و فیہم ملائکہ بل اذا عرفت فیہم یتقون و یتکلم و یتکلم و فیہم و یتکلم اور کیفیت وعظ کوئی کی یہ ہو کہ وعظ نہ کرے مگر فاصلہ دیکر یعنی بہر رو یا ہر وقت نہ کہہ کرے اور نہ کلام کرے اس حالت میں جب اس میں کو مالا اور افسردگی ہو بلکہ اس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع کلام کرے یہ ہو کہ

او نہیں رغبت باقی جو وقت مترجم کتابی اسوالتی کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سماع  
 علیہ الرحمۃ فرمایا مصرعہ ازان پیش بس کن گدوئیدس وَأَنْ يَتَكَلَّسَ فِي شُكَاكِ  
 طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَأَنْ يَتَبَدَّ الْكَلَامُ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْتَمِرَ بِهَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ عُمُومًا وَلِلْمُخَاصِرِينَ خُصُوصًا  
 اور یہ کہ وعظ کرنے کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے  
 اور انھیں پر ختم بھی کرے اور دعا کرے یا ایل ایمان کے واسطے یا اور حاضر کو گون کے واسطے خصوصاً وَلَا  
 يَخْصُ فِي التَّرْغِيبِ أَوِ التَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَتَوَبَّ كَلَامُهُ مِنْ هَذَا أَوْ مِنْ ذَلِكَ  
 اِكْمَالُ سُنَّةِ اللَّهِ مِنْ اِرْدَاكِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعْدِ وَالْيَسَادَةِ بِالْاِذْنِ اِذَا رِيكَ خُصُوصًا  
 نکرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ  
 کلام کو ملاتا جاتا رہے کبھی اس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں  
 و صرے کہ پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تحریف کو ملانا **ف** اسوالتی کہ فقط  
 ترغیب سے آدمی مبہک ہو جائے اور فقط ترہیب سے یاس اور نا امیدی حاصل ہوتی ہو تو ہر ایک  
 اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے **ع** چو گزن کہ جراح و مرہم **س** وَأَنْ يَكُونَ مُبَيِّنًا  
 لَا مُصْهِرًا أَوْ يُعَيِّنَ بِالْخُطَابِ وَلَا يَخْصُ طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَأَنْ لَا يَشَافِهَ  
 يَدَهُمْ قُلُوبَهُمْ أَوْ لَا يُنْكَرَ عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعَيِّنُ مَنْ مَثَلُ أَنْ يَقُولَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَفْعَلُونَ  
 كَذَا وَكَذَا اَدْرَا عَطْلَ لَازِمِ ہر کہ آسانی کیلئے والا ہونہ سختی کیلئے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے  
 اور خاص کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی  
 شخص معین پر اسکار یا المشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کرے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہے لوگوں کا  
 کہ ایسا ایسا کرتے ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور اسخار واعظ کی عداوت ہوتی

محمول ہوگا اوس قوم اور شخص مسیحین کے ساتھ تو بعید نہیں ہو کہ بعضے سامعین کا دل متنبہ ہو  
اور دلون سے اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکرہ کا فائدہ حاصل ہوگا و لایستحق  
استحقاق و شکر اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور یہودہ نبولے و اسولستہ کہ کلام  
اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھودیتی ہو تو غرض تذکرہ میں خلل واقع ہوگا و یحسین  
الْمُحْسَنَ وَ يُفَتِّحُ الْقَبِيحَ وَ يَأْتِي بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لَا يَكُونُ اقْبَعَةً  
اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور بُرائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے  
اور منکر سے منع کرے اور مردہر جانئی رکابی مذہب نہو کہ جس محل میں جائے اونکی خوب نشانی  
کے موافق وعظ شروع کرے وَ اَمَّا الْحَايَةُ الَّتِي يَلْمُهَا فَيَكُنْ بَعْدِي اَنْ تَنْ وَ دَرِي نَفْسِهِ  
صِفَةُ الْمُسْلِمِ فِي اَعْمَالِهِ وَ حِفْظُ لِسَانِهِ وَ اخْلَاقُهُ وَ اخِي اِلَى الْقَلْبِيَّةِ وَ مَدَامَتِهِ  
عَلَى اَذْكَارِهِ لِيُحَقِّقَ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِحَسَبِ اِيَّاهَا بِالتَّذَرُّعِ عَلَى حَسَبِ قَبِيحِهِمْ  
فَيَأْتِي اَوْ لَا فَتَضَاهِلُ الْحَسَنَاتُ وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي الدِّبَاسِ وَالنَّاسِ وَالصَّلَافِ  
وَعَبْرَهَا فَاِذَا تَأَذَّرَ اَفْلِيًا مُمُ بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اَتَتْ فِيهِمْ فَيَكُونُ صَحْمٌ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ  
وَالْقَلْبِ وَلَيْسَتَيْنِ فِي تَلَاكُزِهِنَّ فِي قُلُوبِهِمْ يَذْكُرُ اَيَّامَ اللّٰهِ وَ قَاتِلُهُ مِنْ بَاہِرِ  
اَعْمَالِهِ وَ تَقَرُّ بِرَبِّهِ لَا مِمِّ فِي الدُّنْيَا تُضْرِبُ إِلَى الْمَوْتِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ  
وَشِدَّةِ نَوْحِ الْحَسَائِفِ عَذَابِ النَّارِ وَ كَذَلِكَ يَتَرَعَّبَاتٍ عَلَى حَسَبِ مَا ذُكِّرَ نَا  
اور غایت وعظ کا جو مقصود ہو سو مناسب یوں ہو کہ اپنے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت  
اوسکے اعمال میں اور اوسکے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی  
مداومت میں یہ چاہیے کہ اسی صفت متخلکہ کو علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کر دے  
اندر اندک اوسکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیاں اور سیئات کی برائیوں کا امر کرے بس

اور شکل اور نماز وغیرہ میں پھر جب اسکے نوکر ہو جائیں تو انکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب ان میں سے کوئی  
 اثر معلوم ہو تو انکو رغبت اور چہل لاشے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیتہ  
 اور انکے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے میں اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے  
 ذکر کرنے سے منجھتی تعالیٰ کے افعال ظاہرہ اور او سکی تصریف اور تعذیب کے جو اعلیٰ استون پر دنیا  
 میں ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور  
 دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترضیات سے استعانت چاہے اسکے موافق جیسا ہم  
 مذکور کر چکے ہیں **وَاَمَّا اسْتِغَاثَةُ فَهِيَ قَوْلُكَ يَا اَللّٰهُ عَلَيَّ وَوَلِيَّ السَّاعَةِ وَاسْتِغَاثَةُ**  
**رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَسْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحْكَمِ ثَلَاثٌ وَاَقْوَلُهَا التَّوَكُّلُ وَالْمُتَوَكِّلُ عَلَيْهِ وَغَيْرُ هَؤُلَاءِ**  
**صَالِحُ الْمُتَوَكِّلِينَ وَبَيَانَ سَيِّئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور عظم گوئی کی سزا  
 تو کتاب الحد سے چاہیے او سکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے  
 نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور انکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت  
 نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے و درماد ہی جو لفظ قرآن  
 کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف  
 شاعرانہ کو مقام و عظیمین فکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اس واسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر  
 اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کیے گئے اور گمراہ ہو گئے  
 چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی میں غرض  
 شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک اسکی ہجالت کی فہمت پونہچی کہ اسنے ظہر کی تفسیر کی  
 بحساب چل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہو خدا کا اپنے نبی سے علی الصلوٰۃ والسلام کہ ای چودہ میں را  
 کے چاند تو غور کر کہ اس عظمیٰ ہجالت اور یکہ امتیازی اسکو کہاں کی بیخ لیکٹی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث حضرت



ذکر کرے تو معلوم ہو کہ موضوعات اور سنکرات اور ان اسامیت کا ذکر نا جنکی کچھ اصل پر مبنی  
 کے نزدیک ثابت نہیں ہوا نیز نہیں ولا یدکر القصص النجارية فان القصة انکر و  
 علی خطاک اشکرا و آخر جماع اولک من المساجد و ضربتہم و اکثر ما یکنون  
 خلق فی ہذا سرائر لیکات الی کہ یفرق بحدیثہا و فی السید و وشان من قول القرات  
 اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصوں کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر کرے اس سے کچھ بکر  
 نے قصہ خانی پر سخت انکار کیا ہو اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیا ہو اور ان کو مارا ہو اور یہ  
 قیست اکثر اہل کتاب کی روایات میں ہوتے ہیں جنکی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان و ول میں  
 واکما اذ کانہ قال الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب  
 المرفقہ و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب و الذکری غیب  
 ترغیب و ترغیب ہو اور مثال گذارنا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات  
 منفعت بخش سیرت پر تکرار و تکرار کا و المسئلۃ الی یدکر ہا اما من احوال الخوام  
 او من باب احوال الصوفیۃ او من باب الذوات او من عقائد الاسلام من النقول  
 الخیالی ان ہذا مسئلہ یعلمہا و طریقانی تعلیمہا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے  
 چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے  
 پس قول ظاہر ہو کہ بیان کرے و اعظ وہ مسئلہ جس کو چاہتا ہو اور اس کے سمجھانے کا طریق معلوم ہو  
 واکما اذ اب المسئلۃ فان یستقیل المذکر ولا یلعن ولا یلعن ولا یلعن ولا یلعن ولا یلعن ولا یلعن  
 فی ما ینہم ولا یدکر و السؤال من المذکر فی کل مسئلۃ بل اذا عرض خاطر  
 فان کان لا یعلق بالمسئلۃ تعلقا قویا او کان در فقا لا یحکمہ فہو المائتہ  
 فلیسک عنہ فی المجلس الخاف فان شاء سألہ فی الخلوۃ وان کان لہ تمکون

قَوَائِمُ كَتَبْتُمْ بِهَا وَشَرَحْتُمْ غَرِيبَ فَلْيَمْتَنِظِرْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَأَلَهُ  
 اور غلط کی سماعت کرنے والوں کے آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور اہل بیت نکرین اور شور  
 نہ چاویں اور آپس میں غصے کے اندر باتیں نہ کریں اور ہم میں اعطاس سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو  
 کوئی خضر و عارض ہو تو اگر اس کو مسئلہ مذکور کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جس کو  
 غوام کی فہم نہیں اچھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے جو جو مجلس میں پھر اگر چاہے تو  
 اس کو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اس کو مسئلہ کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا چھل اور مشکل  
 لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکه اس کا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلْيُعِدَّ لِمَذْكُورِ  
 کلامہ ثلث مراتب اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے ف  
 بخاری بین النسخ فی المدینہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے  
 تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ میں آجائے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلٌ لَعَنَاتِ شَيْءٍ  
 وَالْمَذْكُورُ يَقْدِرُ أَنْ يَشْكَلَ عَلَى السِّنِّ فَلْيَقْعَلْ ذَلِكَ وَ لِيَجْتَنِبَ دِقَّةَ الْكَلَامِ  
 وَاجْتَالَهُ سِوَاكَرْ مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی ملے لوگ ہوں اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو  
 اس کو بیکرا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پھر نہ کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اس  
 کہ کلام باریک اور مجمل سے علی الموم فائدہ حاصل نہیں وَأَمَّا الْأَفَاكُ الَّتِي تَعْتَرِي الْوَعَاظَ  
 فِي دِمَائِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمْ  
 الْمَوْضُوعَاتُ وَالْحَقِيقَاتُ وَذِكْرُ هُمُ الصَّلَاةِ وَالذَّخْوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْحَقِيقَاتُ  
 مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظوں کو پیش آتی ہیں جو اونہیں سے  
 ایک عدم تمیز ہو در میان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اس کا موضوعات اور محرفات  
 ہیں اور مذکور کرنا اونکا اون نمازوں اور دعاؤں کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے

یہ کتاب  
 میں  
 کیونکہ  
 بات  
 میں  
 نہیں

وقت سبب اسکا یہ ہو کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سنا نہ میں کہا اور شیعہ و اصفیائی کوئی کتاب  
 تو جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں نہ ہوام فریب پایا او سکوبے تمیزی سے ذکر کر دیا مال انگہ حدیث صحیح  
 میں ثابت ہو کہ جو عمر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹے باندھیا کہ وہ جہنمی ہو مترجم کتاب تو اہل ایمان  
 پر واجب ہو کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوا اہل حدیث کی کتابوں  
 مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسواسطے کہ خود جھوٹے باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق  
 نقل کرنا دونوں برابر میں عذاب میں و مَنہَا مَبْأَاتُ الْقَتْلِ فَمَنْ كَتَبَ فِي شَيْءٍ تَبَايَاهُ التَّرْغِيبُ وَالتَّوْهِيبُ  
 اور از انجملہ مباحات ذکر کرنا و اعطون کا کسی شیو میں ترغیب اور ترہیب سے چنانچہ یوں کہنا کہ اگر  
 دو کوئی محفل فلانی ہو اس کے فلاں دن اور فلاں ساعت میں پڑے تو تمام عمر کی قصا نماز کا عذاب ہو جو جائز  
 یا جو کوئی بھنگ پیے اس سے گویا اپنی جان سے کہ بے سطر میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تمیزی اور بے احتیاطی اور  
 افریزداری سے اپنی بہانہ میں کہے آمین وَمِنْهَا كَذِبُهُمْ قِصَّةً كَذِبًا وَالْوَفَاةُ وَغَيْرُ ذَلِكَ  
 وَنَحْوُهَا وَمِنْهَا كَذِبُهُمْ قِصَّةً كَذِبًا اور وفات کی قصہ خوانی اور اسکے سوگ اور مومنوں میں قصہ گوئی  
 اور اوس میں غلبہ خوانی کرنا **ف** اس واسطے کہ ایسے امور کا رواج قدس بقا میں تھا اور روایات موضوعہ  
 ضعیف سے گھڑالی ہو بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرتبہ طیار ہوتا ہو تازہ اور گریہ زیادہ ہو سچاں الہ کیا الہا  
 زمانہ ہو گیا ہو کہ اگر نماز نہ پڑھے فرائض ایمانہ کو نہ ادا کرے اور ساجد میں جمہ اور جماعت کے واسطے نہ پڑھو  
 کوئی اوسطے میں اور تشبیح نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیداری میں نہ جائے اور ان کے بدعات میں  
 نہ شریک ہو تو مصلحتوں خلق ہو تا ہو بلکہ اوس کے ایمان میں حرف آتا ہو کہ فلاں شخص معاذ اللہ خارجی اور  
 دشمن اہلبیت پڑھتا ہے **س** بربزہ زہل کار و پوسنہ بفرغ کم معقد خدا و بسیار شیعہ

## فصل گیارہویں

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا و محبتنا و تعاضدنا و الیہ الطریقہ



دُکُلُ الْوُحُوشِ أَبُو الْقَاسِمِ حَبِيبُ مُلَاوَرِیْ حَسَنُ الدِّیْنِ الْأَمِیرُ أَبَا الْعَلَا  
 اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدین کی صحبت میں رہے بزرگتر انہیں سے تین مرشدین اول اور شیخ ابوالحسن  
 جو شیخ احمد سرہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی  
 صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ بن جو شیع آدم بنوری کی صحبت میں رہے  
 اور وہ شیخ احمد سرہندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرے مرشد  
 شیخ عبد الرحیم کے فضیلہ ابوالقاسم بن جو شیع اولیٰ محمد کی صحبت میں رہے اور وہ امیر ابو العلاء کی صحبت  
 میں رہے **ف** سرہند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنہا قصبہ ہی سرہند کے نولہ سے  
 نو احوالہ حُصَیْنُ بَاقِی حَبِیبُ خَواجَہ مُحَمَّدُ امْنُکَی حَبِیبُ ابَا مَوَکَا نَا حُجُجُ حَرِیْش  
 حَبِیبُ مَوَکَا نَا حُصَیْنُ زَاہِد حَبِیبُ خَواجَہ عُبَیْدُ اللّٰہُ الْاَحْمَرُ وَالْاَمِیرُ أَبُو الْعَلَا  
 حَبِیبُ الْکَیْمِزْ عَبْدِ اللّٰہِ حَبِیبُ الْکَیْمِزْ یَحْیٰی حَبِیبُ خَواجَہ عُبَیْدُ الْحَیْ حَبِیبُ خَواجَہ  
 عُبَیْدُ اللّٰہُ الْاَحْمَرُ الْمَدَنُورُ کچھ خواجہ محمد باقی خواجہ محمد کنی کی صحبت میں رہے وہ اپنے باب  
 مولانا روش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ حرار  
 کی صحبت میں رہے اور امیر ابو العلاء امیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر یحییٰ کی صحبت میں رہے  
 وہ خواجہ عبد الرحمن کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت میں رہے وَالْاَحْوَاہُ الْاَحْمَرُ  
 حَبِیبُ شَبُوحُ سَاکِیْنِیْنِ مَدَنُورُ مَوَکَا نَا یَعْقُوبُ الْاَجْمَرُ حُجُجُ خَواجَہ غلام الدین الْعَدَنُ بَاقِی  
 حَبِیبُ خَواجَہ نَقِشْبَنْدِ یَا دَا سَاطِیْہُ وَحَبِیبُ کَاوَلُ اَیْضًا خَواجَہ غلام الدین عَطَا  
 وَالْمَشَاکِی خَواجَہ مُحَمَّدُ بَا زَا سَاوُ مَکَا نَا کَیْکَاوُ اَصْحَابُ خَواجَہ نَقِشْبَنْدِ اور خواجہ احرار نے  
 بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی انہیں سے مولانا یعقوب جرجی اور خواجہ غلام الدین غجدانی بھی وہ  
 دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب جرجی خواجہ غلام الدین غجدانی

کی بھی صحبت میں ہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسی کی صحبت میں ہے اور دونوں  
 یعنی عطار اور پارسی خواجہ نقشبند کے عہد مریدوں سے ہیں **ف** چرخ قریہ یوزغزین کے توابع سے  
 اور خجندوان بکسر غزین مجرا ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کجاب بات کو کہتے ہیں انجمن  
 اور ان کے فال بھی پیشہ کرتے تھے **و** الخواجه نقشبند صاحب شیوخ اکثرین اجلہم خواجہ  
 محمد بابا اسماعیلی رحیقہ الامین سید کلال **و** الخواجه محمد صاحب خواجہ  
 علی ابن امین صاحب خواجہ محمود **ا** الخیر الفقہوی صاحب خواجہ عارف ربوگے  
 صاحب خواجہ عبد الخالق العبد **و** ابن صاحب خواجہ یوسف الہمدانی صاحب علی الذاکری  
 اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں ہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا اسماعیلی ہیں اور ان کے خلیفہ امیر کمال  
 اور خواجہ محمد بابا اسماعیلی خواجہ علی رامینی کی صحبت میں ہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر غزنوی کی صحبت میں رہے  
 وہ خواجہ عارف ربوگری کی صحبت میں ہے وہ خواجہ عبد الخالق عبادانی کی صحبت میں ہے وہ خواجہ  
 یوسف ہمدانی کی صحبت میں ہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں ہے **ف** اسماس بفتح سین  
 و تشدید میم قریہ جو طوس کے توابع سے اور رامین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور غزنو بفتح فا  
 و سکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور ربوگری بکسر راء محلہ قریہ ہے بخارا کے مضامات  
 اور فارمدیہ جو طوس کے توابع سے **ص** شیخی خالین **و** الخیر اکبر اثنان احدہما الامام ابو القاسم  
 القزینی صاحب **ا** با علی الذقان صاحب **ا** با القاسم القزنی آبادی **و** الخضر ہی صاحب  
 الشبلی صاحب سید الکافہ الحیدر البغدادی **و** الثاني خواجہ ابو القاسم  
 الکرگانی صاحب **ا** با عثمان المقرنی صاحب **ا** با علی الکاتب صاحب **ا** با علی الودباری  
 صاحب **ج** نید البغدادی علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت میں ہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں  
 ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت میں ہے وہ ابو القاسم نزاریادی اور ابو الحسن

[illegible]

کی صحبت میں ہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت میں ہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب کی صحبت میں ہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہے اور معروف کرخی کے دوسرے مشہور ائمہ طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں ہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں بزرگتر ان میں سے حسن بصری ہیں اور یہ تابعین اہل کبار کی صحبت میں ہے ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور انکی احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہر صحبت کا اسکی حد اور اتصال میں کچھ شک نہیں ہوتا مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت امینی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابوعلی فارمدی کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت ہے اس سلسلے میں کیوں نہ ذکر فرمائے فرمایا کہ یہ نسبت اویسیث کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس سلسلے غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی میں عن عالم شہادت میں جو ثابت ہو مذکور ہو لیکن اویسیث کی نسبت اور صحیح ہے شیخ ابوعلی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور انکو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہو چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد بار ساعدیہ رحمہ نے مذکور کیا ہے وَلِلَّامَامِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ اَيْضًا اِنْتِسَابٌ اِلَى جَدِّ اَبِي اَوْسَةَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے انکو ابی بکر صدیق سے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ومنہما سدا سئل الخرمی وایضا فی طریقہا یا القسبۃ و فی طریقہا البیعة او الخرقۃ واللہ اعلم والعبد الضعیف ولی اللہ اخذ الطریقۃ عن ابيه الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ عن

ولما

وہ



ذکر اسل طریقہ صنف ۲۷

الشیخ اذہم عن الشیخ احمد الشیخ ندی عن ابيه الشیخ عبد الاحد عن شاه  
کمال اور ہارسے اور بھی سلاسل بن جنکے بعض میں بنا بر صحبت کے اتصال ہوا اور بعض میں بنا بر  
بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بند و تنقیف ولی الہی نے طریقہ اپنے والد الشیخ عبد الرحیم سے آنکھوں نے  
سید عبد اللہ سے آنکھوں نے شیخ آدم بن زوری سے آنکھوں نے شیخ احمد سہروردی سے آنکھوں نے  
اپنے والد الشیخ عبد الاحد سے آنکھوں نے شاہ کمال سے و ایضا عن شیخ سکندر زعی جلی  
شیخ کمال المذکور عن السید فضیل عن السید گدے رحمٰن عن السید شمس الدین  
عارف عن السید گدے رحمٰن بن ابی الحسن عن شمس الدین القسری عن السید عقیل  
عن السید بھاء الدین عن السید عبد الوہاب عن السید شرف الدین قتال  
عن السید عبد اللہ ذاق عن ابيه امام الطريقة ابی محمد عبد القادر الجیلانی عن  
ابی سعید الخدری عن ابی الحسن القرطبی عن ابی الفرج الطحطاوی عن ابی الفضل  
عبد الواحد القیمی عن ابيه الشیخ عبد العزیز القیمی عن ابی بکر الشیبلی بسند  
المذکور اور شیخ احمد سہروردی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور  
آنکو سید فضیل سے آنکو سید گدے رحمٰن سے آنکو سید شمس الدین عارف سے آنکو سید گدے رحمٰن  
بن ابی الحسن سے آنکو شمس الدین جحرانی سے آنکو سید عقیل سے آنکو سید بہار الدین سے آنکو  
سید عبد الوہاب سے آنکو سید شرف الدین قتال سے آنکو سید عبد الرزاق سے آنکو اپنے والد  
امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سے آنکو ابو سعید خمری سے آنکو ابو الحسن قرطبی سے آنکو ابو الفرج  
طحاوی سے آنکو ابو الفضل عبد الواحد قیمی سے آنکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز قیمی سے آنکو ابو بکر  
شیبلی سے آنکو اوس سند سے جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تاشا و ولایت علی قاضی  
شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے محرم بضم میم و تشدید راء محمل

لہذا سلسلہ روایات  
عن السید  
فضل الدین  
السید کمال الدین

شیخ  
الغریز

الغریز  
طریقہ اضرانی

لکھنؤ

شہید مفتوحہ بعد ازاں ایک کوچہ ہو ایضاً آداب شیخنا عبد الرحیم علی رؤس جہادہ  
 الشیخ رفیع الدین محمد و اجازتہ قبل ان یولد یسین بن بطریق خرق العاد عن  
 ایمیہ قطب العاکر عن نجم الحق چائیکدہ عن الشیخ عبد الغزیز اور بھی ہمارے شہر  
 شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے ناما شیخ رفیع الدین کی روح سے اور اوغون سے انکو اجازت و تکریم  
 دی انکے پیدایہ نے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد  
 قطب عالم سے اور انکو نجم الحق چائیکدہ سے انکو شیخ عبد الغزیز سے جو رسالہ سرگزیدہ کے مصنف ہیں  
 ولکہ طرق اخری اجازتہ الشیخ عظیمہ اللہ اکبر ابادی عن ابائہ عن الشیخ  
 عبد الغزیز عن قاضی خان یوسف الناصحی عن حسن بن طاہر عن سید راجی حاکم و شاکا  
 عن الشیخ حسام الدین الما تکبوری عن خواجہ قُطُوب العاکر عن ایمیہ علاء الحق  
 بن اسعد اللاہوری البنگالی اسحق میراج عثمان کاویدی عن الشیخ نظام الدین اولیاء  
 عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن خواجہ معین الدین  
 التجری عن خواجہ عثمان ہارونی عن حاجی شریف النذیری عن خواجہ مودود چشتی  
 عن ایمیہ خواجہ یوسف بن محمد بن سیمان چشتی عن خالہ خواجہ محمد چشتی  
 عن ایمیہ خواجہ ابی احمد چشتی عن خواجہ ابی اسحق الشامی عن محمد ساد علی الدین ری  
 عن ابی ہبائہ البصری عن حذیفۃ المرعشی عن ابراہیم ابن ادم عن فضیل  
 بن عیاض عن عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہیں انکو اجازت  
 دی سید عظمت الدار اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہو اپنے باپ ادون سے انکو شیخ عبد الغزیز سے  
 انکو قاضی خان یوسف الناصحی سے انکو حسن بن طاہر سے انکو سید راجی حاکم سے انکو شیخ حسام الدین

بائیکیری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد عزاواخت بن سعید سے جو پہل میں باہر ہوئی  
اور سنگھ میں بگالی اونکو خواجہ سراج عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے  
اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ حسین الدین بھری  
یعنی ہستانی سے اونکو خواجہ عثمان مارونی سے اونکو حاجی شریفہ ندنی سے اونکو خواجہ ابو جوشی  
سے اونکو اپنے والد خواجہ محمد بن عثمان جیشی سے اونکو اپنے مامون خواجہ محمد جیشی سے اونکو اپنے والد  
خواجہ ابو احمد جیشی سے اونکو خواجہ ابو اسحق شامی سے اونکو مستاد علو دینوری سے اونکو ابو سیر  
بھری سے اونکو حذیفہ بن عشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو فضیل بن عیاض سے  
اونکو عبدالواحد بن زید سے اونکو حسن بھری سے اونکو امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مائیکہ ریور میں ایک قصبہ ہلالا  
کے قریب اور وہ ایک شہر ہریور میں جسکو اب فیض آباد کہتے ہیں اور سبجری بکسر میں جملہ کوکن  
وزائے مجہ منسوب ہو سبستان کی طرف جو عرب ہی سبستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہو ولی کی لیکن حضرت  
نظام الدین کا اس واسطے لقب ہو گیا کہ ایک لی اولیا کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم  
علیہ السلام کو اُمت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور لقب کا  
احبار اور زندگی ایک برگمہ ہی ہمارے سات پر کنون میں سے اور مارون قریہ ہی زندگی سے اونکو  
اور شہر شہر دورہ کوہ میں واقع ہو و منزل ہرات سے اور بابا و سکھ شافقان کہتے ہیں اور عرض  
ایک شہر ہر شام کے توابع سے **وَتَأَذِّنْ لِلْعَالَمِينَ** اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّهٗ رَاٰہٗ فِیْ مَبَشِّرَةٍ فَبَایَعَهُ وَعَلَمَهُ  
الْحَقِّ وَالْاٰیٰتِ وَابْتَغَا مِنْ رَّبِّکَ یَا تَبَّی عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ  
اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے

باین طریق کہ آنحضرتؐ کو خواب میں کیا سواوئے سے بیت کی اور اپنے اوکو نفی اور ثبات کی تفسیر فرمائی اور  
 حضرت زکریاؑ یا یونسؑ سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی اونہیں تعلیم فرمائی  
 وَأَيُّهَا مَنْ رُوحَ الْأَيُّهَا الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ تَبَايَا الْقَادِرِ الْحَيَّلَانِي وَالْحَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ  
 مُحَمَّدٍ نَقِشْبَنْدِ وَالْحَوَاجَةِ مُعَيِّنِ الدِّينِ بْنِ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِيِّ وَأَنَّهُ رَأَاهُمْ وَأَخَذَ مِنْهُمْ  
 الْإِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى حَدِّ مَا سَمِعَ فَأَضَاهُمْ عَلَى قَلْبِهِ كَانَ  
 يَحْكِي لَنَا حِكَايَةً تَرْضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اور جوئی الدہر شد نے فیض پایا  
 ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد نقشبند اور خواجہ  
 معین الدین بن جن کی روح سے اور اوکو خواب میں کیا اور اونسے اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت  
 اونسے علیہ الصلوٰۃ والسلام دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر اور حضرت والد  
 ہمسے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو  
 وَأَمَّا الْعُلَمَاءُ الظَّاهِرُونَ مِنَ التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنُّجُومِ الْفُضُولِ  
 وَالْكَامِلِ وَالْأَحْصُولِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِ الْوَالِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ  
 قَرَأَ مَعَنَا الْكِتَابَ عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرَّضَى مُحَمَّدٍ الْكِبَارِ مِنْهَا عَلَى مِثَرِ زَاهِدِ  
 الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْخَوَاشِي الْمَشْهُورَةِ عَنْ مِثَرِ زَاهِدِ الْأَفْضَلِ عَنْ مَلَايِكَةِ الْمَكِينِ  
 عَنْ مِثَرِ أَجَانٍ وَعَنْ عَنِ الْمُصَنِّفِ مَلَايِكَةِ الدَّوَانِي عَنْ أَبِيهِ أَسْعَدٍ وَغَيْرِهِ  
 عَنْ تَلَامِيذِهِ الْعَالَمَةِ الْمُتَّقَاتِ زَانِي وَالْعَالَمَةِ الشَّرِيفِ الْجَوْنِي رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اور علوم ظاہر و خباہت تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف  
 اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا اونکے ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے  
 چھوٹی کتابیں اپنے بھائی ابوالرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میرزا بہرہ روی سے پڑھیں

یوسف بن عیسیٰ شہرہ در سید کے اور میرزا پہلے مرزا فیاض سے اونھوں نے ملا یوسف کو بیچ  
سے اونھوں نے میرزا جان وغیرہ سے اونھوں نے محقق ملا جلال والی سے اونھوں نے اپنے باپ  
اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ نقضانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم علامہ  
نقضانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں شہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اس کو  
ذکر فرمایا و اجازتی مشکوٰۃ المصابیح و صحیح البخاری وغیرہ کا من الصّحاح الثبت الثبوت  
الثبت حاجی محمد افضل عن الشیخ عبد اکا حید عن ایمیہ الشیخ محمد سعید  
عن جدّہ شیخ الطریقۃ الشیخ احمد السّحر ندی بسند الطویل امد کوئی فی  
مقامات و ہذا الخیر ما اردنا زیادہ فی ہذہ الن سائلہ والحمد للہ اولاً و آخراً  
و ظاہراً و باطناً اور بحکومت اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی مستند ثابت القبول  
حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اونھوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونھوں نے اپنے دادا  
شیخ طریقت شیخ احمد سہروردی سے اونکی سند طویل مذکور ہوئی انکے مقامات اور تصانیف میں اور یہاں تک  
اور مضمون کی جسکے لئے کاہننے اس رسالے میں ارادہ کیا تھا اور شکر ہو اللہ تعالیٰ کا ابتداء میں بھی  
اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی مترجم کتابی احمد لکھ سکے کہ اس کے حسن توفیق سے  
ترجمہ قول انیسل کاچو بیسویں ربیع الآخر سنۃ ۱۰۸۰ ہ سو ساٹھ چھبیسری میں پورا ہو گیا حق تعالیٰ  
میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے  
اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام  
کو اس ترسے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین ۛ

حضرت مخدوم دکن صاحب لانا محمد عبدالقیدم در خدمت و صحبت و کتاب  
 معلوم تری و باطنی بخدمت جناب لانا محمد بحق تا پیرده سال ماند و ایشان  
 بحضرت ریحان العزیز رحمہ اللہ سرور تاسع سال و آن چون بسن شانزده و پندرہ

**خاتم الطبع**

بخدمت حضرت رسالت پناہ ساکنان ساکن معرفت کو بشارتہ اور ہر وہان منار  
 حقیقت کو اشارت ہو کہ لانا بن مکتوب شریعت و اخوی و مطابق سنت سنہ طغوی علم سلوک  
 کتاب الیم الثلیل شفا العلیل ترجمہ قول جمیل متن مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ  
 اور ترجمہ مولانا خرم علی بیوری مرحوم کا مع فوائد مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز و تفسیر  
 حاجی الحرمین مولانا ابوالفضل بلدین خان دہلوی مغفور باہتمام عاجز محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن

و ترتیب یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان سقاہما الدرحیق الغفران  
 اوائل جمادی الآخرہ ۱۲۸۵ ہجری مطبع نظامی واقع کانپور  
 بین چھپسکر تمام ہولی مستبول طبائع صاحبان  
 حاجی اسلام و منظور نظر  
 باطن بینان نامی انام ہوتی  
 فقط

رسید در خدمت  
 و لایق و عزیز  
 مولانا رومی  
 قدس سرہ بخدمت فرمود  
 و بچشمین این و حق  
 بسن دہلوی  
 رسیدند و الدلائل  
 ش و عبد الرحمن  
 نیز وفات یافتند  
 نقلت بنیامرانا  
 محمد عبدالقیدم  
 عمر مولانا محمد  
 الحق

**وجہ مہر کی خاستہ پر**

واسطے سند اس بات کہ یہ کتاب مطبع نظامی بین چھپسکر ہر مرد و ستخط و مقتم کے ثبت کیے گئے



العبد  
 محمد روشن خان